# نعت سید ابرار و عترت و اصحاب

323



کہ ترمذی کی شمائل بیان ان میں ہوئی
جو شرح نظم میں کافی کی گئی بہتر ثواب



# بہار خلد



رکھا نام تاکہ اہل جہان
پکاریں خلد میں لب الٰہ روشن





چھپی ہی مطبع شمس میں مگن خوشنما

# قصیدۂ فہرست ابواب کتاب بہار خلد ترجمہ شمائل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از شیخ عبد الرحمن حسن

| | | |
|---|---|---|
| جمع الشمائل تعریبنا تہذیب مقالہ | کالترمذی فی شرحہ بجمل بفعالہ | فی طبعہ صرف الہم لا حسن لسوالہ |
| متمسکا بذیل من حسنت جمیع خصالہ | قطعاً لمبدأ یاسہ قد القی بالہ | تاریخہ فی ساعۃ بلغ العلی بکمالہ |
| | | ۱۲۶۱ |

از شیخ نواز علی سجاد

چو مطبوع مرغوب ہر خاص عام ۔ شد این حسن عادات خیر الورا ۔ تو سجاد از بہر طبعش بخوان ۔ بیان صفات حبیب خدا

۱۲۶۱



بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعالیٰ شانہ کا وصف لکھنی مین کب آتا ہی    کہ مشکل بید بیہان دہشت سی خامہ تہرتہراتا
ذرا او برکت احمد زبان تک میری آجانا    کہ تیری ہی وسیلہ سی قلم کافی اوٹہاتا

دکہادی مجھکو ای خلاق معبود    نبی کی واسطی اب راہ مقصود    بیان شافی و کافی عطا کر
ثنا خوان جناب مصطفیٰ کر    الٰہی آپ کی الطاف بیحد    بیان کب ہون کسی سی گو کرین لاکہہ کد
عقد مین کیا اگر افراد عالم    قلم اشجار کی لیکر ہون باہم    سمندر کی بنا دین گر سیاہی
بیان ہون پر نہ الطاف الٰہی    ہر اک احسان اوسکا بی بدل ہی    ہر اک انعام فیض لم یزل ہی
ہر اک بندہ ہی رہین فضل باری    کسی طاقت کری نعمت شماری    ہی یکسان یون تو گو مخلوق عالم
ولیکن خاص اک رحمت مین ہین ہم    وہ رحمت کیا وجود مصطفیٰ ہی    نمود ذات فخر انبیا ہی
سزاوار خطاب پاک لولاک    ہوا جنکی قدم سی فخر افلاک    مجہی شیرین زبانی دی الٰہی
کہ ہون مصروف نعت مصطفائی    ملاحت شعر مین مین چاہتا ہون    ملیحان عرب کا خاک پا ہون
فصاحت ہو سخن مین یہ دعا ہی    فصیحان عرب سی دل لگا ہی    ملی میری سخن کو فیض ارشاد
بحق احمد و اولاد اصحاب

سبب اس نظم کا بھی کچھ رقم کرنا مناسب ہے | کہ عالم کا کفیل کار کیا اسباب لاتا ہے

ذرا ای طالبان سرّ اخبار — سنو اب بندہ کافی کی گفتار — کہ تھی مدت سی مجکو یہہ تمنا
یہی روز و شب مقصود تھا — کہ کیجی نظم اخلاق نبی کو — احادیث کتاب ترمذی کو
نبی کی جو شمائل کا بیان ہے — محبّون کی لئی آرام جان ہے — زبان ہندیین و سکو سناون
رولاؤن عاشقونکو اور ہنساؤن — رہی کچہند دنکی دلمین حسرت — نپائی آہ پر اتنی فراغت
عدیم الفرصتی سی ہو کی ناچار — کیا جو مشورہ مین عقل کو یار — خرد نی یہہ سنایا گوش جان مین
فراغت غیر ممکن ہی جہان مین — فراغت کا اگر طالب رہیگا — نپائیگا کبہی مقصود دل کا
غرض اب مین بنام حیّ قیّوم — کتاب ترمذی کرتا ہون منظوم — نظر آتا ہی گو یہہ کام دشوار
مگر اس راہ مین اللہ ہی یار — اگر تائید سی ہی فضل باری — بزودی ہوگی حل مشکل ہماری
یہہ طرز نظم ہی مینے اوٹھایا — کہ اکثر ترجمہ لفظونکا لایا — کہین ایسا بہی موقع آگیا ہی
کہ حاصل لفظ و معنی کا لیا ہی — کلام مختصر مرغوب پایا — احادیث مکرر کو نہ لایا
نہایت مینی کی تشویش وقت — سمائی پر نہ اسناد روایت — نہ آئی راویونکی نام اسمین
فقط باقی رہا یہہ کام اسمین — نہین جاہی بغرض اہل انصاف — یہہ امر غیر ممکن ہی عیان صاف
کسیکا کہان کافی گیا تو — نہو محتاج انصاف سخن گو — تجہی مطلب ہی گر جان جان سی
تجہی کیا کام تحسین جہان سے — کہ یہان تعریض و تحسین ہی اصل — سراسر اسکی ہے نیت کو ہی خل
کہ فرمایا محمد مصطفا نے — رسول مجتبیٰ خیر الورا نے — کہ سنجہو انما الاعمال کی بات
عمل کو ربط ہی نیات کی سات — مدار کار دنیا ہے بہ نیت — مدار کار عقبا ہی بہ نیت
ہمی اخلاص دی ہے الہی — کہ تا روز قیامت ہو رہا ہے — الہی واسطی خیر الورا کے
ریا و شرک سی ہمکو بچا لے

## باب ما جاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ح ١ عن انس بن مالك يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بالطويل البائن ولا بالقصير ولا بالابيض الامهق ولا بالآدم ولا بالجعد القطط ولا بالسبط بعثه الله تعالى على رأس اربعين سنة فاقام بمكة عشر سنين وبالمدينة عشر سنين فتوفاه الله تعالى على رأس ستين سنة وليس في رأسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء

بدل اسکو سنو ای عاشقان صورت احمد ‏ ‏ ‏ سراپا سید کونین کا کافی سناتا ہے

روایت کی ہی یہہ راوی انس نے ‏ ‏ ‏ نبی کی یار ہمدم ہمنفس نے ‏ ‏ ‏ کہ تھی حضرت نہ قد درنہایت
نہ تھی کوتاہ بھی ختم نبوت ‏ ‏ ‏ میانہ وہ قد خیر الوری تہا ‏ ‏ ‏ درازی اور پستی سی جدا تہا
نہ بغایت سپید رنگ مین تھی ‏ ‏ ‏ ملیح محض تھے رنگت نہ اونکی ‏ ‏ ‏ صباحت اور ملاحت دونوں سدا
میانہ رنگ مثل قد وبالا ‏ ‏ ‏ وہ فرق پاک پر موی معنبر ‏ ‏ ‏ نہ جولیدہ نہ سیدھا ہی تھی سر
غرض وہ موی اطہر اسکی تھے ‏ ‏ ‏ مبرا راستی جولیدگی سے ‏ ‏ ‏ ہوئی چالیس سالہ جبکہ حضرت
عطا کی حقتعالی نے نبوت ‏ ‏ ‏ مقیم مکہ تھی پہر دس برس تک ‏ ‏ ‏ برس دس پہر مدینہ مین تھی بیشک
ہوئی دنیا سی جو رحلت نبی کی ‏ ‏ ‏ تو عمر پاک پوری ساٹھہ کی تھی ‏ ‏ ‏ سپیدی ہوئی ریش وسر مین کو تھی
ولیکن بیس بالون تک نہ پہونچی

ح ٢ عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ربعة وليس بالطويل ولا بالقصير حسن الجسم وكان شعره ليس بجعد ولا سبط اسمر اللون اذا مشى يتكفأ

روایت دوسری بھی ہی انس سے ‏ ‏ ‏ کہ خادم وہ رسول اللہ کی تھے ‏ ‏ ‏ کہ تھی حضرت میانہ قد وبالا
درازی اور پستی سی مبرا ‏ ‏ ‏ بہرا تہا جسم والا خوبیون سے ‏ ‏ ‏ جمال حسن کی محبوبیون سے
سمائی تھی یہہ طرز اعتدالی ‏ ‏ ‏ نہ فربہ تہا نہ لاغر جسم عالی ‏ ‏ ‏ بیان کیا کیجئی بالون کا عالم
نہ جولیدہ فقط نہ راست باہم ‏ ‏ ‏ اگرچہ گندمی رنگت تھی پیدا ‏ ‏ ‏ دمک سرخی کی تھی وسمین ہویدا
قدم ٹرتا تہا آگی وقت رفتار ‏ ‏ ‏ دلاور کیطرح قوت سی ہر بار

ح عن البراء بن عازب يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا مربوعا بعيد ما بين المنكبين عظيم الجمة الى شحمة اذنيه عليه حلة حمراء ما رأيت شيئا قط احسن منه

براء بن عازب یار حضرت — بیان اسطرح کرتی ہین روایت — کہ تھے سردار عالم مرد والا (برتر)

میانہ آپکا تہا قد و بالا — میانہ قد مگر اسطرح کا تہا — کہ تہا مائل بدرازی کچھ وہ بالا

بیان شانوں کی خوبی کیجئی کیا — فراخی دوش سے تا دوش پیدا — کہوں کیا حسن (جعد) بالوں کا عالم

پہنچی تہی کان کی لو تک اوسدم — لباس سرخ اونکی زیب تن تہا — کوئی ایسا حسین مینی نہ دیکہا

نظر ہرگز نہ آیا کوئی دلبر تر — جہان مین اونسی احسن و خوبتر — ہوئی نہ کوئی یہان جبہ سرخ پوشاک

کہ تہی وہ زیب جسم شاہ لولاک — تو اوسکی کیجیئی ظاہر حقیقت — کہ تہی کسطرح کی وہ سرخ زینت

لکھی ہی شارح مشکوۃ یہ بات — کہ وہ حلہ تو تہا اسطور کی سات — کہ تہی اوسمین خطوط سرخ اکثر

نہ تہا لیکن تمامی سرخ و احمر

ح عن البراء بن عازب قال ما رأيت من ذي لمة في حلة حمراء احسن من رسول الله صلى الله عليه وسلم له شعر يضرب منكبيه بعيد ما بين المنكبين لم يكن بالقصير ولا بالطويل

روایت دوسری سنئی مناسب — کہ راوی اسکی بہی ہین ابن عازب — براء کا دیکہئی انداز گفتار

کہ طرز عشق ہی جس سی نمودار — کہ مینی کوئی ذی لمہ نہ دیکہا — لباس سرخ مین زیبندہ ایسا

(یعنی بال کندہو تک جو لٹکی ہوں ۱۲)

کہ جیسا حسن تہا خیر البشر کا — رسول اللہ محبوب خدا کا — وہ بکہری بال فرق پاک پر تہی

کہ کندہون تک وہ لٹکی آ کر تہی — بہت وسعت میان دوش پیدا (یعنی دو شانو کی) — نہ تہی پہونچی اونمین ہویدا

قد والا کا تہا انداز ایسا — درازی اور پستی تہی نہ اصلا

ح عن علي بن ابي طالب قال لم يكن النبي صلى الله عليه وسلم بالطويل ولا بالقصير شثن الكفين والقدمين ضخم الراس ضخم الكراديس طويل المسربة اذا مشى تكفأ تكفؤا كانما ينحط من صبب لم ار قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم

روایت کی امام اولیا نے — علی مرتضی شیر خدا نے

کہ ایسی تو نہ تھی ختم رسالت کہ ہو قد مبارک مین طوالت غرض یون تہا عیان شان نبی سے

منزہ ہین درازی کمی تہی سے کف دست مبارک تہی کشادہ سیہ ظہر و صاف و قوت مین زیادہ

قدم مین آپکی زیبا سطبری سر عالی باندازِ بزرگے ہر اک پیوند عضو و استخوان کا

بعنوان بزرگی خوب و زیبا خطِ باریک تہا سینہ سی تا ناف کہیں جا موئی مبارک سی بہت صاف

پیادہ جبکہ چلتے تہے زمین پر قدم آگی ہی کو پڑتی تہی بڑھ کر یہہ صورت چال سی ہوتی عیان تہی

بلندی سی ہی گویا میل پستی جمال و حسن مین کوئی طرحدار ندیکھا مینی ونسی آگی نہ تہار

کہون کیا بعد بہی ونکی ندیکہا جہان مین آپکی مانند رعنا یہان ہے ذکرِ حسن بی بدل سے

یہان کب عاشقونکی جی کو کل ہی ذرا ادکا فی آشفتہ احوال غزل کوئی سنا دی ہمکو فی الحال

## غزل

بہار خلد ہی روی محمد شمیم جانفزا بوی محمد

سہی سرو ریاض خلد بے مثال قد رعنای دلجوی محمد ندیکھا ہو زمین پر جسنی فردوس

وہ آکر دیکھ لی کوی محمد کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا عدیم المثل ہی خوی محمد

ہمین ہی وہ جگہہ محراب طاعت جہان ہی ذکر ابروی محمد دلِ وحشی ہی زنجیرین توڑاتا

بشوقِ یادِ گیسوی محمد برلب کافی ہی آگی جان آدلب کہان تو اور کہان روی محمد

عن علي بن ابي طالب كان علي اذا وصف رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم بالطويل الممغط ولا بالقصير المتردد وكان ربعة من القوم لم يكن بالجعد القطط ولا بالسبط كان جعدا رجلا ولم يكن بالمطهم ولا بالمكلثم وكان في وجهه تدوير ابيض مشرب ادعج العينين اهدب الاشفار جليل المشاش والكتد اجرد ذو مسربة شثن الكفين والقدمين اذا مشى تقلع كانما ينحط في صبب واذا التفت التفت معا بين كتفيه خاتم النبوة وهو خاتم النبيين اجود الناس صدرا واصدق الناس لهجة والينهم عريكة واكرمهم عشيرة من رآه بديهة هابه ومن خالط

مَعرِفَةً اَحَبَّه يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

یہہ فرمایا علی سے ہر تشنی ہین | کہ وصاف جناب مصطفی مین | کہ تہا بیحد نہ طول قد اقدس پاک

نہ تہا ایسا کہ جو کوتاہ ہے بس | میانہ قد تہی مخدوم دو عالم | سبہی قوم و قبائل سی معظم

میانہ قد مگر اسطرح کا تہا | کہ تہا مائل درازی کو ہو بالا | فقط سبدی نہ برخم بال اونکی

خمی ہو راستی کی درمیان سے | تن عالی نہ فربہ تہا سراسر | رخ انور نہ تہا مطلق مدور گول

کچہہ اک تہوڑی سی تہی لیکن نمایان | بروی مقتدای دین و ایمان | و برطور تہی حضرت کے رنگت

سفید تہی پہ تہی رنگین بی نہایت | دمکتی تہی بجسم سرخی سپید کے | چمکتا تہا یہہ چہرہ نور سے جیسے

جبین کا عالم چشم بد دور | درازی تہی دنبون نور سے علی تو | بخوبی و بزرگی سپکہ دیکہی سر

تہا مچی درمیان سینہ و شانہ کے پیوند | نہ اکثر بال تہی حضرت کے تن پر | نہ بی موئی کا عالم سیہ تن

کہین کچہہ اور کہین اندام تہا صاف | کہچا تہا خط مو سینہ سی تا ناف | کف دست و کف پائی تہی تین

بزرگی تہی مناسب فربہی مین | کہا ہی دریون شارح نی ہر جا | بزرگ انگلیون مین سے تہی ہویدا

خرام ایسا جناب پاک کا تہا | کہ جس سی طرز جولانی تہا پیدا | قدم برگندہ تہی حضرت اوٹہاتی

زمین پست کو گویا تہی جاتے | اوٹہاتی تہی جدہر کو چشم عالی | نظر کرتی تہی حضرت لاابالی

نظر مین نور ہبا کی عیان تہا | نہ وہان قدر دیں و دین کا نشان تہا | میان دوش تہی مہر نبوت

رسول اللہ تہی ختم رسالت | عطا و جود مین تہی اجود الناس | نکرتی تہی کبہی بی مین وسواس

لب و لہجہ مزین راستی سی | بجا ہی یعنی صادق اونکو کہئی | ملائم خو نہایت نرم گفتار

بعنرط مکرمت یارونکی غمخوار | اونہین جو دیکہتا ناگاہ انسان | جلال شان سی ہوتا ہراسان

اگر ہوتا تہا واقف حسن خو سی | تو رکہتا دوست اونکو ہر کسی | جمال و حسن کا عالم کہون کیا

کہی تہا مدح خوان خیر الورا کا | کہ کیا حسن جناب مصطفی تہا | کہ اون جیسا کوئی مین نی ندیکہا

نظیر حسن احمد کوئی خوش رو | نظر آیا نہ اون سی قبل مجہکو | نہیں دیدار حضرت ہی جہان مین

ندیکہا کوئی گل اس گلستان مین | نزول رحمت و فضل سے آئے | ہر روی پاک و حسن مصطفائی

ح عن الحسن بن علي قال سألت خالي هند بن أبي هالة وكان وصافا عن حلية النبي صلى الله عليه وسلم وأنا أشتهي أن يصف لي منها شيئا أتعلق به فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فخما مفخما يتلألأ وجهه تلألؤ القمر ليلة البدر أطول من المربوع وأقصر من المشذب عظيم الهامة رجل الشعر إن انفرقت عقيقته فرق وإلا فلا يجاوز شعره شحمة أذنيه إذا هو وفره أزهر اللون واسع الجبين أزج الحواجب سوابغ في غير قرن بينهما عرق يدره الغضب أقنى العرنين له نور يعلوه يحسبه من لم يتأمله أشم كث اللحية سهل الخدين ضليع الفم مفلج الأسنان دقيق المسربة كأن عنقه جيد دمية في صفاء الفضة معتدل الخلق بادن متماسك سواء البطن والصدر عريض الصدر بعيد ما بين المنكبين ضخم الكراديس أنور المتجرد موصول ما بين اللبة والسرة بشعر يجري كالخط عاري الثديين والبطن مما سوى ذلك أشعر الذراعين والمنكبين وأعالي الصدر طويل الزندين رحب الراحة شثن الكفين والقدمين سائل الأطراف أو قال شائل الأطراف خمصان الأخمصين مسيح القدمين ينبو عنهما الماء إذا زال زال قلعا يخطو تكفيا ويمشي هونا ذريع المشية إذا مشى كأنما ينحط من صبب وإذا التفت التفت جميعا خافض الطرف نظره إلى الأرض أطول من نظره إلى السماء جل نظره الملاحظة يسوق أصحابه يبدأ من لقي بالسلام

---

روایت کی امام باصفا نی — حسن سبط رسول مجتبا نی — کہ ہند ابن ابی ہالہ مرا خال

رسول اللہ کا تھا وصف حال — کیا میں نے سوال اس سے باخبر — خبر دی حلیہ خیر البشر

ہوں مشتاق ان باتوں کا جد — بیان کر کچھ تو حال جد امجد

غرض میری یہہ سی سُنکر وہ احوال　کرون جو ہو سکی اسناد اعمال　کہان بس ہندنی یون مجتبی سدم

رسول اللہ تہی فخیم مفخم　نگاہون مین وہ یعنی خوش سر تہی　دلون مین بہی بزرگ و نامور تہی

تجلی روی انور پہ درخشان　کہ جیسی چودہوین کا چاند تابان　میانہ کب قد خیر الورا تہا

میانہ پن سی بہی وہ قد جدا تہا　اگر کوتاہ کہئی تہا نہ کوتاہ　غرض یہان کیفیت نی گم کیا راہ

قد و بالا کا تہا اونکی یہہ عالم　میانہ دراز الطول سی کچہہ کم　بزرگی تہی سر عالی مین پیدا

نہایت حسن موزونی ہویدا　خم و پیچ عیان بالون مین کم تہی　کچہہ ایک جولیدگی لیکن بہم تہی

بکہر کی تہی جو فرق پاک پر بال　دو فرقہ اونکو کر دیتی تہی فی الحال　اگر از خود نہ بال اونکی بکہرتی

تکلف سی ہرگز فرق کرتے　بحال فرقہ سر کی بال اونکے　گذرتی رہتی گوشون سی تہی

درخشانی کا عالم رنگ مین تہا　کشادہ تہی جبین عالم آرا　مقوس دونون ابروی مقدس

مقدس دونو ابروی مقوس　باندازِ مناسب طاق ابرو　نہ تہی پیوستگی آپس مین اونکو

عجب خمدار و باریک مطول　بخوبی طاق تہا ثانی و اول　میان ابروان اک رگ نمایان

بوقت غصہ ہو جاتی تہی رخشان　کہون کیا حسن بینی کا عالم　کہ تہی نور ونکی شعلہ جس سی توام

اونچی بینی خیر البشر تہی　باندازِ بلندی جلوہ گر تہی　جو کوئی بی تامل دیکہتا تہا

بلندی کا گمان ہوتا تہا پیدا　حقیقت مین بلندی ہی نہ چندان　گر تہی وہ شعاع نور سی رخشان

خطِ رخسار کا عالم کہون کیا　محاسن مین بہت انبوہ پیدا　ملائم آپ کی رخسار دونو

بہلا تشبیہ دون مین کس سی انکو　بزیبائی کشادہ وہ دہن تہا　کشادہ وہ دہن تہا اور زیبا

کہون دانتو کا کیا وہ حسن سادہ　سپید و صاف آپس مین کشادہ　دقیق المسربہ یعنی خط مو

کہا سینہ سی تہا تا ناف گلبو　بوصف گردن شایان معراج　کہا جائی بشکل صورت عاج

مصفا یعنی وہ گردن تہی ایسی　بشکلِ نقرہ با نور و ضیا تہی　کہون کیا عضو عضو اونکی بدن کا

بہ نسبت خود مناسب اور زیبا　بخوبی اتی تنا ور فخیم عالم　تمامی عضو تن مربوط باہم

شکم سینہ صفائی مین برابر　مگر سینہ عریض بہن خوشتر　فراخی دونو شانون مین عیان تہی

سراسر استخوان مین تھی بزرگی     بدن جو کچھہ کھلا پوشاک سی تھا     درخشندہ وہ نور پاک سی تہا
پیمبر کی حسن کا چرچا ہوا ہی     دل بیتاب کو تڑپا دیا ہے     ہستی تعریف کس نور بدن کی
کہ ہی آمد یہان دیوانہ پن کی     دل مشتاق نی پایا بہانہ     غزل پڑہتا ہی طرز عاشقانہ

## غزل عاشقانہ

بدن تہا اپکا کان تجلّی     عیان چہرہ پہ تہی شان تجلّی
تصور کسکی صورت کا بندہا ہی     کہ چھایا دل پہ سامان تجلّی     رسول اللہ کی نور جبین کو
بجا ہی گر کہین جان تجلّی     رخ پرنور پر بالونکا عالم     بہار سنبلستان تجلّی
بر دوش و سر و دست مبارک     ستون نور وارکان تجلّی     قد عالی بحسن اعتدالی
سہی سرو گلستان تجلّی     نہ تہا کچھہ آتش دیدار سی کم     دُر دندان کا لمعان تجلّی
نکلتی ہی ہوا سینے کی ثابت     مگر تہی برق جولان تجلّی     نہ دیکہا آہ دیدار مبارک

رہا کافی کو ارمان تجلّی

بس اب کافی ذرا تو ہوش مین آ     کہ ہی ختم روایت کا ارادا     گلوی پاک سی تا ناف والا
خط مو تہا کہچا باریک زیبا     سوا اسکی شکم سینہ برابر     منحنی تہا صافی برابر
کلائی دونو شانی اور بازو     مزین تہی بزیب کثرت مو     وہ اونکی صدر عالی کی بلندی
خط موسی رکہی تہی ارجمندی     طویل الزند دو نو دست والا     کشادہ تہی کف دست مصفا
بزرگی اوکف پا مین عیان تہی     نمایان دو نو قدمون مین بزرگی     کشیدہ تہین وہ انگشتان والا
لقب ہی سائل الاطراف جنکا     کہا یا شایل الاطراف کافی     کہ حاصل اونگلیونکو تہی بزرگی
یہان جو سائل و شایل کو لایا     ہوا تہا شک مگر راوی کو پیدا     کف پا مین سمائی تہی یہہ خوبی
کہ رہتی تہی زمین پر پیچ اوچی     ہوا وارد یہ وصف پای اقدس     کہ تہی پای مبارک نرم و املس
جدا رہتی زمین سی تہی کف پا     کہ پانی اوسکی نیچی سی گذرتا     زمین پر جب خرامان آپ جاتی
قدم کو اپنی پر کندہ اوٹہاتی     اونہین ہوتا خیال میل پیشین     بزی راہ جاتی سرو ریہ دین
ہوا یہہ حال ہی حق ار وہ اخبار     کہ جسدم آپ جاتی تیز رفتار     تو اوسدم تہی عیان یہہ صاف معنوا
بلندی ہی ہی گویا پستی     اونہین جب دیکہنا منظور ہوتا     نظر کرتی تہی حضرت سے نیچے ہی تہا

بہت ہی تھی انکھوں کو جھکا لی | نظر یعنی سوی باطن لگا لی | زمین اکثر مشرف تھی نظر کی
فلک کم بہرہ ور ہوتا بصر سی | تامل سوچ تہا کیا ہی نظر مین | لحاظ اونکی سمایا تہا بصر مین
بیان کرتا ہی اوسی اور یہہ بات | کہ ہوتی آپ کی اصحاب جو ساتھ | تو یہہ ارشاد فرماتی تہی حضرت
چلو تم مجسی آگی کر کی سبقت | عجب اخلاق تھی خیر الورا کے | کہ ہون مخدوم بہی خادم آگی
سنو یہہ اور عادت مصطفا کے | کہ ہوتا جو کوئی اونسی ملاقی | جناب پاک کرتی اوسکو خوسکام

تقدیم سلام دین اسلام

۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوسَ

بیان جابر کی ہی یہ روایت | ہمین یہہ کر رہی رحمت کی آیت | ضلیع الفم کہا خیر الورا تھے
بزرگی تھی دہن مین یعنی اونکی | ہوا مذکور لفظ اشکل العین | بوصف چشم پاک حبذا حسنین
کہ آنکھہ اونکی بزیبائی کلان تھی | سپیدی مین کچھہ اک سرخی عیان تھی | بیان ہوتا نہین خوبی کا عالم
سپید اور سرخی کا عالم | سبک کم گوشت ایڑی آپکی تھی | یہہ ہی تفسیر منہوس العقب کی

۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ وَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِي اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ

روایت دوسری جابر کی یہ ہی | کہ سنتا تو سنکا دل تڑپا گئی ہے | کہ دیکہا مین نے جو خیر البشر کو
شب مہتاب مین شک قمر کو | کہبا تہا حلہ حمرا بدن سین | لباس سرخ تھا زیبندہ تن مین
مری کچھہ وسکھری مصطفا نظر تھی | کبھی اونپر کبھی سوی قمر تھی | بتحقیق سخن نزدیک میرے
رسول اللہ احسن تھی قمر سی | کیا بیان شوق نی کا فی تقاضا | کہ لکھی وصف محبوب خدا کا

## غزل

گو ترقی پہ جمال مہ کامل ہووی | منہہ تو دیکھو کہ تری منہہ کی مقابل ہووی | ماہ کیا سامنی کر آپکی اوس خورشید
دعوی نورسی خجلت وسی حاصل ہووی | کیا یہہ خورشید کہ خورشید فنا ہوا کر | آپکی آگی ٹہرنا اوسی مشکل ہووی
شان اجلال پہ آجائین اگر وہ خسا | کسکو طاقت ہی کہ اوسوقت مقابل ہووی | یہان جز شا یا نہین جز ذکر کل عارفی
نغمہ عود ہو یا صوت عنادل ہووی | ملک دنیا کو ذ کیا خاک مین لیکر دالی | جو کوئی دولت دیدار کا مائل ہووی

آہ برباد نہ یون جاوی مرا نالہ و آہ ۔ آہ کی ساتہہ اگر جذبۂ کامل ہووی ۔ اب تو ہی ڈہب دل حسرت زدہ گہبراتا ہی
یاالٰہی شب فرقت کہین اتنی ہووے ۔ لا مین کر آپ کی تصویر نکیر و منکر ۔ کیا عجب گور مری خلد کی منزل ہووے
یہی تمنا ہی دن رات کہ روز محشر ۔ دست کافی مین ترا پایۂ محمل ہووے

ح ۱۰ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ اَکَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّیْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

ابی اسحٰق ہی اک مرد راوی ۔ روایت اونسی کی ہی اس طرح کی ۔ کہ اصحابون مین ہین جو ابن عازب
کوی اونسی ہوا آکر مخاطب ۔ کہ یعنی تم جو یار مصطفا ہو ۔ خبردار جمال باصفا ہو
بتاؤ کیفیت روی نبی کے ۔ کرو تعریف شکل احمدی کی ۔ کہ روی پاک محبوب خدا کا
بشکل سیف کہی فی المثل تہا ۔ کہا اونسی نہ تہا چہرہ وہ ایسا ۔ وہ روی پاک بمثل قمر تہا

ح ۱۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْیَضَ کَاَنَّمَا صِیْغَ مِنْ فِضَّةٍ رَجِلَ الشَّعْرِ

روایت بوہریرہ کی بیان کی ۔ زبان وصف نبی مین در فشان کی ۔ کہ یعنی آپ تہی ابیض باندام
سپید و صاف گویا نقرۂ خام ۔ کچہ اک موی مبارک مین شکن تہی ۔ ہویدا تہی ادا جو لیدہ پن کی

ح ۱۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ فَاِذَا مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ کَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَیْتُ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَهُ وَرَاَیْتُ جِبْرَئِیْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْیَةُ

وہ جابر ابن عبد اللہ انصار ۔ بیان اس طرح سی کرتی ہین گفتار ۔ کہ فرمایا امام مرسلان نی
کہا ہی سرور کون و مکان نی ۔ کہ دکہلائی گئی مجکو نبی سب ۔ کلیم اللہ پر آئی نظر جب
اونہین پایا کہ اس صورت مین پایا ۔ شنوءہ کی تہی اشخاصون سی گویا ۔ پہر عیسی ابن مریم کو جو دیکہا
شبیہ عروہ بن مسعود پایا ۔ خلیل اللہ براہیم فی الفور ۔ نظر یون آی گر آپ کیجی غور
تو اونکی مثل ہی صاحب تمہارا ۔ کیا یہہ اپنی جانب کو اشارا

یعنی ہین ہوا دنیا مین پیدا ۔ خلیل اللہ کی صورت ہو ہویدا ۔ نظر کی اوہر جو روح الامین پر
ادہی ناگاہ دیکہا ہستیں منظر ۔ تو اوسکی شکل کی تشبیہ شایان ۔ ہی شکل دحیہ کلبی تہا یان

١٣ ح عن سعيد الجريري قال سمعت ابا الطفيل يقول رايت النبي صلى الله عليه وسلم وما بقي على وجه الارض احد رآه غيري قلت صفه لي قال كان ابيض مليحا مقصدا صلوات الله عليه

سعید تابعی ہی یہہ جریری ۔ روایت یہان ہوئی ہی اوس سے اسی کی ۔ وہ کہتا ہی کہ یون مینی سنا تہا
کلام بوطفیل اسطرح کا تہا ۔ کہا تہا یعنی یون اوس محترم نے ۔ رسول اللہ کو دیکہا ہی ہم نے
نہین باقی ہی اب دنیا مین یہ ۔ بجز میری کوئی یارو پیمبر ۔ کیا یہہ عرض مینی اوس ولی سی
مشرف کیجئی وصف نبی سے ۔ کہا حضرت کا کیا گلفام تن تہا ۔ عجب رشک سمن صافی بدن تہا
میانہ تہی توسط کی یہہ اطوار ۔ صباحت مین ملاحت تہی نمودار ۔ سلام اللہ کا خیر الورا پر
رسول اللہ محبوب خدا پر

١٤ ح عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم افلج الثنيتين اذا تكلم رئي كالنور يخرج من بين ثناياه

بیان کرتی ہین عبد اللہ عباس ۔ نبی کی ابن عم وہ افصح الناس ۔ کہ دونو آپکی دندان پیشین
جدا آپس سی تہی بکشادہ آئین ۔ کچہہ ایسا فرق تہا اونمین سدا ۔ کہ جس سی نور زیبا کی عیان تہا
بہنگام تکلم بات کی سات ۔ نظر آتی تہی کیا انوار و لمعات ۔ عجائب فرق تہا اونمین لوگو نکی
نمایان جس سی تہی نور رونکی شعلی [illegible]

## باب ما جاء في خاتم النبوة

بیچ اوسکی جو مہر نبوت کی بابت مین وارد اور [illegible]

١ ح عن الجعد بن عبد الرحمن قال سمعت السائب بن يزيد يقول ذهبت بي خالتي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان ابن اختي وجع فمسح رسول الله صلى الله عليه وسلم راسي ودعا لي بالبركة وتوضأ فشربت من وضوئه وقمت خلف ظهره فنظرت الى الخاتم بين كتفيه فاذا هو مثل زر الحجلة

مناسب ہی یہان سنکر اسی نقشِ نگین کبہی — یہانسی تذکرہ مہرِ نبوت کا آتا ہے

روایت جعد یہہ پہونچا گیا ہی — کہ سائب کی تئین مینی سنا ہی — بیان کرتا تہا یہہ احوال سائب

رسول اللہ کا اجلال سائب — کہ مجہکو میری خالہ سات لیکر — گئی سوی شفیع تسنیم حوض کوثر

کہا پہر یا رسول اللہ دیکہو — یہہ میرا بہانجا ہی آہ دیکہو — کردن کیا عرض تمسی شاہِ لولاک

کیا ہی درد نی اب اسکو غمناک — شفیق دردمندان نی یہہ سنکر — رکہا دستِ مبارک میری سر پر

کفِ دستِ مبارک سر پہ پہیری — دعا ہی خیر میری اسطی کے — وضو فرمایا ختمِ مرسلان نی

پیا آبِ وضو اس ناتوان نی — کہڑا ہوکر پسِ پشتِ معظم — نظر مینی جو کی پہر سوی خاتم

نظر کر یعنی اوس خاتم کو دیکہا — کہ تہی وہ درمیانِ دوشِ والا — بیان کیا کیجی خاتم کا احوال

کہ جیسی زرِ حجلہ تہی وہ تمثال — سنو اب زرِ حجلہ کی یہہ تفسیر — یہان شارح نی کی دو طرح تحریر

کہا پہلی کہ یون تہی جلوہ پرداز — کہ جیسی کبک کا بیضہ سرافراز — دوبارہ شرح زرِ حجلہ یہہ کی

کہ تہی وہ تکمہ پردہ عروسے

۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ

بیان کرتا ہی کہ اوسی قبول — کلامِ جابر بن سمرہ کو منقول — کہا اوسنی کہ خاتم مینی دیکہی

رسول اللہ کی کندہو نمین تہی — برنگِ سرخ تہا وہ ایک غدہ — کہ تہا گویا کبوتر کا وہ بیضہ

۳ عَنْ رُمَيْثَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَشَاءُ أَنْ أُقَبِّلَ الْخَاتَمَ الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِنْ قُرْبِهِ لَفَعَلْتُ يَقُولُ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ يَوْمَ مَاتَ اهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

رمیثہ نی بیان ایسا کیا ہے — کہ مینی آپکا کہنا سنا ہی — اگر اوسوقت مین کرتی ارادا

تو تہا مقدور خاتم چومنی کا — وہ خاتم آپکی اس موضع پر تہی — کہ مابینِ دو شانہ جلوہ گر تہی

یہہ حاصل قرب تہا وقتِ سماعت — کہ لیتی چوم مین مہرِ نبوت — غرض یہہ ہی کہ فرماتی تہی اسدم

بحق سعد سردارِ دو عالم — ہوئی تہی سعد کی جس روز رحلت — اوسی دن کی یہہ ہی یعنی حقیقت

بیان کرتی تہی یون محبوبِ سبحان — بلا اوسکی لئی ہی عرشِ رحمان

۴ عن علي رضي الله عنه كان علي اذا وصف رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث بطوله وقال بين كتفيه خاتم النبوة وهو خاتم النبيين

علی مرتضی شاہ ولایت | نبی کی ابن عم شان ہدایت | باوصاف جناب شاہ ابرار
ثنا تھی طویل الذیل اخبار | اوسی میں یہہ جملہ مختصر ہے | بیان مہر نبوت کا گر سے
کہا وہ خاتم محبوب یزدان | بما بین دو شانہ تھی نمایان | رسول اللہ تھی ختم رسالت
وہ خاتم یعنی کرتی تھی دلالت

۵ عن ابي زيد عمرو بن اخطب الانصاري قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابا زيد ادن مني فامسح ظهري فمسحت ظهره فوقعت اصابعي على الخاتم قلت وما الخاتم قال شعرات مجتمعات

ابو زید عمرو ابن اخطب انصار | رسول اللہ کا یار مددگار | بیان کرتا ہی یہان ایسی روایت
کہ فرمانی لگی یون مجھسی حضرت | کہ ای بو زید میری پاس آتو | ذرا کر مسح پشت مصطفا کو
یہہ سنکر بات مین نی پاس آکر | پھرایا ہاتھہ پشت با صفا پر | کہ آئین انگلیان میری یکایک
بروئی خاتم و مہر نبوت | یہان کرتا ہی راوی ذکر ایسا | کہ بو زید عمر سی مین نی یہہ پوچھا
کہ تھی کس طرح کی حضرت کی خاتم | کہا مو مجتمع سب تہی گرد باہم

۶ عن عبد الله بن بريدة قال سمعت ابي بريدة يقول جاء سلمان الفارسي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قدم المدينة بمائدة عليها رطب فوضعها بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا سلمان ما هذا فقال صدقة عليك وعلى اصحابك فقال ارفعها فانا لا ناكل الصدقة قال فرفعها فجاء الغد بمثله فوضعه بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا يا سلمان فقال هدية لك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه ابسطوا ثم نظر الى الخاتم على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم فامن به وكان لليهود فاشتراه رسول الله صلى الله عليه وسلم بكذا وكذا درهما على ان يغرس لهم نخلا فيعمل سلمان

قُبْنَهٗ حَتّٰی تُطْعِمَ فَغَرَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ اِلَّا نَخْلَةً وَّاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ فَحَمَلَتِ النَّخْلُ مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلْ نَخْلَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا شَانُ هٰذِهٖ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا غَرَسْتُهَا فَنَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَغَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا

یہہ عبداللہ بریّن کا پسر ہے   کہ اپنی باپ سے دیتا خبر ہے   کہ مین نے یون بریّن سی سنا ہی

یہہ میرا باپ مجھسی کہہ گیا ہی   کہ سلمان آپکی خدمت مین آیا   چھوہارونکا پھر ایک خوان لایا

پھر اوس ہنگام کی ہی یہ حقیقت   کہ جب سوی مدینہ آئی حضرت   رکہا اوس خوان کو حضرت کے آگی

کہا حضرت نے مرد فارسی سی   کہ ای سلمان تو یہہ کیا چیز لایا   کہا اوسنی کہ صدقہ لیکے آیا

کیا ہی مین نی اس صدقہ کو حاضر   تمہاری واسطی یارونکی خاطر   کیا ارشاد حضرت نی کہ سلمان

اوٹھالی اب چھوہارونکا تو یہہ خوان   کہ ہم کہاتی نہین صدقہ کو اصلا   یہہ سنکر اوسنی اوس خوان کو اوٹھایا

پھر اوسکی مثل اوسنے روز دیگر   رکہا حضرت کے آگی خوان لاکر   کیا پھر آپنے ارشاد کیا ہی

کہا اوسنے کہ ہدیہ آیا ہی   کہا حضرت نی پھر یارونکو آؤ   ایدھر کو ہاتھ تم اپنے بڑھاؤ

پھر اوسکی بعد سلمان نی نظر کی   بسوی خاتم خیر البشر کی   وہ خاتم جو کہ پشت پاک پر تھی

کہ پشت صاحب لولاک پر تھی   ہوی سلمان مشرف بس بایمان   کہ لائی آپ پر ایمان سلمان

وہ سلمان تھی جو مملوک یہود   کچھ ایک قیمت معین کر کی اونکی   رسول اللہ نی اونکو خریدا

ثمن وہ ہی اور یہہ شرط ٹھہرا   کہ ختم انبیا خرما کے اشجار   چھوہارونکی لئی کردیوین طیار

وہ نخلستان نہ جب تک بار دیوے   نہ اوسکا قابل خوردن ثمر ہو   رہی مصروف کاروبار سلمان

نہ بیٹھی اس جگہہ بیکار سلمان   غرض جو عہد حضرت نے کیا تہا   بدست پاک نخلستان لگایا

مگر ایک نخل خرما کو عمر نے   جمایا تہا عین اوس عرش سیر نی   کہون کیا آپ کی اعجاز کا حال

پہلا پھولا وہ نخلستان اوسی سال   مگر وہ نخل ہی کچھہ پہل نہ لایا   کہ جسکو تہا عمر نی وہان لگایا

رسول اللہ نی تب کی یہہ گفتار   نہ لایا یہہ شجر کسواسطے بار   عمر نی اس حقیقت کو سنایا

یہہ نخلہ ایک تہا مین نی لگایا   اوکہاڑا آپنے نخل عمر کو   لگایا اپنی ہاتھون وہان شجر کو

دکہایا دست معجز نی یہہ اجلال | نہ تہا یہو لاؤہ تخلیل وسی بال

۷ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ خَاتَمَ النُّبُوَّۃِ فَقَالَ کَانَ فِیْ ظَہْرِہٖ بَضْعَۃٌ نَاشِزَۃٌ

روایت ہی ابی نضرہ سی منقول   کہ فرماتا ہی یون وہ مرد مقبول
کہ تہی جو بوسعید با سعادت   یہہ اونسی مینی پوچہی تہی حقیقت
کہ حال خاتم حضرت بتاؤ   بیان مہر نبوت کا سناؤ
جواب ایسا دیا اوس خوش سیر نے   ندیم مجلس خیر البشر نے
کہ خاتم تہی میان پشت نرپا   کہ بضعہ ناشزہ ہی صف جسکا
وہ بضعہ ناشزہ جو پشت پر تہا   نمایان وہ ممیز بیشتر تہا

۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ نَاسٍ مِنْ اَصْحَابِہٖ فَدُرْتُ ھٰکَذَا مِنْ خَلْفِہٖ فَعَرَفَ الَّذِیْ اُرِیْدُ فَاَلْقَی الرِّدَاءَ عَنْ ظَہْرِہٖ فَرَاَیْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ عَلٰی کَتِفَیْہِ مِثْلَ الْجُمْعِ حَوْلَہَا خِیْلَانٌ کَاَنَّہَا ثَاٰلِیْلُ فَرَجَعْتُ حَتّٰی اسْتَقْبَلْتُہٗ فَقُلْتُ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ وَلَکَ فَقَالَ الْقَوْمُ اَسْتَغْفَرَ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَلَکُمْ ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

روایت اب وہ ہوتی ہی قلم بند   کہ راوی جسکا ہی سرجس کا فرزند
کہا تہا نام عبد اللہ اوسکا   سنو یہہ قصہ دلخواہ اوسکا
بیان کرتا ہی وہ احوال اپنا   کہ مین نزد رسول اللہ آیا
جناب شان رحمت اوسگہڑی تہی   میان مجمع اصحاب بیٹہی
فدرت ہکذا یعنی کہ دورا   کیا یون مینی گرد پشت والا
ہوئی جب آپ اس معنی سی آگاہ   کہ تہی مہر نبوت کی مجہی چاہ
ردا پشت مبارک سی گرائی   تو جائی مہر نبوت مینی دیکہہ پائی
ہوئی اوس مہر کی مجکو زیارت   کہ تہی وہ درمیان دوش حضرت
نمایان مثل مشت دست خاتم   کچہہ اک تل اوسکی گرداگرد باہم
تلونکی ہی شارح نی یہہ تفصیل   سرپستان تہی گویا وہ ثاٰلیل
پہر اوسکی پیچہی سی جب مین کی دورا   رسول اللہ کی آگی کو آیا
کہا مینی تمہین اللہ بخشی   کہا تجکو بہی ہان وہ مغفرت دی
کہی پہر قوم نی یہہ بات مجکو   دعا حضرت نی فرمائی یہہ تجکو
کہا مینی کہ ہان مجکو دعا دی

تمھین بھی تو بشارت ہی جا کی | پڑھی یہہ منی از بہر صراحت | یہہ استغفر لذنبک ساری آیت

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اور گناہ بخشوا تو بھی اپنے اسکے واسطے مغفرت چاہتا ہو سب مومن مرد اور عورت کے واسطے

# بَابُ مَا جَاءَ فِي شَعْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى نِصْفِ اُذُنَيْهِ

یہہ کسکی شوق گیسو نی کیا کافی کو دیوانہ | کہ ہر دم وجد کی عالم مین زنجیرین توڑتا ہی

اب وس موی مبارک کا بیان ہی | کہ رشک سنبل باغ جنان ہی | انس نی زلف لیلای سخن کو
کیا اسطرح سی ہی عنبرین بو | کہ موی مشکبو خیر الورا کی | رسول اللہ محبوب خدا کی
بنصفی گوشہای پاک تک تھی | غرض یہہ ہی کہ یون ہی سنی دیکھی | کہا جاتا ہی نظرون مین وہ عالم
گران کھونسی کافی دیکھتی ہم ❋ غزل ❋ | دیکھی جلوہ دیدار کو آتی جاتی | گل نظارہ کو آنکھونسی اٹھاتی جاتی
ہر سحر روی مبارک کی زیارت کرتی | داغ حرمان الحزو دلسی مٹاتی جاتی | سر شوریدہ کو گیسو پہ تصدیق کرکی
دل دیوانہ کو زنجیر پنہاتی جاتے | پای اقدس سی وٹھاتی نہ کبھی آنکھو | روکنی والی اگر لاکھ ہٹاتی جاتی
قدم پاک کی گر خاک ہی ہاتھ آجاتی | چشم مشتاق مین بھر بھرکی لگاتی جاتی | خواب مین وقت بیداری ہی لیتی واگر
بخت خوابیدہ کو ٹھوکر سی جگاتی جاتی | دشت یثرب مین تری ناقہ کی پیچھی پیچھی | دھجیان جیب و گریبان کی اڑاتی جاتی
دست صیاد سی چھٹتی جو ہزارونکی طرح | چمن کوچہ دلبر کو جاتی جاتی | کافی کشتہ دیدار کو زندہ کرتی

لب اعجاز اگر آپ ہلاتی جاتی

۲ ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ

یہہ فرماتی جناب عائشہ ہین | کہ وہ محبوبہ خیر الورا ہین | بیان کرتی ہین وہ اسطرح کی بات
کہ تھی مین غسل کرتی اپکی سات | بھرا پانی کا ہوتا ایک برتن | کہ ہوتا صرف بہر غسل دو تن
بیان موی مبارک کا کیا حال | کہ فوق جمہ دون الوفرہ تھی بال | فرو تر یعنی بنہہ گوش سی تھی

کہہ ایک اونچی مبارک وش سی ہے

۳ عن براء بن عازب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مربوعا بعيد ما بين المنكبين وكانت جمته تضرب شحمة أذنيه

براء فرزند عازب کی روایت ۔ دیکھاتی ہی ہمیں راہ ہدایت ۔ کہ تہی حضرت بہ بالائی میانہ

فراخی اونکی مابین دو شانہ ۔ کچھ ایسی موی اطہر آپکے تہی ۔ کہ نرمہ گوش تک وہ آرہی تہی

۴ عن قتادة قال قلت لأنس كيف كان شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لم يكن بالجعد ولا بالسبط كان يبلغ شعره شحمة أذنيه

قتادہ ایک راوی معتبر ہی ۔ انس سی اوسکو سنا دخبر ہی ۔ کہا اوسی کہا یون انس نی

کہ ہی فرق نبی حضرت کے کیسی ۔ انس نی یہہ کیا اظہار احوال ۔ نہ تہی جولیدہ مطلق آپکی بال

کہون سیدہی تو سیدہی کہان تہی ۔ خمی و راستی کی درمیان تہی ۔ پہنچتی تہی رسول اللہ کی بال

بہ نرمہ گوش یعنی وقت ارسال

۵ عن أم هانئ بنت أبي طالب قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم علينا مكة قدمة وله أربع غدائر

ابو طالب کی بیٹی ام ہانی ۔ بیان کرتی ہین با صادق بیانی ۔ کہ روز فتح مکہ جبکہ آئی

ہمارے یہان نبی تشریف لائی ۔ کیا تہا موی سر کو چار گیسو ۔ کہ تہی با فیض اوسدن انکی زلف

۶ عن أنس أن شعر النبي صلى الله عليه وسلم كان إلى أنصاف أذنيه

انس سی اور ہی منقول یہہ حال ۔ کہ با تحقیق تہی یون آپکی بال ۔ کہ نصفی گوشہای پاک تک تہی

بگوش صاحب لولاک تک تہی

۷ عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسدل شعره وكان المشركون يفرقون رؤوسهم وكان أهل الكتاب يسدلون رؤوسهم وكان يحب موافقة أهل الكتاب فيما لم يؤمر فيه بشيء ثم فرق رسول الله صلى الله عليه وسلم رأسه

یہان سی ہی بیان ابن عباس ۔ بیان درفشان ابن عباس ۔ کہ تہی عادت یہہ محبوب خدا مین

سدل کرتی تہی حضرت ابتدا مین ۔ سدل یہہ تہا کہ یعنی بال سر کے ۔ جبین و پشت پر پڑتی بکہر کے

وہان تہی مشرکان شیث تفریق — کہ کرتی تہی وے سی سرمین تفریق — دو حصہ کرکی یعنی موی سر کو

جدا کر دیتی تہی ابد سرا و دہر کو — وہان اہل کتاب از روی تحجیل — کیا کرتی تہی موی سرمین تسدیل

محبت تہی رسول اللہ رکہتی — موافق ہونی مین اہل کتب سے — نہ تہا جس چیز مین کچھ حکم آیا

کیا کرتی تہی حضرت سات اونکا — پہر اسکی بعد تہا یہہ آپکا حال — کبہی دو حصہ فرق پاک کی بال

نکالی مانگ یعنی موی سر مین — جدائی کی عیان شام و سحر مین

٣ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا ضَفَائِرَ أَرْبَعٍ

مجاہد نام ہی جو ایک راوی — یہہ اونسی ام ہانی سی خبر دے — کہ بنت عم حضرت نی کہا ہی

جو دیکہا اپنی آنکہون ماجرا ہی — بیان کرتی ہین احوال غدائر — کہ تہی وہ صاحب اربع ضفائر

جناب مصطفی نی موی سر کو — کیا تہا چار گیسو بافتہ

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرَجُّلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ

طریقہ آپکا تہا جسطرح کنگہی کی کرنے مین — حدیثین ترمذی اس باب مین ویسی ہی لاتا

کرون کیا وصف ام مومنان کا — جناب عائشہ صادق زبان کا — کہ عروہ سی یہ امر دین چہپایا

صریحا مسئلہ وہ سکو بتایا — کہ مین در حالت عذر زنانہ — کیا کرتی سر حضرت مین شانہ

٢ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دَهْنَ رَأْسِهِ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهِ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ حَتَّى كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ

انس کا کیا کلام جانفزا ہے — کہ وہ خادم جناب پاک کا ہی — بیان کرتا ہی عادات نبی کو

خوش آتا ہی بہت یہہ ذکر جی کو — رسول اللہ کی ایک ایک عادت — ہمارے واسطی ٹہیری عبادت

یہہ عادت بہی ہوئی وارد خبر مین — کہ روغن ڈالتی تہی آپ سر مین — اونہین مرغوب تہی روغن کی کثرت

بہت محبوب تہی روغن کی کثرت — یہہ تہی حضرت کی خوی جاودانہ — محاسن مین کیا کرتی تہی شانہ

رکہا کرتی تہی کپڑا ایک سر پر — کہ جس سی بچتی موی معنبر — جو بالونسی کہ رہ جاتا تہا روغن

وہ کپڑا جب کہ لاتا تہا روغن یہہ باعث کثرت تدہین کا تہا وہ کپڑا ایسا تر یا تان ہوا تہا

۳ عن عائشة رضی الله عنها قالت ان کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لیحب التیمن فی طهوره اذا تطهر وفی ترجله اذا ترجل وفی انتعاله اذا انتعل

ہوا منقول ام مومنان سے جناب عائشہ صادق بیان سے کہ رکہتی تہی دوست تہی حضرت یمین کو بہت کاموں میں سمت راستین کو یمین سے ابتدا کرتی وضو میں یمین سے شانہ کرتی آپ مو میں یمین سے ابتدائی غسل کرتے یمین سے کفش میں وہ پانو دہرتے

۴ عن عبد الله بن مغفل قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الترجل الا غبا

یہہ عبد اللہ کیا انکو سیر ہے کہ یار صحبت خیر البشر ہے کہا اوسنے کہ حضرت نے نہی کے نہی یعنی یہہ سے حضرت نبی کی کہ کنگہی سے یہہ شغل جاوداں تہ کریں ہان ایک دن کی بعد شانہ

۵ عن حمید بن عبد الرحمن عن رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یترجل غبا

حمید عبد رحمن کہا ہے کہ ایسی شخص سے ہمنے سنا ہے کہ حضرت کی وسی صحبت تہی حاصل بیان کرتا تہا یوں وہ مرد عاقل کہ یہہ تحقیق عادت آپکی تہی وہ کرتی ایکدن کی بعد کنگہی

## باب ما جاء فی شیب رسول الله صلی الله علیه وسلم

یہ ہو بیان سفیدی مو کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱ عن قتادة قال قلت لانس بن مالک هل خضب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لم یبلغ ذلک انما کان شیبا فی صدغیه ولکن ابو بکر خضب بالحناء والکتم

بیان شانہ و تدہین ہو تو ہو چکا کا | اب آگی آپ کی پیری کا بیان مذکور آتا ہے

قتادہ ایک مرد متقی ہے انس سے یہہ روایت اوسنے کی ہے کہا اوسنے انس سے یعنی یہہ پوچھا خضاب تو یہی حضرت نے کیا تہا انس بولے نہ پہنچی تہی یہہ نوبت کہ کرتے رنگ بہی بالون میں حضرت سوا اسکی نہیں ہو ئی تہی میں سپیدی کچہہ نمایان کنپٹی میں ولیکن حضرت ابو بکر صدیق کہ ہو راضی خدا اوس سے تحقیق اونہوں نے یوں خضاب ہو کیا تہا کہ وہ رنگ حنا و کتم کا تہا

۲ح عن انس قال ما عددت في رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم ولحيته الا اربع عشرة شعرة بيضاء

انس سے ہمکو اک انسیں ملی ہے | عجب وہ واقف حال نبی ہے | بیان کرتا ہے وہ ایسی روایت
عیاں ہے جس سے انداز محبت | کہ یعنی جسکہ با تو کین سپیدی | جناب سرور عالم کی آئی
کیا میں نے جو گننے کا ارادہ | نپائی بال چودہ سے زیادہ | سرو ریش مبارک میں سپیدی
جو کی تعداد میں اسقدر تھی

۳ح عن سماك بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة سئل عن شيب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان اذا دهن راسه لم ير منه شيب واذا لم يدهن رئي منه

سماک حرب یوں اونچے لہجے | کہ میں ایسا جابر سے سنا ہے | کہ پوچھا پوچھنے والے نے اوس سے
کہ حال پیری حضرت بتادے | کہا جابر نے سائل سے کہ سن لے | کہ جب تیل ہیں تھے وہ سر میں کرلے
نہ آتی تھی سپیدی کچھ نظر میں | کہ کتنے بال ہیں حضرت کی سر میں | جو ہوتا اتفاق ایسا ہے اونکو
کہ لے تیل نہیں آپ کی سو | تو ہوتی تھی سپیدی صاف ظاہر | بفرق پاک پر شفاف ظاہر

۴ح عن نافع عن ابن عمر قال انما كان شيب رسول الله صلى الله عليه وسلم نحو من عشرين شعرة بيضاء

کیا آگاہ نافع نے خبر سے | خبر اوسنے سنی ابن عمر سے | کہ کچھ تھی سوا اسکی نہیں حال
کہ تھا یہ آپکی پیری کا احوال | کہ یعنی اونکو جب آئی سپیدی | قریب بیس مو ہالی سپیدی

۵ح عن ابن عباس قال قال ابو بكر يا رسول الله قد شبت قال صلى الله عليه وسلم شيبتني هود والواقعة والمرسلات وعم يتساءلون واذا الشمس كورت

مضمون میں علم ابن عباس | نبی کے ابن عم ہیں ابن عباس | بیان کرتے ہیں یہ احوال تحقیق
کہ یار غار وہ بوبکر صدیق | جناب سرور عالم سے بولے | وہ یعنی ایک دن وہ غم سے بولے
کیا حضرت بھی اے ذات [illegible] | بڑھاپا آگیا تحقیق تم کو | جواب اونکو دیا حضرت نے [illegible]
کیا تفصیل سے ارشاد یہ حال | بنایا مجھکو سورہ ہود نے پیر | کیا ہے ہول واقعہ نے دلگیر
انہو مرسلات و سورہ عم | دکھاتی ہیں مجھے پیری کا عالم | کہوں کیا حال شمس کورت کا

کہ جسکی ہول سے آیا بڑہاپا

۶ ح عن ابی جحیفۃ قال قالوا یا رسول اللہ نراک قد شبت قال شیبتنی ھود و اخواتھا

روایت کرگیا ہی یوں جحیفہ | ہمارا رہنما ہی بو جحیفہ | بیان کرتا ہی وہ شیریں عبارت
کہ یاروں نے کہا یوں پیش حضرت | کہ یعنی دیکھتی ہین ہمکو جو ہم | عیاں ہی آپ پر پیری کا عالم
کیا ارشاد ختم انبیا نے | جواب ایسا دیا خیر الورا نے | کہ سورہ ہود اور بہنوں نے وکی

دیکہایا مجکو یہہ ہنگام پیری

۷ ح عن ابی رمثۃ التیمی تیم الرباب قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعی ابن لی قال فاریتہ فقلت لما رایتہ ھذا نبی اللہ وعلیہ ثوبان اخضران ولہ شعر قد علاہ الشیب

ابی رمثہ بیان کرتا ہی ایسا | کہ مین جو آپ کے نزدیک آیا | مرا بیٹا تہا میری سات اوسدم
کہ دیکھلائی گئی سردار عالم | کہا بس مین نے جسدم اونکو دیکہا | نبی اللہ ھذا نے مجا یا
رسول اللہ کی اوسوقت تن پر | وہان ملبوس تہی دو ثوب اخضر | ہری پوشاک یعنی زیب تن تہی
بیان ہوتی نہیں خوبی بدنکی | پہر کس پاکیزہ تن کا ذکر آیا | کہ مہجور وں کے دل نے جوش کہایا
ندیکہا آہ اوس زیبندہ تن کو | ہری پوشاک مین شک چمن کو | ندیکہی آہ صورت مصطفا کی
رہی محشر تلک حسرت یہہ باقی | بس اب ایکائی مہجوروںکا کام | کہ پہنچی قول راوی سے یہہ باتمام
بیان کرتا ہی راوی حال ہمکو | نبی کی موی اطہر مشکبو کو | کہ تہا اونپر نمایان شیب کا حال
مگر سرخی لئی تہی سب آپکے بال | ہوا ثابت باندار سپیدی | کہ وہ سرخی تہی آغاز سپیدی

۸ ح عن سماک بن حرب قال قیل لجابر بن سمرۃ اکان فی راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیب قال لم یکن فی راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیب الا شعرات فی مفرق راسہ اذا ادھن واراھن الدھن

سماک حرب سے ہی قول منقول | کہ جابر یوں ہوا ایکبار مسئول | کسی سائل نے پوچہا یعنی اوس سے
کہ فرق پاک بین خیر الورا کی | ہوئی تہی کچہہ بہلا پیری نمودار | غرض یہہ ہی کہ کر مجکو خبردار

جواب ایسا دیا جابر نے اوسکو　　نہ تھی ایسی تو سر مین آئی مو　　مگر تھی اونکی مفرق مین کچھ ایک بال

کہ تھا او نیر عیان اسطرح کا حال　　کیا کرتے مگر تد ہین جس مین　　سپیدی کی چھپا لیتی تھی تد ہین

## بَابُ مَا جَاءَ فِي خِضَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنٍ لِي فَقَالَ ابْنُكَ هَذَا فَقُلْتُ نَعَمْ أَشْهَدُ بِهِ قَالَ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُ الشَّيْبَ أَحْمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَفْسَرُ لِأَنَّ الرِّوَايَاتِ الصَّحِيحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْلُغِ الشَّيْبَ

ارادہ ہی جو لکھنی کا مضامین خضاب کی　　ثواب کا فی قلم ہی شاخ سنہد سی بتاتا ہی

ابو رمثہ نے کی رنگین روایت　　کہ آیا مین سوی ختم رسالت　　مرا فرزند تھا ہمراہ اوسکے

کہ فرمانی لگی یون آپ مجھسی　　یہہ بیٹا ہی ترا مین نے کہا ہان　　گواہی کا ہون اسپر ہستی خوا ہان

جواب ایسا دیا خیر الوری نے　　جناب شافع روز جزا نی　　خیانت یہہ کری تجھپر نہ ہر چند

نہو دی تو بھی خائن پھر فرزند　　کہا راوی نے بس مین نے جو دیکھا　　نمایان شیب احمر آپ کا تھا

یہان کی ترمذی نے ایسی تحریر　　کہ ہی اس باب مین احسن یہہ تقریر　　مگر ہی اور روشن تر روایت

کہ پیری کو نہین پہنچے تھی حضرت

٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سُئِلَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

یہہ پوچھا بو ہریرہ سی کسے نی　　کیا تھا کیا خضاب حضرت نے نی　　جواب اسطرح کا سائل نے پایا

کہ حضرت نے خضاب اموکیا تھا

٣ عَنِ الْجَهْذَمَةِ امْرَأَةِ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَتْ أَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَنْفُضُ رَأْسَهُ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَبِرَأْسِهِ رَدْعٌ أَوْ قَالَ رَدْغٌ مِنْ حِنَّاءٍ شَكَّ فِي هَذَا الشَّيْخُ

ہی کی عمدہ روایت جہذمہ نے　　بشیر خوش خبر کی اہلیہ نے　　کہا دیکھا کہ حال اسطرح کا تھا

رسول اللہ کو یون مین نے دیکھا　　نکلتی تھی جناب پاک گھر سی　　ت تی فرق مبارک کو جھٹکتی

جھٹکتی تھی تم اپنی موی سر کو　　کہ آپ غسل سی تھی تر بتر مو　　لگی کچھہ حنا تھی بر فرق مبارک

کہ ہوتا تھا اثر جسکا ہویدا | کہا راوی نی یا فرق خنا سے | اثر فرق مبارک پر تہا تب یعنی
کیا تہاک شیخ نی اسمین بغایت | اثر دہ حنا | ملفظ اثر جو کرتا ہے روایت

ح عن انس قال رایت شعر رسول الله صلی الله علیه وسلم مخضوبا قال حماد واخبرنا عبد الله بن محمد بن عقیل قال رأیت شعر رسول الله صلی الله علیه وسلم عند انس بن مالک مخضوبا

انس کہتا ہی دیکھا ہمین یہہ حال | رسول اللہ کا مخضوب تہا بال | بیان کرتا ہی بہان یہہ بات عما
کہ عبد اللہ سی ہی اوسکو اسناد | وہ راوی یون خبر دیتا ہی ہمکو | انس کی پاس دیکھا آپ کا مو
غرض یہہ ہی کہ تہا مخضوبہ بال | باب ما جاء فی کحل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | بیان کرتا تہا عبد اللہ یون حال

ح عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اکتحلوا بالاثمد فانه یجلو البصر وینبت الشعر وزعم ان النبی صلی الله علیه وسلم کانت له مکحلة یکتحل منها کل لیلة ثلثة فی هذه وثلثة فی هذه

ہوا ثابت حدیثون سی جو وصف سرمۂ ثمد | تو اب ہمکو بہلا کحل جواہر کب خوش آتا ہے

یہہ عبد اللہ سی وارد خبر ہی | ہماری واسطی نور بصر ہی | بیان کرتی ہین حضرت کی زبانی
کرو دو انکہون مین سرمہ صفہانی | کہ بس تحقیق وہ سرمہ بانسان | بصارت کی تئین کرتا ہی آبان
وہ سرمہ سی ہی مژگان ہی جماتا | بہت نور نظر کو ہی بڑہاتا | بیان کرتی ہین یہہ بہی ابن عباس
کہ تہی اک سرمہ دانی اونکی پاس | ادسی سی آپ لیتی تہی سرمہ | بشارات کو دیتی تہی سرمہ
دیا کرتی تہی یل سرمہ حضرت | | سر اک چشم مبارک مین سہ کرت

ح عن ابن عباس رضی الله عنهما قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یکتحل قبل ان ینام بالاثمد ثلثا فی کل عین وقال یزید بن هارون فی حدیثه ان النبی صلی الله علیه وسلم کانت له مکحلة یکتحل منها عند النوم ثلثا فی کل عین

کہا عباس کی ابنا نے بسرسے | خبر حال اخبار و سیر سے | کہ یعنی آپ جب سونی کو آتی
مبارک چشم مین سرمہ لگاتی | یہہ تہا ہنگام خفتن اونکا معمول | کہ پیش از خواب کرتی چشم مکحول

ہر اک چشم سوزین سے کرت | لگاتی سرمہ اثمد کو حضرت | محدث ہی یزید ابن ہارون
دوا ادسنی کیا یہہ اور مضمون | کہ تہی اک سرمہ دان از حضرت | اوسی سی آپ وقت استراحت
لگالیتی تہی سین سرمہ بہر کر | مگر تین تین انکہون کی اندر

٣ ح عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالاثمد عند النوم فانه يجلو البصر وينبت الشعر

کہا ہی جابر روشن بیان نے | کہ فرمایا رسول انس وجان نی | کہ لازم سرمہ اثمد کو جسانو
رہو دیتی بوقت خواب مانو | لیا کرتا ہی روشن وہ بصر کو | جماتا ہی وہ سرمہ مژہ کی مو

٤ ح عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان خير اكحالكم الاثمد يجلو البصر وينبت الشعر

سنو اب یہہ کلام ابن عباس | کہ ہین وہ علم دین مین افقہ الناس | رسول اللہ کی بہائی چچا زاد
زبانی آپ کی کرتی ہین ارشاد | کہا یعنی سیہ چشم عرب نے | جناب مصطفی محبوب رب نی
کہ اثمد بہترین توتیا ہی | تمہاری واسطی کحل صفا ہی | ضیاء نور نظر کو اس سی حاصل
نمود موی مژگان اس سی کامل

٥ ح عن ابن عمر رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالاثمد فانه يجلو البصر وينبت الشعر

خبر منقول ہی ابن عمر سی | ندیم مجلس خیر البشر سی | کہا فرزند یار مصطفی نے
کہ فرمایا رسول مجتبا نے | کہ یعنی تم یہہ میری بات مانو | سدا اثمد کو تم لازم ہی جانو
کہ یہہ تو اسطرح کا توتیا ہی | بصر کی واسطی عین جلا ہی | نظر پاتی ہی بس تا دیر اسی
مژہ کی واسطی تاکید اس سی

## باب ما جاء فی لباس رسول الله صلى الله عليه وسلم

١ ح عن ام سلمة قالت كان احب الثياب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم القميص

ہوں کیا جدا عالم لباس مصطفائی کا | یہہ چرچا جا بجا عشاقون کی سر ہین مگر ہی اوڑہاتا
زبان خامہ یہان شوریدہ سر ہی | کہ ذکر کسوت خیر البشر ہی | یہہ کسی بچہ شانکی کا مذکور آیا
کہ مشتاقون کی دل نی جوش کہایا | یہہ حضرت ام سلمہ کی روایت | دل صد چاک کو دیتی ہی راحت

ہ حضرت کو سبھی پوشاک تھی پیاری — محبت تھی زیادہ پیرہن سے

۱ عن اسماء بنت یزید قالت کان کم قمیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الرسغ

کہا راوی نے اسما کی زبانی — کہ تھی اسطرح فرماتی وہ بی بی — بیان آستین پیرہن میں
یہہ کی تھی اکو بہر افشانی سخن میں — کہ حد آستین حضرت نبی کی — بحد بند دست پاک تک تھے

۲ عن قرة قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رھط من مزینة لنبایعه وان قمیصه لمطلق او قال زر قمیصه مطلق قال فادخلت یدی فی جیب قمیصه فمسست الخاتم

بیان کرتا ہے قرہ حال اپنا — کہ میں ہمراہ کچھہ لوگوں کے آیا — ہوا حاضر حضور با صفا میں
بباب مستند بے مصطفیٰ میں — مزینہ سے ہم آئے جو اشخاص — اونہیں کے سات میں آیا تھا خاص
ہوئی تھی اس قدر ہم کی موجود — رسول اللہ کی بیعت تھی مقصود — تحقیق بیان یہہ ماجرا تھا
قمیص سرور عالم کھلا تھا — کھلا تھا یا کہ پیراہن کا تکمہ — کہا شک کا راوی نے کلمہ
بہر صورت یہہ ہی مطلب ہویدا — کہ تھا اوس دم گریبان اپکا وا — میں لایا ہاتھ کو اپنے بڑہا کے
گریبان میں قمیص مصطفیٰ کی — دیا بوسہ بروی خاتم پاک — ہوا یعنی باین دولت شرفناک
بیان مشتاق کو رقت کی جا ہے — مقام رشک ہے حسرت کی جا ہے — بھلا کانے نہ کیونکر جوش کھا ہے

غزل

کہ دست غیر یہہ دولت اوڑا دے — سنا جب غیر آیا اون جابہ [illegible]
نظر یہاں غیرت لفت آنکی تار جاہے — یہہ کسکی مسکراہٹ کا تصور دل میں آیا تھا — کہ بجلی تو کسی رات بہر گری ریتی یا جانا
تکلف طرف یہہ تیری دیوانہ کا عالم ہے — کہ جاتا وجد کی عالم میں بچے خدا یا باہر — دیکھائی تیرہ بختی نے نہایت ظلمت و قتا
نظر کرتا ہوا رشک قمر شام غریباں — تفس میں اسیر دیکھا بعیں یاس ایکا فر — کہولا ہے دیدۂ امید ابتک لطف داتن

۳ عن انس بن مالك ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج وهو متکئ علی اسامة بن زید علیه ثوب قطری قد توشح به فصلی بهم

انس کرتا ہے بیان ایسی روایت — کہ باہر آئے تھے ختم رسالت — وہ اس انداز سے تشریف لائے
کہ تھے تکیہ اسامہ پر لگائے — اسامہ وہ جو بیٹا زید کا تھا — رسول اللہ کا تکیہ ہوا تھا

جناب پاک کی اوسوقت تن پر　کہبا تہا جامہ قطری بدن مین
چھپا تہا اوسمین اونکا جسم اطہر　تن والا پہ تہا وہ ثوب زیبا　پہر اسکی بعد ہوتا ہی یہہ اثبات
پڑہی ملکر نماز اصحاب کی سات

۴ ح عن ابی نضرة عن ابی سعید ن الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استجد ثوبا سماہ باسمہ عمامة او قمیصا او رداء ثم یقول اللھم لک الحمد کما کسوتنیہ اسالک خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ

روایت ہی ابی نضرہ سی مروی　کہ وہ راوی لقب ہی جنکا خدری
بیان مجہسی کیا اوس متقی نی　محدث معتبر یار نبی نے
کہ تہی حضرت باین عادات مانوس　کہ جب کرتی نئی کپڑی کو ملبوس
جدا ہر ثوب تن کا نام لیتے　ردا و پیرہن کا نام لیتے
بیان کرتی جناب نیک فرجام　عمامہ کا زبان پاک سی نام
غرض یہہ ہی کہ جو کپڑا پہنتی　اوسیکا نام لیتی تہی زبان سی
پہر اسکی بعد فرماتی کہ یارب　تجہی مخصوص ہی حمد و ثنا سب
مجہی پوشاک یہہ جیسی پنہائی　بیان کس طرح ہو حمد الٰہی
سوال اب تجہسی کرتا ہون جدایا　مین اس کپڑی کی خیر و عافیت کا
ہو جس خیر کی خاطر یہہ طیار　الٰہی ہو وہ خیر اسمین نمودار
امان دی اسکی شر سی یا الٰہی　بچا لینا ضرر سی یا الٰہی
بچا اوس شر سی جو اسمین کہا ہو　وہ طیار یہہ جس شر سی ہوا ہے

۵ ح عن انس بن مالک قال کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبسہ الحبرة

انس فرزند مالک نی کہا ہی　لباس پاک کا جو ماجرا ہی
کہ تہا محبوب حضرت کو زیادہ　تمامی کسوت والاسی حبرہ
بہت حبرہ پہنتی کر کی محبوب　نہایت اوسکو رکہتی آپ مرغوب
مگر تفسیر مین حبرہ کی کافی　ہوئی ہین مختلف آپسمین آرائے
کوئی کہتا ہی یہہ شایان سخن ہی　غرض اس سی مگر برد یمن ہے
کوئی کہتا ہی یہان یہہ بات ہی خوب　کہ ہی حبرہ سی رنگ سبز مطلوب

۶ ح عن ابی جحیفة قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ حلة حمراء کانی انظر الی بریق ساقیہ قال سفیان اراہا حبرة

کلام بو جحیفہ معتبر ہی　کہ وارد بشر اس سی جبر ہی　بیان کرتا ہی احوال نبی کو

کہ دیکھا میں نے یوں حال نبی کو — یہہ تہا انداز محبوب خدا کا — بدن میں حلہ حمرا کہبا تہا

مری نظروں میں ہی گویا وہ عالم — کہ تہا ساق نبی سی نور توام — لیا سفیان نے اوسی نے اشارا

کہ مجکو یہاں گمان ہوتا ہی ایسا — کہ جس حلہ کی یہہ تعریف کی ہی — وہ حلہ حبرہ حضرت نبی کی

عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ اَحْسَنَ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَتْ جُمَّتُهٗ لَتَضْرِبُ قَرِیْبًا مِّنْ مَنْکِبَیْهِ

ابی اسحق نے کی درفشانی — کہ ہی ابن عازب کی زبانی — براء ابن عازب کہہ رہا تہا

کہ میں نے ایک بہی ایسا آدمی دیکھا — کہ یعنی اسطرح کا وہ بشر ہو — لباس سرخ میں زیبندہ تر ہو

غرض دیکھا تو دیکھا مصطفی کو — نجو کی طاق محبوب خدا کو — ہوں کیا حلہ حمرا کا عالم

تو زیبا یہ جو زیبا تہا اندام — وہ گیسو دوش پر جو آرہی تہی — بہاری تازہ تر دیکہلا رہی تہی

تہی حسرت کہ وہ گیسو نہ دیکھا — غزل — ہمہ زلف معنبر کو نہ دیکھا

نہ پوچہو گشتہ دیدار کا حال — فروغ عارض گلبو نہ دیکھا — رہی اکثر کف افسوس ملتی

نہ اون ہاتہوں کا دستنبو نہ دیکھا — ہزاروں کی تڑپنی کا تماشا — قفس میں جس نے اوس گلرو نہ دیکھا

بہلا کہی کہ کیا دیکھا جہاں میں — اگر کافی نے یہاں تجکو نہ دیکھا

عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ

ابی رمثہ بیان کرتا ہی ایسا — روایت کو رواں کرتا ہی ایسا — کہ دیکھا میں نے ختم انبیا کو

ہری رنگت کی اوڑہی چادریں دو

عَنْ قَیْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ قَالَتْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ اَسْمَالُ مُلَیَّتَیْنِ کَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتْهُ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ طَوِیْلَةٌ

روایت ہی زبان قیلہ سی — سنا راوی نے بنت مخرمہ سی — وہ مستورہ بیان کرتی ہی ایسا

کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا — نظر یعنی جو کی حضرت کی تن پر — تو تہی دو جامہ کہنہ بدن پر

عیان یہہ بہی ہوا اسکی بیان سی — کہ رنگین تہی وہ رنگ زعفران سی — مگر کچہہ رنگ کم ہوتا چلا تہا

کہا وسکی رنگ کو سرخ ہوا تہا — طوالت اس خبر مین شیث ہے — کہا راوی نی یہان پر مختصر ہے

ح عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علیکم بالبیاض من الثیاب لیلبسها احیاؤکم وکفنوا فیها موتاکم فانها من خیار ثیابکم

مبین اس خبر کی ابن عباس — بیان کرتی ہین حال افضل الناس
کہ یہہ ارشاد ہی خیر الورا کا — کہ پہنو تم سفید و صاف کپڑا
یہہ لازم ہی لباس اوسکا بناؤ — غرض آسایش تن اوس سی پاؤ
برای زندگان تزئین لگ سہی — کہ مردونکی بہی تکفین اسی سی
کہ بالتحقیق یہہ کپڑا بہلا سے — تمہارا بہترین جامہ ہے

ح عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم البسوا البیاض فانها اطهر واطیب وکفنوا فیها موتاکم

بیان فرزند جندب نی کیا ہی — کہ یہہ ارشاد ختم انبیا ہے
کہ پہنو تم سفید و صاف کپڑا — کہ ہی تحقیق یہہ تو پاک ستہرا
کہا ہی اور یہہ حضرت نی بہی نے — کہ اسمین دو کفن مردونکو اپنے

ح عن عائشة قالت خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات غداة وعلیه مرط من شعر اسود

کہا محبوبۂ محبوب رب لی — جناب عائشہ صاحب ادب نی
کہ نکلی صبحدم مخدوم عالم — حبیب خاص حق ذات مکرم
ہوئی اسطرح سی اوس دن برآمد — کہ اوڑہی تہی گلیم مو سی اسود

ح عن المغیرة بن شعبة ان النبی صلی الله علیه وسلم لبس جبة رومیة ضیقة الکمین

ہوا ثابت باسناد مغیرہ — کہ حضرت نی کیا ملبوس جبہ
یہہ جبہ صنعت رومی زمین تہا — غرض یہہ ہی کہ وہ تنگ آستین تہا
ہوا وارد و مگر یہہ بہی خبر مین — کہ اس جبہ کو پہنا تہا سفر مین

## باب ما جاء فی عیش رسول الله صلی الله علیه وسلم

ح عن محمد بن سیرین قال کنا عند ابی هریرة وعلیه ثوبان ممشقان من کتان فتمخط فی احدهما فقال بخ بخ یتمخط ابو هریرة فی الکتان لقد رأیتنی وانی لاخر

فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي يُرَى أَنَّ بِي جُنُوْنًا وَمَا بِي جُنُوْنٌ وَمَا هُوَ إِلَّا الْجُوْعُ

خبر عشی رسول اللہ کی کافی سناتا ہے | فقیروں جیعوں کو صابر و شاکر بناتا ہے

محمد ابن سیرین تابعی ہے
بیان کرتا یہ حال واقعی ہے
کہ بیٹھی ابو ہریرہ پاس ہم تھی
یہہ حالت دیکھی اوسکی ہم نے تہے
کہ تہی قسم کتان کی پارچہ دو
کیا رنگین گل احمری اونکو
غرض اوڑہی ہوی وہ ثوب رنگین
جلیس بزم تھا با عز و تمکین
بحسب اتفاق ناکہاں نے
ہوی معلوم تھی مین گرانے
کنارہ ثوب رنگین کا اوٹھایا
صفائی کی لئی جینے پہ لایا
غرض اوس مقتدائی سادہ پن سے
جو تھی صاف کی پوشاک تن سے
پہر اسکی بعد وہ یار پیمبر
کہی تہا لفظ بخ بخ کو مکرر
کہ تو نی ابو ہریرہ یہہ کیا کیا
ٹہ مینی پاک یہہ جامہ بنایا
قسم کہاتا ہوں مین اپنے خدا کی
کہ مینے یہہ حقیقت اپنی دیکھی
رسول اللہ کا منبر اودہر تھا
ایدہر حجرہ تہا حضرت عائشہ کا
ضعیفی سی جو غش مین آگیا مین
میان حجرہ و منبر گرا مین
پڑا تہا غش سے کے حالت بین بکدر
جو آئی والی سے آتے تہی یہان پہر
میری گردن پہ رکہتی تہی قدم کو
سمجھتی تہی مگر دیوانہ ہم کو
بہلا مجکو کہان دیوانگی تہی
مری اوپر تو شدت بہوک کی تہی
عزیزو غور کرنی کی یہہ جا ہے
فقط قصہ نہ یہہ اصحاب کا ہی
رسول اللہ بہی اس جہان مین
اوٹھا ئی کیا نہ سختی امتحان مین
کہون کیا آہ یون حضرت نبی نے
گذاری بستر دو دو مہینے
ہوی روشن نہ کہر مین آگ اصلا
رہی لیتی وہان تکلیف دنیا

ح عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ قَطُّ وَلَحْمٍ إِلَّا عَلَى ضَفَفٍ قَالَ مَالِكٌ سَأَلْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ مَا الضَّفَفُ قَالَ أَنْ يَتَنَاوَلَ مَعَ النَّاسِ

روایت مالک دینار سی ہے
کہ یہہ بہی راوی اخبار سی ہے
کہا اوسنی جناب مصطفائی
شفیق زمرۂ شاہ و گدائی
نہ روٹی سیر ہو نہار کہا ہی
نہ سیر گوشت سی سیری اوٹھائی
رسول اللہ کو لیکن ضعیف ہے
ہو اکر تی تہی یہہ حالت میسر
جو ہمی لحم آدمی ہے ایک کی یہہ تہا

کہ میں نے ایک اعرابی سے پوچھا کہ ہے لفظ خفقف کس چیز کا نام جواب اوسنے دیا مجھکو یا تجاہل
کہ کہتے ہیں خفنقف اسکو مقرر کہ کھانا کھاتے لوگوں میں گر

## باب ما جاء فی خف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ح ۱ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

بیان موزہ ہو یا ذکر نعلین مبارک ہو | غرض ہم خاکسار ونکو یہی چرچا خوش آتا ہے

بیان موزہ خیر البشر ہے یہاں راوی بریدہ کا پدر ہے پدر کی اپنی کہتا ہی وہ گفتار
نجاشی تہا جو وہ حبشہ کا سردار بطور ہدیہ اک موزیکی جوڑ رسول اللہ کو تہی اوسنے بہیجے
ہوا ثابت کہ اون موزونکی رنگت سیاہ محض تہے دونونکی رنگت پہن کر اونکو ختم انبیا نے
کیا پہر جو وضو خیر الورا نے غرض فارغ ہوا ارکان دکر سی کیا پہر مسح اون پر دست تر سے

ح ۲ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَهْدٰى دِحْيَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتّٰى تَخَرَّقَا لَا يَدْرِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَكِيٌّ هُمَا اَمْ لَا

بیان کرتا ہی شعبی یہہ روایت کہ ہی اوسکو مغیرہ سی سماعت مغیرہ نی کہا دحیہ کا احوال
کہ جوڑی اوسنی کی موزیکی ارسال حضور پاک میں جب آئی موزے مشرف پا اونسی فرمائی موزے
غرض ہے یہہ ہوا دحیہ کا مقبول دیا عامر نی لیکن اسکو طول کہ وہ موزی جو تہی دحیہ نی بہیجے
مگر جبہ بہی تہا ہمراہ اونکے کیا وہ پیرہن حضرت نے ملبوس دیا موزونکو اعزاز قدمبوس
کیا یہہ بہی رقم راوی نے احوال کہ اون موزون نے پایا تہا یہہ اجلال وہ یہان تک پہنے والا میں ہی تہے
کہ ہو کر مندرس ٹکرے ہی تہے یہان راوی کی ہے یہہ بہی تقریر کہ اون موزونکا کچہہ احوال تطہیر
نجانا آپ نی با حال ظاہر کہ ہیں یہہ غیر طاہر یا کہ طاہر بہلا کافی کو سنکر یہہ حقیقت

نہ آوی کسطرح سی رشک و حسرت | کہ یہہ تو یہان رہی محروم ہو کر | وہان ہین حور و غلمان قدم بو

غزل امید بوسۂ پای نبی مین | رہی کیا کیا حسرت اپنی جی مین | بجائی نقش پا ہین کاش ہوتا
یہی کہتا ہون ہر دم بیکلی مین | رسول اللہ کی اوصاف و اخلاق | پڑہی جب دل کرا سینہ تری مین
ہوا ثابت نہو گا مثل اونکی | فلک جن و بشر حور و پری مین | قد عالی سی کچہہ نسبت نپائی
صنوبر سرو شمشاد و ہی ہین | سنا تہا ماجرای شعلۂ طور | دکہایا اوسنی یہہ عالم ہنسی مین
نکل جائی تمامی ولولے حسرت | اگر مر جایئی اوسکی گلی مین | کہون کیا حال کافی ہمصفیر
پہنسا ہی جب سی دام بیکسی مین | رولاتا ہی اوسی شوق رہائی | تڑپتا ہی امید مخلصی مین

۳ عن قتادة قال قلت لانس بن مالك كيف كان نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لهما قبالان

قتادہ نی انس سی آ کے پوچہا | کہ تہا کیا طرز نعلین نبی کا | کہا اوس خادم حضرت نی احوال
کہ نعلین مبارک کا یہہ تہا حال | دو وال چرم ہی ہر نعل مین دو | مرتب یونکیا تہا گنتی پا کو

۴ عن ابن عباس قال كان لنعل رسول الله صلى الله عليه وسلم قبالان مثنى شراكهما

سنو یہان سی بیان ابن عباس | کہ رہتی تہی بہت وہ آپکی پاس | اونہون نی حال نعلین نبی کا
کیا ہی اسجگہ مذکور ایسا | کہ تہی اس طرح کی ترکیب نعلین | کئی تہی تعبیہ اوس پر دو والین

۵ عن عيسى بن طهمان قال اخرج الينا انس بن مالك نعلين جرداوين لهما قبالان قال فحدثني ثابت بعد عن انس انهما كانتا نعلي النبي صلى الله عليه وسلم

انس کو جو محبت آپسی تہی | زہی الفت اوسی کا ماجرا ہی | یہہ تہا عین محبت کا تقاضا
کہ نعلین مبارک کو رکہا تہا | محدث ہی جو عیسی ابن طہمان | رقم کرتا ہی اس روداد کو یہان
کہ تہا وہ جو انس مالک کا بیٹا | ہمارے پاس جفت نعل لایا | اثر اوس پر عیان تہا کہنگی کا
نہو تی پوستین باقی رہا ہو | وہ والین جنمین اوپر لگی تہین | ہوا محسوس یہہ دو دو لگی ہین
بیان کرتا ہی عیسی یہہ بہی گفتار | کہ مجہسی پہر کیا ثابت نی اظہار | رہ اظہار کی اسطرح سی بطے

که یهه ثابت باسناد انس هی | که یعنی جو انس کی پاس تهین | یهه نعلین رسول الله کی تهین

ح عن عبید بن جریج انه قال لابن عمر رأیتک تلبس النعال السبتیة قال انی رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یلبس النعال التی لیس فیها شعر ویتوضأ فیها فانا احب ان البسها

روایت هی عبید با خبر سی | که اوسنی یهه کها ابن عمر سی | که دیکها مین نی یهه احوال تیرا

که تو نعلین سبتی هی پهنتا | کها ابن عمر نی سن کی تکلف | که یعنی پاس سی هی مجکو تالف

که مین نی آپ کو تحقیق دیکها | اوهنون نی ایسی نعلینونکو پهنا | که اونکی جرم پر پیدا نتها مو

مرتب یون کیا تها یعنی اونکو | وضو سی جب فراغت آپ پاتی | قدوم پاک نعلینو نمین لاتی

مجهی هی یهه محبت کا تقاضا | که هون جو ایسی نعلین پهنتا

ح عن عمرو بن حریث یقول رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فی نعلین مخصوفتین

عمرو هی زمرهٔ اهل خبر سی | که هی آگاه وه حال سیر سی | یهان نقل هوا هی اس خبر کا

که مین نی آپ کو اسطرح دیکها | که تهی یعنی وه مصروف عبادت | نماز ... پڑهتی تهی حضرت

که نعلینین قدوم پاک مین تهین | قدوم صاحب لولاک مین تهین | هوا یهه هی غرض احوال مکشوف

که تها نعلین کا انداز مخصوف | سمجه لو نام هی مخصوف اوسکا | سیا هو جسمین باهم جرم دوهرا

ح عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یمشین احدکم فی نعل واحدة لینعلهما جمیعا او لیحفهما جمیعا

بیان هی بو هریره متقی کا | که یهه ارشاد هی حضرت نبی کا | یهه فرماتی تهی دو عالم کی مرشد

نه پهنی یعنی کوئی نعل واحد | نکوئی یون چلی زنهار رستا | که هووی ایکپا مین کفش تنها

اگر پهنی بهم دونونکو پهنی | وگرنه پانو هون دونون برهنی

ح عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان یاکل یعنی الرجل بشماله او یمشی فی نعل واحدة

کها جابر نی حضرت نی نهی | یهه هی یعنی نهی حضرت نبی کی | نکهانا کوئی دست چپ سی کهاوی

نه هرگز نعل واحد پا مین لاوی | چلی کوئی نه راه لاابالی | که هو اک پا کفش پا سی خالی

۱۰ ح عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمین واذا نزع فلیبدأ بالشمال فلتکن الیمنی اولھما تنعل واٰخرھما تنزع

کیا اعرج نے یہاں مذکور اوسکا | کلام بوہریرہ جو سنا تھا | کہ یوں تقریر کی اوس خوش سیر نے
رفیق و خادم خیر البشر نے | کہ فرماتے تھے یہہ سرور کونین | اگر پہنے کوئی تم میں سے نعلین
کرے وہ ابتدا پائے یمین سے | نہ پہیرے پانوں سمت آئین سے | خیال اس بات کا لازم ہے اوسکو
پہننے میں کرے دہنا مقدم | نکالے پانوں سے جب کفش پا کو | تو بائیں سے کرے بہتر ابتدا کو

۱۱ ح عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ما استطاع فی ترجلہ وتنعلہ

جناب عایشہ صادق زبان نے | رسول اللہ کی آرام جان نے | خبر دی حال خیر المرسلین سے
کہ تھی الفت اونہیں سمت یمین سے | اگر شانہ کشی کرتے بگیسو | مقدم رکہتے سمت راستین کو
پہنتے تھے اگر نعلین والا | مقدم واں بھی پائے راستین تہا | اگر غسل و وضو بھی آپ کرتے
تو کرتے ابتدا دہنی طرف سے | غرض حضرت کو تا امکان طاقت | یمین و راستین سے تھی محبت

۱۲ ح عن ابی ھریرۃ قال کان لنعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبالان وابی بکر وعمر رضی اللہ عنھما واول من عقد عقدا واحدا عثمان

کہا ہے بوہریرہ متقی نے | محدث معتبر صادق زبان نے | کہ نعلین رسول اللہ میں تو
مرتب تھے دوال چرم دو دو | یہی حال ابوبکر و عمر تہا | کہ دو تسموں کی نعلینوں کو پہنا
مگر انداز کفش یک دوال سے | ہوا ہے حضرت عثماں سے جاری

# باب ما جاء فی ذکر خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱ ح عن انس بن مالک قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ورق وکان فصہ حبشیا

بیان خاتم و ذکر نگین کو ہم سے لکہے | دل مشتاق یہہ تقریب اب ہمکو سمجھاتا ہے

انس کا کیا کلام دلنشین ہے بجان عاشقان نقش نگین ہے کہ وہ جو اپکی انگشتری تھی
وہ انگشتر تو نقرہ کی بنی تھی نگینہ اوسکا اوپر جو لگا تھا حبش کا وہ عقیق پر ضیا تھا

ح ۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّۃٍ فَکَانَ یَخْتِمُ بِہٖ وَلَا یَلْبَسُہٗ

ہوا ابن عمر سے قول مروی کہ حضرت کی انگوٹھی نقرئی تھی بنایا اوسکو بس ختام سے تہا
مگر مقصود تو اس کام سے تہا کہ نامے جو ہوا کرتے تھے مرقوم بمہر خاص فرماتے تھے مختوم
فقط یہہ کام تہا انگشتری سے رہی بر دور انگشت نبی سے

ح ۳ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّۃٍ فَصُّہٗ مِنْہُ

انس سے اور یہی وارد خبر ہے مخالف قول اول سے مگر ہے کہ خاتم جو رسول اللہ کی تھی
بنی چاندی سے وہ انگشتری تھی نگینہ کا یہہ تھا اوسکے قرینہ کہ تہا چاندی ہی کا اوسکا نگینہ
روایت ہی یہہ اس معنی کی شاہد کہ تھی آپسمین دونو جنس واحد

ح ۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّکْتُبَ اِلَی الْعَجَمِ قِیْلَ لَہٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا یَقْبَلُوْنَ اِلَّا کِتَابًا عَلَیْہِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِہٖ فِیْ کَفِّہٖ

انس کی ہین جو دونو قول اول رہی مجمل سنو حال مفصل یہان تقریر کی اوسنے زیادہ
کہ ٹھیرا آپکا جب یہہ ارادہ کہ خط لکھی سلاطین عجم کو پسند آیا ہی یعنی اب یہہ ہمکو
کسی نے آپ سے کی یہہ گذارش کہ ہے اسطرح پہ حال نگارش عجم والونکا ٹھیرا ہے یہہ معمول
نہین رکھتے خطِ بی مہر مقبول سنی جب آپنے یہہ تازہ اخبار تو کی حضرت نبی نے مہر تیار
انس کہتا ہے اب کی کہون کیا مری نظرون مین ہے وہ حال گویا سفیدی جو کہ اوس انگشتری کے
کفِ الامین جلوہ کر رہی تھی

ح ۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلُ سَطْرٌ وَاللّٰہِ سَطْرٌ

انس کرتا ہے جو تھی یہہ روایت کہ نقش خاتم ختم رسالت ہوا اسطرح سے کندہ نگین مین
کہ تھین اوسمین منقش تین سطرین محمد سطر بالا مین لکھا تہا رسول اوسط مین کندہ کیا تہا

لکہا تہا اسم اللہ بالا — کہ سب ناموں سی ہی بہتر نام اللہ

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی کسری وقیصر والنجاشی فقیل لہ انہم لا یقبلون کتابا الا بخاتم فصاغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما حلقتہ فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ

انس سی یہہ روایت ہی پہنچی ہی — بیان کرتا ہوں اسکی تہہ تہی — کہ جس ہنگام مین خیر الورا نی
یہہ چاہا بافتخار انبیا نی — کہ فرماوین رقم منشور اطہر — سو بہیجا نجاشی و کسری و قیصر
کسی نی آپ سی کی یوں تقریر — کہ ہی اسطرح پر احوال تحریر — یقین کرتی نہین کسری و قیصر
نہ جب تک ثبت ہووی مہر خط پر — یہہ سن حضرت نی بنوائی انگوٹہی — وہ انگشتر تو ہان اسطرح کی تہی
کہ حلقہ اوس انگوٹہی کا بنایا — بسیم خام تہا اچہا بنایا — میان مہر یہہ نقش بجا تہا
محمد ہی رسول اللہ لکہا تہا

عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ

چہٹی ہی انس کی یہہ روایت — حقیقت مین یہہ سنی آہ بہا — کہ جب بیت الخلا کو آپ جاتی
انگوٹہی ہاتہہ سی باہر نہی لی

عن ابن عمر قال اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ورق فکان فی یدہ ثم کان فی ید ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما ثم کان فی ید عثمان رضی اللہ عنہ حتی وقع فی بئر اریس نقشہ محمد رسول اللہ

اب اکی قول ہی ابن عمر کا — وہ حال مہر یوں ظاہر ہی کرتا — کہ لی تہی آپ نی وہ جو انگوٹہی
بنی انگشتری وہ سیم سی تہی — رہی وہ خاتم والا کرم — بدست پاک شہ دارد و عالم
ہوی جب آپ سی جنت کو راہی — وہ خاتم ہاتہہ مین نائب کی آئی — رکہی انگشتری با ہی نی
بدست خود ابوبکر ولی نی — خلافت جب ہوئی حضرت عمر کی — تصرف مین رہی انکی انگوٹہی
ہوا عثمان کا جب دور خلافت — گئی یوں ہاتہہ مین وہ مہر رسالت — رہی اونکی تصرف مین تہا تک
کہ آخر گم ہوی وہ مہر بیشک — اریس اوس چاہ کا مشہور نام — گری جس مین وہ مہر نیک فرجام
رہی جسکا نقش تہا یہہ اوکی بات — محمد تہا رسول اللہ کی ثنا

# بَابُ مَاجَاءَ فِي تَخَتُّمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان انگوٹھی پہننے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میں

۱ ح عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِيْ يَمِيْنِهِ

روایت ہے جناب مرتضیٰ سے　　علی فرزند عم مصطفیٰ سے
بیان کرتے ہیں وہ با طرز اجلا　　کہ سردار دو عالم خاتم خاص
رکھا کرتے تھے دست راستیں میں　　پہنتے آپ تھے اوسکو یمیں میں

۲ ح عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِيْ رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهِ

کیا حماد نے مذکور ایسا　　کہ میں نے ابن بو رافع کو دیکھا
انگوٹھی تھی بدست راست او　　کیا میں نے استفسار اوس سے
جواب اوسنے دیا مجکو یہ پیدا　　کہ عبد اللہ تہا جعفر کا بیٹا
اوسی پہنے انگوٹھی میں نے دیکھا　　بدست راستیں اوس وقت تھا
کہا اوسنے کہ سردار دو عالم　　پہنتے تھے اسی صورت سے خاتم

۳ ح عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهِ

کہوں میں جو روایت سے وہ سے تھی　　کہ عبد اللہ بن جعفر نے کی تھی
رسول اللہ کی یعنی انگوٹھی　　رہا کرتی بدست راست ہی تھی

۴ ح عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهِ وَلَا اِخَالُهُ اِلَّا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهِ

بیان احوال ہوتا ہے یہ مرقوم　　ہوا جو صلت کی کہنے سے معلوم
کہ عبد اللہ تھے فرزند عباس　　انگوٹھی وہ پہنتے جانب راس
گمان کرتا ہوں میں یہ بھی کہا تھا　　کہا اوس شخص نے ہم سے ایسا کہ تھا
کہ مہر خاص ختم انبیا کے　　بدست راستیں پہنت فرماتے تھے

۵ ح عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهُ وَنَقَشَ فِيْهِ

محمد رسول الله وهي ان ينقش احد عليه وهو الذي سقط من معيقيب في بئر اريس

روایت اب سنو ابن عمر کے  کہ تھی حضرت نی چاندی کی انگوٹھے  پہننی کا رکھا تھا یہہ قرینہ

کہ رو گردان کیا کرتے نگینہ  انگوٹھی کی نگینہ کو پھراتے  ہتھیلی کی طرف کو آپ لاتے

کھودا یوں نقش تہا مہر نبی کا  محمد تہا رسول الله بھی تہا  مگر حضرت نی اوروں کو یہی کے

نکھدوائی کوئی ایسی انگوٹھی  مبادا کوئی یوں ہو جائی پیدا  کہ چاہی التباس خاتم پاک

ہوا پھر اتفاق کار ایسا  کہ خادم حضرت عثمان کا تہا  اوسی کی پاس تہی مہر رسالت

رکھی تہا وہ بعنوان کفالت  اریس ایک چاہ ہی مشہور عالم  گری وہاں دست خادم سی خاتم

۶ عن جعفر بن محمد عن ابيه قال كان الحسن والحسين رضي الله عنهما يتختمان في يسارهما

امام جعفر صادق زبان سے  روایت کی ہی یوں اپنی پدر سے  کہ عادت حضرت حسنین کی تہی

بدست چپ پہنتی تہی انگوٹہی

۷ عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم تختم في يمينه

انس کی قول سی ہوتا ہی معلوم  کہ خیر المرسلین عالم کی مخدوم  انگوٹھی کو پہنتی تہی یمین میں

کبھی تہی مہر دست راستین میں

۸ عن ابن عمر قال اتخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتما من ذهب فكان يلبسه في يمينه فاتخذ الناس خواتيم من ذهب فطرحه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا البسه ابدا فطرح الناس خواتيمهم

کیا مذکور فرزند عمر نے  کہ فخر انبیا خیر البشر نے  انگوٹھی ایک لی ایسی طرحدار

طلا سی تہی بنی وہ مہر زرکار  مگر دستور یہہ بھی آپ کا تہا  کہ دست راست میں اوسکو رکہا تہا

خبر اشخاص نی جس وقت پائے  کہ پہنی اپنی مہر طلائے  یہہ صورت دیکھکر اشخاص اکثر

ہوئی مصروف تب خاتم زر  جو دیکھا آپ نی یہہ طور و احوال  تو پھینکا ہاتھ سی خاتم کو فی الحال

کیا پھر اور بھی ارشاد و اظہار  نہ پہنونگا ایسی زنہار زنہار  سبہوں نی پھینک کر حال نبی کو

گرایا ہاتھ سی انگشتری کو

## باب ما جاء في صفة سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم

(۱) عن انس قال كانت قبيعة سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم من فضة

یہ ہنگام بیان وصف شمشیر سرور عالم | دم تیغ زبان کیا کیا نہ جوہر دکھاتا ہے

انس نے کھینچکر تیغ زبان کو | کیا تسخیر اقلیم بیان کو | کہ قبضہ سیف ختم المرسلین کا

رسول غازی سلطان دین کا | ہوا تھا جس نقرہ سی وہ پیدا | نہ بھولی تھا خاطر جدا رونمودار

(۲) عن سعيد بن ابي الحسن قال كانت قبيعة سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم من فضة

روایت یہ ہی سعید بو الحسن کے | انس کی قول سی جو منتج تھے | کیا بس اکتفا اس ہی بیان پر

نکی تکرار مضمون مکرر

(۳) عن هود وهو ابن عبد الله بن سعيد عن جده قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة يوم الفتح وعلى سيفه ذهب وفضة قال طالب فسألته عن الفضة فقال كانت قبيعة السيف فضة

کیا ہی ہود نی مذکور ایسا | کہ میں نی اپنی نانا سی سنا تھا | کہ مکہ پر مظفر آپ ہو کر

وہان داخل ہوئی با نصرت وفر | یہہ عالم آپکی تلوار کا تھا | طلا و نقرہ اوسپر تعبیہ تھا

بیان کرتا ہی طالب نام راوی | کہ یہہ تقریر میں نی ہود سی کی | کہ تو مجھہ سی بیان کر حال اسکا

کہ نقرہ کس جگہہ اوسپہ لگا تھا | دیا اوسنی جواب آشکارہ | لگا تھا اوسپہ سمت قبضہ نقرہ

(۴) عن ابن سيرين قال صنعت سيفي على سيف سمرة بن جندب وزعم سمرة انه صنع سيفه على سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان حنفيا

عجائب ابن سیرین کا بیان ہے | کہ جس صورت معنی عیان ہے | مثل مشہور ہی عالم مین ہر سو

محبت جسکی سی ہو کسیکو | اوسیکا ذکر وہ کرتا رہی گا | اوسیکی چال پر چلتا رہی گا

غرض ہی ابن سیرین کی بیان کے | ولیکن بات ہی یہہ امتحان کی | کہ تیغ اوسنی بنائی از رہ حب

بطرز وشکل تیغ ابن جندب | کہ تھی فرزند جندب پاس تلوار | بعینہ مثل تیغ شاہ ابرار

اگر یہہ بھی بیان کرتا ہی دونی　　کہ منقش تیغ تہی ... سر دار و زری

# باب ما جاء فی درع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن الزبیر بن العوام قال کان علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد درعان فنهض الی الصخرة فلم یستطع فاقعد طلحة تحته فصعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی استوی علی الصخرة قال فسمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اوجب طلحة

زرہ کی وصف میں تہا مختصر باب جدا گانہ　|　اسکو کافی او اسکو باہم باب مغفر سی ملاتا ہی

جو جنتی یار سب نبی ہی　　بشارت اوسکو جنت کی ملی تہی　　مبشر وہ جو ہیں اصحاب حضرت

اونہیں دس میں ہیں یہہ بھی اہل بشارت　　بیان کرتا ہی احوال احد کو　　کہ پہنی آپنے تہی اوس دن زرہ دو

بیان کافی تہا سب کی جا ہی　　کہ وصف غزوہ خیر الوریٰ ہی　　کرون یہہ وصف ختم مرسلان کا

نبی غازی ہی آخر زمان کا　　مسلح ہو کے میدان رزم کو تہی　　زرہ پر دوسری پہنی زرہ بہی

یہ فوقانی تہی یہہ شان تجمل　　کہ تہی از روز تن تا ان تجمل　　عیان چہرہ پہ تہا نور جلالت

جبین تہی مطلع انوار شوکت　　ظہور کا یہہ عالم پر بلا تہا　　کہ جان اشقیا پر زلزلہ تہا

شجاعت دیکہکر محبوب رب کے　　ہزیمت تہی شجاعان عرب کے　　یقین روز ہزیمت عزم والا

کہ ہون بالائی صخرہ جلوہ فرما　　کہ تا اصحاب دیکہیں سوی اعدا　　برودی ہون مظفر اشقیا پر

ولیکن کثرت جالش کری ہی　　تن والا پہ آثار کسل تہی　　زرہ دونی دکہایا اپنا یہہ رنگ

نہ سکتی تہی حضرت بر سر سنگ　　کہ اس ہنگام میں طلحہ نی آکر　　آپ اپنے پشت کو نیچی جہکا کر

بطریق صورت زینہ بنایا　　رسول اللہ کو اوپر چڑہایا　　عجب طلحہ بہی ہر دو جانفشان تہا

حصار دین کا گویا نردبان تہا　　غرض حضرت با استقلال کامل　　ہوی بالای سنگ صخرہ داخل

کہا راوی نی پس میں سن رہا تہا　　کہ یون ارشاد حضرت نے کیا تہا　　یہہ فرمایا کیا طلحہ نی واجب

کہا شارح نی بیان ہیں دو مطالب　　کیا جنت کو واجب اپنی اوپر　　شفاعت کو کیا یا روز محشر

نہیں معلوم یہہ کافی کدہر ہی　　کہ بحر مرحمت یہاں جوش پر ہی　　سخاوت دیکہنا خیر الوری کی

کہ جنت آج طلحہ کو عطا ہے | بکڑلی آگی داماں سب نے کو | یہ جو طرا بے ... [illegible]

## غزل

سرت گردم میدان شفاعت | نظر فرما سحر ایان شفاعت
جبیت مطلع خورشید احسان | جمالت ماہ تابان شفاعت | سرافرازی بتاج عز و تمکین
سزاواری بایوان شفاعت | سحاب رحمتی بر فرق عالم | محیط مکرمت کان شفاعت
برامی تشنگان روز محشر | وجودت ابر نیسان شفاعت | گرفتارم باسقام جرائم
علاجم کن بدرمان شفاعت | چہ بیم از آفتاب روز محشر | بظل مہر تابان شفاعت
گدایان درت را باد آری | بروز حشر بر خوان شفاعت
بحال کافی مسکین کرم کن | کہ شاہا نی بسامان شفاعت

۲ ح عن السائب بن یزید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علیہ یوم احد درعان قد ظاھر بینھما

یہہ راوی سائب صاحب خبر | طریق رستے کا راہبر ہی | کہا حال جناب مصطفےٰ کو
کہ تہی روز احد یہنی زرہ دو | بشکل زرہ دو استر بلا کر | کیا تہا اونکو ہم پشت و مثلا ہم

# باب ماجاء فی صفۃ مغفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱ ح عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ وعلیہ مغفر فقیل لہ ھذا ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال اقتلوہ

انس سر خیل اصحاب خبر ہی | بیان کرتا ہے یہہ حال معتبر | کہ حضرت نے جو ان مکہ کی اندر
رکہا تہا خود بر فرق منور | لگا کہنی کوئی وہان صاحب ہنر | کہ ہی ابن خطل کعبہ میں پوشش
و یعنی اب وہان مخفی ہوا ہے | پس پردہ و مرتد ہی ہے رہا | دیا حضرت نے حکم قتل اوسکو
کہ ہیں اوسکو وہیں پر مار ڈالو

۲ ح عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ عام الفتح وعلی راسہ المغفر فقال فلما نزعہ جاءہ رجل فقال ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال اقتلوہ قال ابن شہاب وبلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یومئذ محرما

[illegible vertical marginal note]

انس کی او بہی تقریر کی ہی | حقیقت یہہ بہی روز فتح کی ہی | کہ جسدم آپ منصور و مظفر (فتح یاب)

ہوئی کعبہ میں داخل خود و بر سر | تہا ان جب خود سر سی اوتارا | کہ اتنی میں کوئی تہیہ پکارا

کہ اب ابن خطل حال پریشاں | ہوا ہی آنکہ کعبہ میں نہاں | وہ مرتد آج یہاں آکر چہپا ہی

بزیر پردہ پنہاں ہوگیا ہے | ہوا اونکی لئی یہہ حکم والا | کہ ہووی قتل وہ مرتد اوسی جا

روایت اور ایک راوی نی کہی ہے | کہ یہاں یہہ بات بہی ثابت ہی سنی | کہ جب کعبہ میں آئی تہی بروز

نہ تہی احرام باندہی آپ اوس دن

## باب ما جاء فی عمامة رسول الله صلی الله علیه وسلم

عن جابر قال دخل النبی صلی الله علیه وسلم مکة یوم الفتح وعلیه عمامة سوداء

بحال وصف دستار جناب سرور عالم | دل مشتاق کیا کیا حسرتوں سی پیچ کہاتا ہی

یہاں جابر شیریں ادا ہی | مجہکو یہہ جان فزا ہی | کہ روز فتح ہنگام دل افروز

ہوئی کعبہ میں داخل آپ فیروز | بفرق پاک تہا رنگیں عمامہ | سیہ رنگت کا ایک مشکیں عمامہ

عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیه قال رأیت علی النبی صلی الله علیه وسلم عمامة سوداء

کہا ہی جعفر ابن عمرو نی | کہ مجہہ سی یہہ کہا میری پدر نی | کہ میں نی سرور عالم کو دیکہا

عمامہ انکی سر پر بندہا اچہا | عمامہ تہا جو بر فرق مکرم | سیہ رنگی کا رکہتا تہا وہ عالم

عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم خطب الناس وعلیه عمامة سوداء

روایت اور جعفر نی یہہ کی ہی | زبانی یہاں بہی اوسکی باپ کی ہی | وہ کہتا ہی بہ تحقیق روایت

کہ تہی مشغول خطبہ جبکہ حضرت | میان خلق یعنی خطبہ خواں تہی | زبان وعظ سی گوہر فشاں تہی

عمامہ تہا سر عالی پہ او سدم | سیہ رنگی کا رکہتا تہا وہ عالم

عن ابن عمر قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا اعتم سدل عمامته بین کتفیه قال نافع وکان ابن عمر یفعل ذلک قال عبید الله ورأیت القاسم بن محمد وسالما یفعلان ذلک

ہوئی مروی خبر ابن عمر سے کہ تہا یہہ عادت خیر البشر سے کہ جس دم باندہتی حضرت عمامہ
رکہا کرتی میان دوش شملہ کہا نافع نی بہی ابن عمر سے ہمیشہ باندہتی دستار ایسی
بسند اشبہ بہی ہی ذکر کرتا کہ سینی سالم و قاسم کو دیکہا وہ دونو شخص یعنی اسطرح تہی
عمامہ سر پہ اپنی باندہتی تہی

٥ ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَیْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ

ہوا ثابت بقول ابن عباس کہ تہی مشغول خطبہ افضل الناس بفرق پاک سرور دو عالم
سیہ رنگت کی تہی دستار و سکم

## بَابُ مَا جَاءَ فِی صِفَةِ اِزَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

١ ح عَنْ اَبِی بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَیْنَا عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا کِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِیْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی هٰذَیْنِ

ازار و لنگی و تہبند نام ثوب واحد ہی | کہ جسکی حد و کیفیت میں یہہ باب آتا ہی

ابی بردہ سے ہی منقول احوال بیان کرتا ہی وہ یون صورت حال نہایت یہہ روایت جانگزا ہی
بیان عشرت خیر الورا سے کہی راوی نی یہان اسطرحکی بات ہوئی تہی یعنی یہہ اقتدا و وفات
نکالی عایشہ نی پارچہ دو ہمارے سامنی لی آئین انکو غرض اون دو مین تہی ایک چادر
لگی تہی اوسمین ہی پیوند اکثر یہہ صورت کثرت پیوند کی تہی نمد کی شکل وہ چادر ہوئی تہی
سنو اب کیفیت ثوب دگر کے ازار خاتم پیغمبران سے تہی حقیقت یون ہوئی ہی اوسکی
کہ تہی موٹی باندازِ ستبر سے کہا پہر صاف ام مومنان نی رسول اللہ کی آرام جان نی
یہہ دونو پارچہ یعنی جو دیکہی غرض اوصاف ہی دونو کی کر انہیں میں آپ نی فرمائی رحلت
تہی ملبوس تنہا شکام فرقت بوقت انتقال دار فانی بیان کیا کیجی غم کی کہانی

اسی پوشاک کو پہنی ہوئی تہی | | تہی دونو بدن آپ کی تہی

عن الاشعث بن سليم قال سمعت عمتي تحدث عن عمها قال بينا انا امشي بالمدينة اذا انسان خلفي يقول ارفع ازارك فانه اتقى وابقى فاذا هو رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله انما هي بردة ملحاء قال اما لك في اسوة فنظرت فاذا ازاره الى نصف ساقيه

بیان کرتا ہے اشعث یوں حقیقت [illegible] یہ روایت یہ وہی میری بیان کرتی ہے ایسا

[illegible] وہاں تھا چلا جاتا تھا بحال خود وہاں تھا

کہ اس حالت میں کوئی شخص ناگاہ جو پیچھے سے بولا بر سر راہ ازار اپنی کو پیچھے سے اٹھا لے

کہ بس ہے دیکھ یہ اتقا سے بہت ہو یہی اسکے یہ نزدیک تر ہے غرض پائندہ تر ہے سر بسر یہ

وہیں ناگاہ اسکا کپڑا دالا جناب سید عالم کو پایا کہ تھے پیچھے سے وہ تشریف لائے

یہ باتیں آپ تھے مجھکو سناتے کیا پھر عرض میں نے شاہ دیں سے جناب رحمت للعالمین سے

کہ ہے یہ چادر بازیب و زینت نہایت با تکلف بیش قیمت نہیں ہے یہ کسی انداز کی شان

نہیں اٹھانی ہے ناز کی شان کیا ارشاد یہ حضرت نے مجھکو نہیں کرتا ہمارا اقتدا تو

غرض سنکر یہ میں نے بات وہ ازار پاک کی جانب نظر کی معاً مجھکو ہوی یہ بات محسوس

کہ نصفی ساق تک کملی تھی ملبوس یہی ارشاد مجھکو ایک بار ہے ازار اسطرح پر کسنا بجا ہے

عن اياس بن سلمة بن الاكوع عن ابيه قال كان عثمان بن عفان يأتزر الى انصاف ساقيه وقال هكذا كانت ازرة صاحبي يعني النبي صلى الله عليه وسلم

روایت ہے ایاس باخبر سے کہ ہے وہ زمرہ اہل سیر سے ہوا ہے باپ سے اوسکے یہ مسموع

کہ تھا یوں حضرت عثمان کا معمول ازار اسطرح کی ہوتی تھی اونکی کہ نصفی ساق سے آگے نہ بڑھتی

ہوا تھا اونکو یہ انداز مانوس کہ نصفی ساق کہتی غیر ملبوس کہا کرتی تھی وہ اس بات کو بھی

ازار ایسی ہی صاحب کی تھی غرض یہ سنت خیر الوریٰ ہے ازار اس سے زیادہ ناروا ہے

عن حذيفة بن اليمان قال اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بعضلة ساقي او ساقه فقال هذا موضع الازار فان ابيت فاسفل فان ابيت فلا حق للازار في الكعبين

حذیفہ صاحب سر نبی ہی | روایت اوس سے یہہ مروی ہوئی ہی | کہا ہوس مقتدای دین نی ایسا
کہ میری ساق کو حضرت نے پکڑا | دیا ساق مبارک پر رکہا ہات | کہی راوی نی یہاں تک ٹیک کی بات
بہر صورت یہہ ہی مقصود رودا | کہ فرمایا حذیفہ کو یہہ ارشاد | ازار اس جا سی مت لٹکا زیادہ
یہی حد معین ہے حذیفہ | غرض مقدار نصفی ساق تک ہے | نہین اس بات مین ہار شک ہے
اگر انکار تو کرتا ہی اس سے | تو ہان کچہ ایک نیچی یہان سی کرلی | نہین راضی اگر اس بات پر ہی
تو شاید چاہتا ہی تو درازی | نہین لگتی یہہ ثابت حق کعبین | رہی یہہ ساق اور کعبین کے بین

## باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱ عن ابی ھریرۃ قال مارایت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجھہ ومارایت احدا اسرع فی مشیتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانما الارض تطوی لہ انا لنجھد انفسنا وانہ لغیر مکترث

ندیکہا آہ ان آنکہون سی رفتار مبارک کو | یہی رہ رہ کی ہمکو حسرت وافسوس آتا ہی

رقم جو ماجرا ہوتا یہان ہی | زبان بوہریرہ کا بیان ہی | کہ یون اوسکی زبان گوہر فشاں ہی
کہ مین نی کوئی شی ایسی نہ دیکہی | کہ وہ احسن رسول اللہ سی ہو | بہلا حاصل ہوا یہہ حسن کسکو
وجاہت حیدر اوس نبی کی | کہ تہا او سمین کان الشمس تجری | خرام پاک کا عالم کہون کیا
نہ ایسا کوئی خوش رفتار دیکہا | یہہ سرعت انکی رفتار مین تہی | زمین اونکی لئی گویا لپٹتی
کیا کرتی تہی ہم کوشش نہایت | کہ تا رستہ چلین ہمراہ حضرت | مگر وہ راہ جاتی بی تکلف
قدم کو تہی اوٹہاتی بی تکلف

۲ عن علی بن ابی طالب کان علی اذا وصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان اذا مشی تقلع

روایت ہی جناب بوالحسن سے | علی شیر خدا خیبر شکن سی | کہ حیدر جسکہڑی کرتی بیان تہے
وہ یون وصف نبی مین درفشان تہے | کہ کرتی آپ تہی رفتار جسدم | یہہ ہنگام خرامش تہا یہہ عالم
قدم برکندہ تہی رفتار اوسکے | | بلندی سی اوترتی گویا نیچی

٢ عن علي رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا مشى تكفأ تكفؤا كأنما ينحط من صبب

روایت اوس کی شیر خدا نے    سزاوار خطاب اہل اتی نے    کہ تہا یہہ حال محبوب خدا کا
مگر جبکہ قدم آپ جاتی راہ رستا    قدم اسطرح آگی کو اوٹہاتی    نشیب و پست کو گویا تہی جاتی

## باب ما جاء في تقنع رسول الله صلى الله عليه وسلم

١ عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر القناع كأن ثوبه ثوب زيات

تقنع مین ہوا وارد جو یہہ باب جدا گانہ    یہاں ایک ہی روایت راوی اخبار لاتا ہے

بیان حاصل قول انس ہے    کیا یون اوسنی راہ گفتگو کی    کہ تہی یعنی یہہ خوی سرور دین
کیا کرتی تہی موی سر متن مین    پس تہ مین ہوا ایک ثوب لیکی    وہ اپنی موی سر کو یوں چہپی تہی
کیا کرتی تہی اکثر آپ یہہ کام    تقنع ہی مگر اس کام کا نام    وہ اونکی کیا کہون طرز نفاست
کہ یعنی جب کہ ڈالی روغن کی کثرت    برای جذب روغن ایک کپڑا    معین آپ نی جو کر رکہا تہا
پہر اوس پاک پہ کہہ لیتی تہی اکثر    وہ ہوتا چرب روغن سی مکرر    یہہ اوس کپڑی کا آخر ماجرا تہا
بشکل ثوب زیاتان ہوا تہا    عزیزو یہہ مکان بہی رشک کا ہے    کف افسوس ملنی کی یہہ جا ہے
ملا کیا مرتبہ اوس پارچہ کو (یعنی پارچہ روغن فروشان)    کہ رہتا بیشتر ہمدوش گیسو

## باب ما جاء في جلسة رسول الله صلى الله عليه وسلم

١ عن قيلة بنت مخرمة انها رأت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد وهو قاعد القرفصاء قالت فلما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم المتخشع في الجلسة أرعدت من الفرق

یہہ فیض وصف اجلاس شہ لولاک ہی کا ہے    کہ تیری نظم کو اور رنگ شہرت پر بٹہاتا ہے

بیان جلسہ شاہ رسل ہی    یہان قاصر زبان جزو کل ہی    سزاوار جلوس تخت جنت
تنعم صدر ایوان رسالت    کیا کرتی تہی جس صورت سی جلسہ    بیان اوسکا نہین ہوتا ہی نقشہ

فقط جلسے ہی پر موقوف کیا ہے　کہ اونکی ہی بدل ہر اک ادا ہے　عیان ہوتی نہین کیفیتِ حال

تڑپتا ہی بہت ہجر انکا پامال　اگر شکلِ مبارک دیکھ پاوی　کوئی انداز تو لکھنی مین آوی

الٰہی ہو دعا میری اجابت　رسول اللہ کی پاؤن زیارت　مجھی غمسی چھڑادی یا الٰہی

رخِ احمد دکھا دی یا الٰہی　بس اب کافی تہ آگی کو بڑہا جا　یہہ بہتر ہی کہ تو مطلب پر آجا

کچھ ایک موقوف کر اظہارِ رقت　کہ ہی منظور تحریر روایت　بیان کر حالِ نشستِ مکرمہ کا

کہ اوسنی سرورِ عالم کو دیکھا　کہ تھی رونق فزا مسجد کی اندر　جنابِ شافع و سردارِ محشر

بطور قرفصا حضرت نبی تھی　بزانوی مبارک متکی تھے　باجلاس نیاز و خاکساری

مراقب تھی سوی درگاہ باری　جو دیکھا منکسر اونکو سراسر　پڑا اک زلزلہ میری بدن پر

کہ سلطانِ رسل اسوقت بیٹھی　باندازِ خشوع و مسکنت تھی　روایت تو ہوئی اتمام اسجا

رہا اجمال لیکن قرفصا کا　سنو اب قرفصا کی شرح و تفسیر　کتابون مین ہی جسطرح تحریر

کہ اس جلسہ کا ہی انداز ایسا　نشستن گاہ پر ہو شخص بیٹھا　شکم سی اپنی گھٹنون کو لگاوی

بگرد ساق وہ ہاتھون کو لاوی　وہ دونو ہاتھ اوسکی بالضرورت　بگرد ساق ہون حلقہ کی صورت

غرض اسطرح کا جو بیٹھنا ہے　عرب مین نام اوسکا قرفصا ہے

۲ عن عباد بن تمیم عن عمہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستلقیا فی المسجد واضعا احدی رجلیہ علی الا

یہان ہی راوی روادِ عباد　کہ ہی اپنی چچا سی اوسکو سنا　کہا اوسنی کہ میری عم نی دیکھا

جنابِ سرورِ عالم کو لیٹا　کہ لیٹی آپ تھی مسجد کے اندر　رکھا تھا پشتِ عالی کو زمین پر

یہہ تھا انداز پای باصفا کا　اوٹھا کر دوسری پر رکھ لیا تھا　غرض اوسدم سزاوارِ رسالت

وہان لیٹی تھی مستلقی کی صورت

۳ عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس فی المسجد احتبی بیدیہ صلوات اللہ علیہ

روایت بوسعید باصفا کی　مبین ہی نشست احتبا کی　کہا اوسنی کہ دو عالم کی سرور

تھی جسدم بیٹھتی مسجد کی اندر　نشست اونکی بطور قرفصا تھی　ہوئی مذکور یعنی تفصیل اوسکی

تھین پہ یہ یعنی بندھ بدن پر بلتے شکم کو دونو ہاتھوں سی ملاتی کبھو کر لیتی دونو ساق با لو
بکر لیتی برد دست و بارد و بنا یا ہونوں کا حلقہ سمجہا بکر وساق کہتی وست الا
تردل رحمت حق او نبی کی برمرد با اصحاب کرام و آل اطہر

# باب ما جاء فی تکأۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱ عن جابر بن سمرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی وسادۃ علی یسارہ

جناب تکیہ گاہ بیکسان کا بالش و تکیہ ۔ ہمیں جب یاد آتا ہی تو دل لوٹا سے جاتی

بیان کرتا ہی جابر یہ عبارت کہ پائی آپکے مین نی زیارت جو دیکھا آپ بہی اس طرح بیٹھی
سر بالش او سدم تکی ستہے مگر بالش کا یہہ انداز دیکھا کہ سمت چپ و تکیہ لگ رہا تہا

۲ عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم باکبر الکبائر قالوا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ و عقوق الوالدین قال وجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان متکئا قال وشہادۃ الزور او قول الزور قال فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولہا حتی قلنا لیتہ سکت

ابی بکرہ کا بیٹا عبد رحمان بیان کرتا ہی یہہ حال نمایان کہ یعنی یہہ کہا میری پدر سے
کہ فرمایا شہ جن و بشر نی کہ ای لوگو ذرا سوچو تو کیو نکر نہ بتلاؤں کبائر تمکو اکبر
کیا معروض صحابہ نے نی کہ ہمیں یا رسول اللہ سے کہیے کیا یوں آپنے لوگوں کو ارشاد
کہ لوگو تم رکھو اس بات کو یاد کبھی زنہار تم ہرگز نکیجو شریک خالق اکبر کسیکو
کبیرہ نام ایسی جرم کا ہی شریک حق اپہلا کب دوسرا ہی ستانا اور یہہ ماد ر پدر کا
کبیرہ ہی کبیرہ ہی کبیرا کہا راوی نی بیان یہہ ماجرا در کہ بیٹھی آپ تہے او سدم بانکو
کہ تہی تکیہ لگائی ذات اکرم جناب سرور سرور دو عالم ہوا ارشاد پہر خیر الورا کا
کہ ہی جہوٹی گواہی بہی کبیرا کہا تہا یا کلام زور سب جا ہوا ہی شک یہان راوی کو پیدا

کہا راوی نے بہر وقت ہر بار ۔ کیا کرتے انہیں باتوں کو تکرار ۔ یہاں تک آپ اسکا ذکر کرتے
کہ ہم یہ اپنے دلمیں فکر کرتے ۔ کہ ان باتوسے ہوتے کاش خاموش ۔ جناب مرشد ہر صاحب ہوش

ح ۳ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَلَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا

ہوا ہے بوجحیفہ سے یہہ مروی ۔ بیان کرتا تہا ایسا وہ صحابی ۔ کہ فرمایا شہ کون و مکان نے
جناب رہنمای گمرہان نے ۔ کہ ہم کہاتے نہیں تکیہ لگا کر ۔ یہی دستور ہے اپنا مقرر

ح ۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا عَلٰی وِسَادَۃٍ
قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی لَمْ یَذْکُرْ وَکِیْعٌ عَلٰی یَسَارِہٖ وَھٰکَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْرَائِیْلَ
رِوَایَةَ وَکِیْعٍ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰی فِیْہِ عَلٰی یَسَارِہٖ اِلَّا مَا رَوٰی اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِسْرَائِیْلَ

ہوا منقول بیان جابر سے ایسا ۔ کہ میں نے سرور عالم کو دیکہا ۔ نظر یعنی مجہے یوں آپ آئے
سر بالش پہ ہیں تکیہ لگائے ۔ مگر یہاں ترمذی نے گفتگو کی ۔ تصریح حقیقت جستجو کے
وکیع راوی اخبار کی بات ۔ بیان کرتا ہے اس تقریر کے ساتہہ ۔ کہ وہ راوی نہیں یہہ ذکر لایا
کہ تہا بائیں طرف تکیہ لگایا ۔ بیان اوروں کا ہے یہاں معتمد ہے ۔ کہ اسرائیل سے اونکو سند ہے
وکیع باخبر سے ہیں موافق ۔ روایت اونکی ہے سبکی مطابق ۔ بیان کرتی ہیں یہ سب عبارت
کہ ہمکو یہہ نہیں ثابت روایت ۔ کسی راوی نے یعنی یہہ کہا ہو ۔ کہ تہا تکیہ لگا بائیں طرف کو
ولیکن ایک یہہ اسحق راوی ۔ روایت کرگیا ہے اسطرح کی ۔ کہ جسمیں ذکر ہے بائیں طرف کا
ہے اسرائیل سے اسناد کرتا

# بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اِتِّکَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ح ۱ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ شَاکِیًا
فَخَرَجَ یَتَوَکَّاُ عَلٰی اُسَامَةَ وَعَلَیْہِ ثَوْبٌ قِطْرِیٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِہٖ فَصَلّٰی بِھِمْ

| | |
|---|---|
| ہوئے مذکور یہاں تک تکیہ بالش کی کیفیت | سنو تکیہ لگانے کا اب آگے ذکر آتا ہے |
| روایت یوں ہوئی مروی انس سے | کہ محمد سید ختم انبیا سے ۔ کہ اس حالتیں آئے مسجد باہر |

اسامہ کی تہین تکیہ بنا کر | اسامہ وہ جو بیٹا زید کا تھا | رسول اللہ کا تکیہ ہوا تھا
کہوں کیا جامۂ قطری کا عالم | بیالائی مبارک تھا جو اوس دم | پڑہی پہر وان نماز اوس دم نبی نے
ہوی باہم وہ سب اصحاب اونکے

۲ عَنِ الفَضلِ بنِ عَبّاسٍ قَالَ دَخَلتُ عَلىٰ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِہِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِیہِ وَعَلیٰ رَأسِہِ عِصَابَۃٌ صَفرَاءُ فَسَلَّمتُ فَقَالَ یَا فَضلُ قُلتُ لَبَّیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ شُدَّ بِہٰذِہِ العِصَابَۃِ رَأسِي قَالَ فَفَعَلتُ ثُمَّ قَعَدَ فَوَضَعَ کَفَّہُ عَلیٰ مَنکِبِي ثُمَّ قَامَ وَدَخَلَ فِي المَسجِدِ وَفِي الحَدِیثِ قِصَّۃٌ طَوِیلَۃٌ

بیان کرتی ہین فضل ابن عباس | کہ مین آیا رسول اللہ کی پاس | یہہ اوس ہنگام کا کرتا ہون مذکور
ہوی تہی آپ جن روزون بیمار | یہہ ہی مذکور اوس رنج و مرض کا | کہ جسمین آپ نی دنیا کو چہوڑا
عصابہ زرد تہا حضرت کی سر پر | سلام اونکو کیا وان مین آکر | مجہی یا فضل کہکر جو پکارا
کہا لبیک مین آشکارا | کہڑا ہون مستعد یعنی بخدمت | مجہی ہوتا ہی کیا ارشاد حضرت
کہا تو اس عصابہ سی مرا سر | ذرا اب باندہ دی مضبوط کسکر | غرض مینی عصابہ سی اوسدم
سر والا کو باندہا خوب محکم | پہر اسکی بعد بیٹہی آپ اوسجا | رکہا کندہی پہ میری دست والا
وہان سی پہر قدم آگی بڑہائے | وہ مسجد کے طرف تشریف لائے | خبر مین تہا طویل القیل والقول
لکہا ہی ترمذی نی یہان باجمال

# بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَۃِ أَکلِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ

۱ عَنِ ابنِ کَعبِ بنِ مَالِکٍ عَن أَبِیہِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَلعَقُ أَصَابِعَہُ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو عِیسیٰ وَرَوىٰ غَیرُ مُحَمَّدِ بنِ بَشَّارٍ ہٰذَا الحَدِیثَ قَالَ کَانَ یَلعَقُ أَصَابِعَہُ الثَّلَاثَ

بیان اکل و وصف ان و ذکر اکل خورش کا | | جناب سرور کونین کا تم کو سناتا ہے

کہا کعب ابن مالک کی پسر نے | کہ مجہہ سی یہہ کہا میری پدر نے | کہ تہی تحقیق یہہ حضرت کی عادت

کہ انگشتان عالی کو سر کرت | پس از خوردن وہاں ہیں آپ بھی | زبان باصفا سی چاٹتی تھے
ابو عیسی بیان کرتا ہی تکرار | کہیں پس اسکا راوی ابن بشار | سوا اسکی جو راوی دوسری تھا
روایت اسطرح سی کر گئی ہین | کہ سبابہ انگشت اور وسطی | رہا معمول انکی چاٹنے کا

ح ۲ عن انس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل طعاما لعق اصابعہ الثلث

انس بھی اب بتشریح روایت | بیان یہہ آپکی کرتا ہی عادت | کہ جسدم آپ تھی کہانیکو کہاتے
تو اپنی انگلیوں کو چاٹتی تھے | جناب سرور عالم کی ستہے خو | کہ تہی وہ چاٹتے تین انگلیوں کو

ح ۳ عن ابن الکعب بن مالک عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل باصابعہ الثلث ویلعقہن

یہہ بیٹا کعب کا راوی اخبار | زبان کعب سی کرتا ہی اظہار | کہ کرتی جب تناول آپ کہانا
تو رکہتی دخل بس تین انگلیوں کا | تناول سی جو ہو جاتی فراغت | تو انکو چاٹ بھی لیتی تہی حضرت

ح ۴ عن مصعب بن سلیم قال سمعت انس بن مالک یقول اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتمر فرایتہ یاکل وہو مقع من الجوع

رکہی ہی منصب اخبار مصعب | بیان کرتا ہی یوں اظہار مطلب | کہ میں نی اپنی کانوں سی سنا تھے
انس بھی نی جو کہا ہی | کہ شاہ افتخار انبیا کی | چہوہارے سامنی لائی گئی تھے
نظر میں نی جو کی دیکھی یہہ حالت | بعین اشتہا کہاتی تہی حضرت | او ٹہاوی پانو کو بیٹہی ہوئی تھے
عیان آثار اون پہ بہوک کی تھے

# باب ما جاء فی صفۃ خبز رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ح ۱ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت ما شبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز الشعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابو عیسی بیان کرتا ہی تحریر | زبان اسود راوی کی تقریر | کہا اوس نی اقتفائے حال نبی
سند دیکر جناب عائشہ سی | کہ وہ محبوبہ ختم رسالت | بیان کرتی تہین یہہ احوال عترت
کہ تہا یہہ حال آل مصطفا کا | نبی کی اہل بیت باصفا کا | نکہاتی نان جو دو دن برابر

دونوں اہل بیت بہر کر سیر ہو کر | رہی یہہ آپ پر عسرت گرانی | کیا جس نے تمک نقل کا ہے

۲ عن سليم بن عامر قال سمعت ابا امامة يقول ما كان يفضل عن اهل بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم

سلیم ابن عامر نے کہا ہے | کہ میں نے بو امامہ سے سنا ہے | بیان کرتا تہا وہ راوی احوال
معیشت کا رسول اللہ کی حال | کہ تہی جو آپکے سب اہل خانہ | یہہ تہی اونکی معاش جا و دانہ
کبھی یعنی نہ اونکی پاس ہوتی | زیادہ اور فاضل جو کی روٹی

۳ عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبيت الليالي المتتابعة طاويا هو واهله لا يجدون عشاء وكان اكثر خبزهم خبز الشعير

ہوا ثابت بقول ابن عباس | کہ تہا اکثر یہہ حال اشرف الناس | بسر کرتی تہی یوں اوقات عالی
کہ گہر ہوتا طعام شب سے خالی | بہت راتوں کو اہل بیت والا | شکم خالی کیا کرتی تہی فردا
طعام شب نہ پاتی تہی وہ اکثر | غذا راتوں کو جو پاتی تہی وہ اکثر | میسر گر اونہیں ہوتا تہا کہانا
تو وہ کہانا بہی ہوتا اسطرح کا | کہ اکثر بیشتر نان جوین سے تہے | بعسرت یوں معاش شاہ دین تہی

۴ عن سهل بن سعد انه قيل له اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم النقي يعني الحوارى فقال سهل ما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم النقي حتى لقي الله عز وجل فقيل له هل كانت لكم مناخل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما كانت لنا مناخل فقيل كيف كنتم تصنعون بالشعير قال كنا ننفخه فيطير منه ما طار ثم نعجنه

زبان سہل ابن سعد کی بات | مناسب ہے کہ سنیے ہر کسی کی سات | رسول اللہ کا وہ یار مقبول
ہوا اس حال سے اکبار مسئول | کہ حضرت نے بہلا میدہ کی روٹی | تناول بہی کبہی فرمائی ہو گی
کہا اوس واقف حال خبیر نے | خبردار رواحادیث واثر نے | کہ حال نان میدہ یعنی یہہ تہا
رسول اللہ نے اوسکو نہ دیکہا | ہوئے اللہ سے جب تک وہ واصل | ہوئی کب اونکو نان میدہ حاصل
دوبارہ جو سہل سے سائل نے پوچہا | کہ ہاں عہد رسول اللہ میں کیا | تمہارے پاس تہی موجود غربال
بیان اسکا بہی کیجے یعنی حال | کیا پہر سہل نے سائل سے اظہار | نہ تہا غربال سے ہمکو سروکار

کہا پھر پوچھنے والے نے اوسکو | کہ کیا کرتے تھی تم باآرد جو | سنا اہل نے یہہ وسکو احوال
کہ اون روزون مین تھا اسطرح کا حال | سبوس و آرد جو کو جدا ہم | کیا کرتے تھی یعنی پہونک کر دم
تب دم سی اوڑ جاتی تھی جو بھوسے | وہی اوڑتی تھی جو اوسمین او ر | تھی اول سطرح بھوسی اوڑاتی
خمیر آرد جو پھر بناتی

۵ عَنْ یُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَكَلَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَلَا فِی سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰی مَا كَانُوْا یَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلٰی هٰذِهِ السُّفَرِ

روایت یونس اسکا رب سی ہے | سند اسکی قتادہ سی اوسی ہے | قتادہ کو انس سی ہی سماعت
کہ اونکی جان پر ہو حقکی رحمت | کہا یہہ کرامالک کی پسرنے | کہ فخر دو جہان خیر البشر نے
کہایا خوان پر کہانا نکا کے | طبقچہ مین نہ آیا اون کی آگے | نہ اونکی سامنے حاضر ہوئی تہی
کبھی نان تنک یعنی چپاتی | کبھی حضرت نے وہ روٹی نکہائی | لب جان بخش تک ہرگز نہ آئی
لکھی ہی اوسی اخبار ایسا | کہ مین نے پھر قتادہ سی یہہ پوچھا | کہ تہی کس چیز پر کہانے کو کہاتی
جناب مصطفےٰ مجھکو بتادے | جواب ایسا دیا اوس خوش سیرنے | قتادہ واقف حال خبر نے
کہ یعنی آپ جب کہانے کو کہاتی | تو دستر خوان کو تہی وہ بچھاتی

۶ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدَعَتْ لِیْ بِطَعَامٍ وَّقَالَتْ مَا اَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَاءُ اَنْ اَبْكِیَ اِلَّا بَكَیْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ اَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِیْ فَارَقَ عَلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْیَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ مَرَّتَیْنِ فِیْ یَوْمٍ وَّاحِدٍ

کہا مسروق نے احوال اپنا | کہ نزد عائشہ وارد ہوا تھا | یہہ ام المومنین کی جی مین آیا
کہ میری واسطی کہانا منگایا | کہی یہہ بات ہی مجھسی اوسنے | کہ رہتا ہی مرا یعنی یہہ عالم
کبھی کہانی نہین ہون سیر ہو کر | کہ مین یہہ چاہتی ہون ہو کر مضطر | کہ دل کو کھول کر انجھو بہا لون
یہہ آب دیدہ اپنی منہہ کو دہو لون | وہین پھر صورت ابر بہاری | مژہ پر اشک ہو جاتی ہین جاری
کہا مینے عرض سنکر یہہ احوال | کہ ہی کسواسطی یہہ آپکا حال | کیا یہہ عائشہ نے مجھکو ارشاد

کہین کرتی ہین ان احوال کو بیان | گئی جس حال پر دنیا سی حضرت | بیان کرتی ہون یعنی حقیقت

قسم ہی مجکو ذات کبریا کے | کہ تہی حالت یہہ محبوب خدا کے | کہ نان گندم سی تہنا زنہا

کہایا سیر ہو کر دونین دوبار | نہ پایا آپ نی ایسا زمانا | کہ کہایا ہی اکدن دو بار کہانا

٧ ح عن عائشة رضي الله عنها قالت ما شبع رسول الله صلى الله عليه وسلم من خبز شعير يومين متتابعين حتى قبض

ہوا یون اور مروی عایشہ سے | جناب نور چشم بوالورا سے | کہ نان جو سی بہی دو دن برابر

کہایا شاہ دین نی پیٹ بہر کر | گئی جس روز تک دنیا سی حضرت | رہی لاحق یہی کہہ اون عسرت

٨ ح عن انس قال ما اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم على خوان ولا اكل خبزا مرققا حتى مات صلوات الله عليه

کہا ہی یہہ انس راوی ولی نی | نہ کہایا خوان پر کہانا نبی نی | بیان کرتا ہی یہہ احوال ونکا

کبہی نان تنگ کو بہی نہ کہایا | ہوئی جب تک وفات آپکی | یہی دستور حضرت کا رہا بس

سلام حق تعالی اور رحمت | باب ما جاء في صفة ادام رسول الله صلى الله عليه وسلم | جناب مصطفی پر تا قیامت

١ ح عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم الادام الخل

جناب عائشہ وہ بنت صدیق | بیان کرتی ہین یہہ احوال تحقیق | کہ حضرت نی کیا ارشاد ایسا

کہ بہتر نانخورش ہی کیا ہی سرکا

٢ ح عن سماك بن حرب قال سمعت النعمان بن بشير يقول الستم في طعام وشراب ما شئتم لقد رأيت نبيكم صلى الله عليه وسلم وما يجد من الدقل ما يملأ بطنه

سماک حرب نی ایسا کہا ہی | کہ نعمان کی زبان میں سنا ہی | بیان کرتا تہا یون خود وہ حال

مخاطب ہو کی لوگون سی یہہ احوال | کہ لوگو کس طرح کا ماجرا ہی | تمہین جس درجہ حرص شرب و کہانا ہی

کہ جو کچہ چاہتا ہی دل تمہارا | ادسی کہانیکو کرتی ہو گوارا | شکم کہانی کی غرض سی ان پہ بہتا

نبی کو یون تمہاری میں نی دیکہا | کہ ناقص اور ناکارہ سی خرمی | رسول اللہ اصلا تہی نیال

کہ وہ حسرت جناب پاک کہا کر | | شکم کو اپنی کرتی سیر یکسر

ح عن زهدم الجرمی قال کنا عند ابی موسی فاتی بلحم دجاج فتنحی رجل من القوم فقال مالک قال انی رایتها تاکل شیئا فحلفت ان لا اکلها قال ادن فانی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل لحم دجاج

روایت زہدم جرمی نی کی | حقیقت اوسکی یہہ دیکھی ہی | بیان کرتا ہی وہ یہہ صورت حال
کرتھی وہ جو ابو موسی خوش افعال | ہم اونکی پاس تہی مجلس مین حاضر | کہ وہان ایسا ہوا احوال ظاہر
کہ پس ناگاہ لحم مرغ خانہ | ہوا حاضر پیش آن یگانہ | غرض یہہ ہی کہ کوئی شخص آیا
وہ مرغ خانگی کا گوشت لایا | پہر اوس مجمع کے لوگونسی کوئی | کنارہ ہو گیا مجلس سی یکبار
ابو موسی نی فرمایا یہہ اوسکو | کہ تو کیون ہو گیا اب ہمسی یکسو | کہا اوسنی کہ مینی مرغ دیکہا
کہ وہ اشیای بد بو کہا رہا تہا | تو پس مینی قسم کہائی بانکار | کہ لحم مرغ کہاؤنگا نہ زنہار
کہا اوس سی ابو موسی نی ایسا | کہ آ نزدیک کو کہتا ہی تو کیا | کہ مینی اس طرح دیکہا نبی کو
کہ کہاتا لحم مرغ خانگی کو

ح عن سفینۃ عن ابیہ عن جدہ قال اکلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحم حباری

سفینہ نام ہی ایک مرد راوی | روایت وہ سنی اپنی باپ سی | سفینہ کی پدر نی بہی روایت
پدر سی اپنی کی تا جد غایت | غرض جد سفینہ نی کہا ہے | کہ یہہ ہی ماجرا ایکبار کا
کہ مینی آپ کی ہمراہ کہایا | حبارے جو جانور کی لحم کو تہا

ح عن زہدم الجرمی قال کنا عند ابی موسی قال فقدم طعامہ وقدم فی طعامہ لحم دجاج وفی القوم رجل من بنی تیم اللہ احمر کانہ مولی قال فلم یدن فقال لہ ابو موسی ادن فانی قد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل منہ قال انی رایتہ یاکل شیئا فقذرتہ فحلفت ان لا اطعمہ ابدا

بیان کرتی ہی زہدم کی روایت | کہ اوس راوی نی کی اچہی روایت | بکا ہم تہی ابا دی کی مقصود
کہ ہم نزدیک بو موسی تہی موجود | کہ وہان لایا گیا کہانا قوم کی | کہ کہانا تہی ابو موسی کی لائے

ہوا معلوم یعنی جب کہ دیکھا کہ اوس میں لحم مرغ خانگی تھا وہاں اشخاص تھی موجود اکثر
اونہیں اشخاصوں میں تھا اک مرد کہ تیم اسد کی وہ قوم سی تھا برنگ سرخ تھا وہ مرد زیبا
کہ اپنی قوم کا گویا تھا سردار نہ آیا پاس وہ کھانیکی زنہار ابو موسی نے جب یہ حال دیکھا
کہا اوس سی کہ تو نزدیک کو آ بتحقیق بیان کہتا ہوں ایسا کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا
کہ لحم مرغ کہایا مصطفی نے جناب شافع روز جزا نے کہا پھر معترض نے سنکے یہہ حال
کہ میں نے اسطرح دیکھا تھا احوال یہہ مرغ خانگی کچھ کہا رہا تھا پلید اوسکی نشین بس میں نے جانا
و میں کہائی قسم میں نے بانکار کہ کہاؤنگا نہ اسکا گوشت زنہار

٦ ح عَنْ اَبِیْ اَسِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُوا الزَّیْتَ وَادَّھِنُوْا بِہٖ فَاِنَّہٗ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ

کہا ہی بو اسید با خبر نے کہ فرمایا ہی یہہ خیر البشر نے کہ تم سب روغن زیتون کہاؤ
بدنمیں اپنی یہہ روغن لگاؤ کہ بالتحقیق ہی احوال ایسا کہ یہہ روغن ہی برکت کے شجر کا
ہوئیں بیان دو حدیثیں روادر بلفظ و معنی و مضمون واحد کلام مختصر میں نے اوٹھایا
روایات مکرر کو نہ لایا

٧ ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُہُ الدُّبَّاءُ فَاُتِیَ بِطَعَامٍ اَوْ دُعِیَ لَہٗ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُہٗ

انس اہل خبر کا پیشوا ہے کہ خادم آپ کی درگاہ کا ہی بیان کرتا ہی وہ یہہ آپ کے خو
کدو آتا تھا خوش حضرت نبی کو ہوا تھا اتفاق کار ایسا کہ کہانیکو وہاں لایا گیا تھا
دیا اونکی لئی کہانا منگایا ہوا شک لفظ میں اوسی کو پید انس کی گفتگو سی ہی یہہ حاصل
کہ آیا تھا کدو بھی اوسکی شامل ہوا تھا میں ہویوں آمادہ کار رکھوں تھا اوسکو ونکی آگی ہر بار
تھی معلوم مجکو یہہ حقیقت کہ ہی انکی اس خورش سی اونکو الفت

٨ ح عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُ عِنْدَہٗ دُبَّاءً یُقَطَّعُ فَقُلْتُ مَا ھٰذَا قَالَ نُکَثِّرُ بِہٖ طَعَامَنَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَجَابِرٌ ھٰذَا ھُوَ جَابِرُ بْنُ طَارِقٍ وَیُقَالُ ابْنُ اَبِیْ طَارِقٍ وَھُوَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْرِفُ لَہٗ اِلَّا ھٰذَا الْحَدِیْثَ الْوَاحِدَ

کہا جابر نے یہہ احوال ایسا | کہ میں تہا در رسول اللہ آیا | جو شان پرانکی میں نے یہہ دیکہا
حضور پاک میں رکہا کدو تہا | کہ اوسکے آپ قاشیں کر رہے تہے | کہا میں نے جناب مصطفی سے
کہ یہہ کیا چیز ہے یوں آپ بولے | طعام اپنا بڑہاتے ہیں ہم اس سے | غرض یہہ ہے کہ فرمایا پیمبر
کہ اس سے نانخورش ہوتا ہے افزوں | روایت تو ہوئی اتمام یہاں تک | ولیکن اسم جابر میں رہا شک
ابو عیسی بیان کرتا ہے ایسا | کہ یہہ جابر تو ہے طارق کا بیٹا | کسی نے ذکر ایسا ہی کیا ہے
اسی بن ابی طارق کہا ہے | بہر صورت یہہ جابر نام راوی | ہوا ثابت کہ ہے مرد صحابی
ولیکن ہے حقیقت اسطرح کی | حدیث اس سے ہی ہی ایک آئی

ح ۹ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ اَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ قَالَ اَنَسٌ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ

انس کہتا ہے تہا اک مرد درزی | ضیافت اوسنے کی حضرت نبی کی | پکایا اوسنے کہانا اونکی خاطر
ہوا میں آپکے ہمراہ حاضر | غرض حضرت ہوئے جب رونق افزا | طعام اسطرح کا تب پیش آیا
کہ تہی نان جو میں اور شوربا تہا | کدو و لحم خشک اوسمیں ملا تہا | یہہ دیکہی اوسکے ہمرہ میں نے حقیقت
کہ ختم انبیا آثار رحمت | میاں کاسہ سے دست پاک لاتے | کدو کی قاشیں سب ڈہونڈتی تہی
اوسیدن سے کدو سے مجکو محبوب | ہمیشہ اسکو میں ہی کہتا ہوں خوب

ح ۱۰ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

جناب عائشہ کرتی بیان ہیں | بعادات نبی رطب اللسان ہیں | کہ تہا حضرت نبی کا حال ایسا
کہ رکہتے دوست تہی شہد و حلوا

ح ۱۱ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ

جناب ام سلمہ کی روایت | ہوئی وارد بیان ایسی روایت | کہ اوسنے پہلوی بریان پرکو

کہا از دنبی لاکر وہ پہلو  سنو پہر بعد کا حال نمایاں  کیا کچھ نوش جان وہ لحم بریان
اوٹھی پہر افتخار آفرینش  گل زیب بہار آفرینش  ہوی مصروف وہ سوی عبادت
لگی ایسی نماز او سوقت حضرت  نفرمایا وضو لیکن مکرر  کیا تھا اکتفا اول وضو پر

١٢ ح عن عبد الله بن الحارث قال اكلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم شواء في المسجد

یہہ عبد اللہ ہی حارث کا بیٹا  بیان کرتا ہی باطرز دل آرا  کہ تھی اسطرح کی تقریب اوقات
کہ ہم کھاتی تہی کہانا آپکی سات  رسول اللہ تہی مسجد مین بیٹھی  وہان وہ لحم بریان کہا رہی تہی

١٣ ح عن المغيرة بن شعبة قال ضفت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فاتى بجنب مشوي ثم اخذ الشفرة فجعل يحز لي بها منه قال فجاء بلال يؤذنه بالصلاة فالقى الشفرة فقال ما له تربت يداه قال وكان شاربه قد وفى فقال له اقصه لك على سواك او قصه على سواك

مغیرہ ایک شب ہمراہ حضرت  ہوا تھا داخل بزم ضیافت  بیان کرتا ہی وہ اسطرح کا بیان
کہ وہان لایا گیا تہا لحم بریان  جناب پاک پہر کارد اوٹہا کی  لگی وہ گوشت کرنی ٹکری ٹکری
غرض میری لئی وہ لحم بریان  جدا کاردسی کرتی آپ تہی ہان  پہر اتنی مین بلال آکر پکارا
اذان دینی لگا وہ آشکارا  بلا ہی بانگ آیا تہا وہ آزاد  دلایا تھا کہ وقت عشا یاد
وہین حضرت نی پہر کارد کو ڈالا  لگی ارشاد کرنی شاہ والا  کہی اوسکی لئی یعنی یہہ کیا بات
کہ خاک آلودہ اوسکی ہو جیو ہات  یہان شارح نی کی تشریح و تفسیر  کہ تہا یہہ آپکا مقصود تقریر
کہ تونی دی اذان کیا جلد آکر  مناسب تہا توقف کچھہ یہان پر  نہایت وسعت تہا باقی عشا کا
بہت ہنگام تہا یاد خدا کا  ابھی کہانی ہی کو ہم کہا رہی تھی  خورش سی ہم نہین فارغ ہوئی تھی
توقف تہا مناسب تجکو اتنا  کہ کہا لیتی باطمینان کہانا  پہر اسکی بعد کرتی ہم عبادت
باطمینان مستحکم عبادت  کہی اوسی نی یہان یہہ اور بات  کہ گذری یہہ حقیقت تہی اوس دم
کہ موئی لب موذن کی نہایت  طوالت کر گئی تھی حد غایت  کہا یہہ آپ نی از روی ارشاد
تراشوں میں موئی لب پہ سواک [illegible]  دیا مسواک پہر رکہہ موئی لب پہ [illegible]  بلال اب قطع کر دو [illegible]

مہمان جو کلیتہ وید لایا | | ہو اتھا شک مکر رادسی کو دید

ح عن ابی ہریرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الذراع وکانت تعجبہ فنہس منہا

حضور پاک کا یہہ ماجرا ہے کہ مروی بہو ہریرہ سی ہوا ہے کہ کچہہ ایک لحم وہان لایا گیا تہا

غرض بہر سند نبی حاضر کیا تہا اوٹہا اوسمین سی لحم شانہ اوسدم کوئی لایا پیش فخر عالم

وہ یعنی جانتا تہا یہہ حقیقت کہ لحم شانہ سی رکہتی ہین رغبت غرض پہر آپ لحم شانہ لیکے

بدندان مبارک کاٹتی تہے پسند خاطر اقدس جو وہ تہا تو اسطرح وہ لحم شانہ کہایا

ح عن ابن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ الذراع قال وسم فی الذراع وکان یری ان الیہود

ہوا ثابت بقول ابن مسعود یہہ حال احمد ممدوح ومحمود کہ تہا سردار عالم کا یہہ عالم

وہ بہولی لحم سی شانہ کی خرم اونہین مرغوب تہا بکری کا شانہ خورش اوسکی پسند جا ودانہ

ہوا تہا ایکدن اسطرح کا حال کہ تہی وہان جو یہود ان بد افعال اونہون نی زہر حضرت کو دیا تہا

جہودون نی فریب ایسا کیا تہا کہ شانہ ایکدن بکری کا لیکر ملایا زہر تہا اوسمین سراسر

کیا جب لحم زہر آلودہ حاضر ہوا اوسوقت یہہ اعجاز ظاہر کہ بی کام وزبان بولا وشانہ

کیا اوسنی کلام دوستانہ کہ مجہہ مین کرگیا ہی سم سرایت نفرماوین تناول مجکو حضرت

وہین دست مبارک کو اوٹہایا رسول اللہ نی اوسکو نکہایا

ح عن ابی عبید قال طبخت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدرا وکان یعجبہ الذراع فناولتہ الذراع ثم قال ناولنی الذراع فناولتہ ثم قال ناولنی الذراع فقلت یا رسول اللہ وکم للشاۃ من ذراع فقال والذی نفسی بیدہ لو سکت لناولتنی الذراع ما دعوت

کلام بو عبید سطر کہا ہی کہ یہہ بہی ایکدن کا ماجرا ہی کہ مینی واسطی حضرت نبی کی

نبی ہاشمی البطحی کے میان دیگ لحم پکا تہا ہوی سردار عالم رونق افزا

یہہ تہی حضرت کی خوبی جا ودانہ پسند آتا اونہین بکری کا شانہ تو مینی ایک شانہ کو نکالا

رکہا لاکر حضور شاہ والا کیا جب نوشجان حضرت نبی نی تو پہر کرنی لگی ارشاد مجہسے

کہ لاؤ اور شانہ میرے خاطر کیا اوسکو بہی لاکی مین نے حاضر کیا بار سوم ارشاد جبکو

کہ شانہ اور بہی تم دیکے لاؤ کیا اظہار پہر مین نے یہہ اوسی کہ شانے ہوتی ہین بکری کی کتنی

عجائب یعنی یہہ تو ماجرا ہے کہان بکری مین شانہ تیسرا ہی قسم یہہ آپ نے اسطرح کہائی

کہ بس سوگند ذات کبریا کے بقدرت ہے جسکے میری جان تن اگر خاموش تو رہتا یہان پر

نکرتا تو اگر تکرار سے بات تو کہلتی اسمین اسرار کی بات نہ تو دیتی مین کچہہ تکرار لاتا

جہان تک مانگتا مین دیتا جاتا

عن عائشة قالت ما كان الذراع احب اللحم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكنه كان لا يجد اللحم الا غبا وكان يعجل اليها لانها اعجلها نضجا

سنو اب قول حضرت عائشہ کا کہ ام المومنین کہتی ہین ایسا نہ تہا حضرت کو لحم شانہ محبوب

مگر یہہ بات تہی مشہور و مطلوب جو آتا تہا کبہی اونکو میسر تو وہ اوس لحم کو رکہتی تہی خوشتر

بسوی لحم شانہ جو کہ حضرت کیا کرتی شتابی اور سرعت تو اوس جلدی کی تہی وجہ نمایان

کہ وہ ہوتا ہے زود پختہ و بریان

عن عبد الله بن جعفر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اطيب اللحم لحم الظهر

یہان راوی ہو جعفر کا بیٹا کہ مین نے آپ سے ایسا سنا تہا جناب سرور کونین سے ہے

بوصف لحم تہی ارشاد کرتی کہ ساری گوشتون سے گوشت بہتر یہہ لحم پشت ہی پاکیزہ خوشتر

عن ام هانئ قالت دخل علي النبي صلى الله عليه وسلم فقال اعندك شيء فقلت لا الا خبز يابس وخل فقال هاتي ما اقفر بيت من ادم فيه خل

بیان کرتی ہین حضرت ام ہانی کہ مین دختر ہون حضرت کے چچا کی کہ میری یہان رسول اللہ آئی

بعین رحمت تشریف لائی ہوا مجہکو یہہ حکم اشرف الناس کہ کچہہ کہانی کو بہی ہے کچہ تیری پاس

کہا مین نے کہ ہون اسوقت قاصر نہین کچہہ چیز میرے پاس حاضر مگر ہی ایک نان خشک بیجا

بجای نانخورش ہے اور سرکا کیا ارشاد حضرت نے کہ لاؤ وہ روٹی اور سرکہ اب جو موجود

میں محتاج وہ کہانا کہو رستم کا　　کہ ہو وی حسن خلق و جود بسر کا

عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال فضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام

ابی موسی ہوا راوی خبر کا　　حدیث ہادی جن و بشر کا　　کہ فرمایا نبی نے یوں عالم کی سرور

یہہ فضل عائشہ ہی عورتوں پر　　کہ جیسی یہہ ثرید از روی نوقیت　　سبھی کہانوں سی ہی فاضل بتحقیق

عن ابی هریرة انه رای رسول الله صلی الله علیه وسلم توضأ من ثور اقط ثم راه اکل من کتف شاة ثم صلی ولم یتوضأ

بیان بوہریرہ سے ہے بتصدیق　　کہ اوسنی آپ کو دیکہا بتحقیق　　کہ کہا کر آپ نی ٹکڑا اقط کا

وضو ہی جد اوسکی پہر کیا تہا　　پہر اسکی بعد کہتا ہی وہ راوی　　کہ دیکہی ہی حقیقت میں یہہ بہی

لحم شانہ بکری کو کہا کر　　لگی پڑہنی نماز او سوقت سرور　　تناول کرکی لیکن لحم بزکا

وضو ہرگز نہ حضرت نی کیا تہا　　بیان پر اہل تحقیق خبر نی　　لکہا ہی شارحان معتبر نی

وضو سی یہاں مناسب یہہ سخن ہی　　مراد شستن دست و دہن ہے

عن انس بن مالک قال اولم رسول الله صلی الله علیه وسلم علی صفیة بتمر وسویق

انس کہتا ہی جب حضرت نبی نی　　صفیہ سی ہوئی رسم عروسی　　کیا تہا آپ نی ایسا ولیمہ

یہہ تہا خرما و ستو کا ولیمہ　　ولیمہ اوسکو کہتی ہیں عرب میں　　مقام و مسکن و محبوب بیں

کہ جب شوہر دلہن کو بیاہ لاوی　　وہ اپنی کہر میں کچہہ کہانا پکاوی　　کہلاوی اپنی یار و اقربا کو

ولیمہ کی یہہ ہی تفسیر سن لو

عن سلمی ان الحسن بن علی وابن عباس وابن جعفر اتوها فقالوا لها اصنعی لنا طعاما مما کان یعجب رسول الله صلی الله علیه وسلم ویحسن اکله فقالت یا بنی لا تشتهیه الیوم قال بلی اصنعیه لنا قال فقامت فاخذت شیئا من الشعیر فطحنته ثم جعلته فی قدر وصبت علیه شیئا من زیت ودقت الفلفل والتوابل فقربته الیهم فقالت هذا مما کان یعجب النبی صلی الله علیه وسلم ویحسن اکله

سنو احوال سلمی کی زبان کا　کیا اظہار اوس عورت نی ایسا　کہ یعنی وہ حسن فرزند حیدر
پسر عباس کا اور ابن جعفر　یہہ تینو نکلی باہم سات ایسے　جہان سلمی تھی وہان تشریف لائے
کہا اوس سی کہ کہانا نیکو پکا تو　ہماری واسطی اسطرح کا تو　کہ خوش آتا تہا جو حضرت نبی کو
سمجھتی تہی خورش کو اوسکی نیکو　کہا سلمی نی یون اونسی کہ بیٹا　نہ آویگا تمہین اب خوش وہ کہانا
اونہون نی پہر کہا اوس سی مگر آ　ہماری واسطی کیجی ہی مہیا　کہا راوی نی وہ جو لی پہر اوٹہکر
کچھہ اک جو لیکی آئی آسیا پر　پہر اونکو پیس کر آرد بنا کی　رکہا وہ دیگچی کی بیچ لا کی
کچھہ اوسپر روغن زیتون ڈالا　ملا ئی اوسمین فلفل و زیرا　یہہ پہر کہنی لگی اونسی وہ بی بی
کہ اون چیزون سی ہی ترکیب اسکی　کہ جن سی آپ تہی خوشحال ہوتی　خورش کو اوسکی آپ چاہتی تہی

٤٤ عن جابر بن عبد الله قال اتانا النبي صلى الله عليه وسلم في منزلنا فذبحنا له شاة فقال كانهم علموا انا

زبان جابر فرخندہ گفتار　ہوئی ہی اس حقیقت سی نمودار　کہ حضرت سرور کونین اک بار
ہماری گھر میں تشریف لائی　کیا بس ایک بزکو ہمنی مذبوح　برای خاطر محمود و ممدوح
کیا ارشاد تب حضرت نی ایسا　کہ تہا معلوم ان لوگون کو گویا　کہ ہمکو ہی محبت لحم کی سات
ہوا اس ذبح سی یعنی یہہ اثبات　طوالت اس خبر مین بیشتر ہی　لکہا راوی نی اسجا مختصر ہی

٤٥ عن جابر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا معه فدخل على امرأة من الانصار فذبحت له شاة فاكل منها واتته بقناع من رطب فاكل منه ثم توضأ للظهر فصلى ثم انصرف فاتته بعلالة من علالة الشاة فاكل ثم صلى العصر ولم يتوضأ

ہوا منقول جابر کی زبان سے　کہ نکلی آپ تہی اپنی مکان سے　غرض مین بہی تو تہا ہمراہ خادم
کہ یہہ ظاہر ہوا احوال اوسدم　ہوئی داخل زن انصار کی یہان　جناب رہنمائی جن و انسان
زن انصار نی بکری کو لیکر　کیا بس ذبح از بہر پیمبر　جناب مخزن اخلاق نیکو
لگی کرنی تناول لحم بز کو　کیا پہر لا کی اوس عورت نی حاضر　چہوہارون کا طبق ایک از پئی خاطر
رسول اللہ نی خرمی کو کہایا　پہر اسکی بعد وقت ظہر آیا　وضو فرمایا حضرت مصطفی نی

نماز اوسدم پڑہی خیرالورا نے     فراغت اونسی جسوقت پائی     حضور پاک مین وہ زن پہر آئی

بقیہ جو رہا تہا لحم بز کا     اوسکو پیش حضرت لاکی رکہا     تناول کرکی پہر اوس لحم کو بہی

نماز عصر حضرت نی ادا کے     نفرمایا وضو لیکن مکرر     کیا تہا اکتفا اول وضو پر

۳۶ ح عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ عَلِیٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَۃٌ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ وَعَلِیٌّ مَعَہٗ یَاْکُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ مَہْ یَا عَلِیُّ فَاِنَّکَ نَاقِہٌ قَالَتْ فَجَلَسَ عَلِیٌّ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَہُمْ سِلْقًا وَشَعِیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ مِنْ ہٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّ ہٰذَا اَوْفَقُ لَکَ

ہوا ثابت بقول ام منذر     کہ وہ یہہ ماجرا کرتی ہی ظاہر     کہ میری یہان نبی تشریف لائی

علی مرتضی بہی ساتہ آئی     ہماری یہان دوال نخل خرما     کہ تہین اوسوقت موجود و مہیا

چہوارے اونکی کہائی کچہہ نبی نی     بہم رہی کہائی علی نی     کیا ارشاد حضرت نی علی کو

کہ تم اب یا علی انکو نکہاو     کہ یعنی ناتوان ہو تم نہایت     تمہین تحقیق ہی لاحق نقاہت

علی نی بہی جو بیماری اوٹہائی     تو حضرت نی یہہ بات اونکو سنائی     کہا ہی ام منذر نی پہر ایسا

کہ یعنی مینی یہہ احوال دیکہا     علی مرتضی بیٹہی ہوئی تہی     رسول اللہ خرمی کہا رہی تہی

پہر آگی قول ہی منذر کی مان کا     کہ اونکی واسطی مینی بنایا     بنایا یعنی آش سلق وجو کو

تو حضرت نی کہا حیدر سی کہاو     کہ اسکا حال تو اسطرح پر ہے     کہ تمسی یہہ موافق بیشتر ہے

ہوا لفظ دوال اسمین جو تحریر     تو اب اوس لفظ کی کرتا ہون تفسیر     عرب مین ہی دوال اوسکا رکہا نام

کہ خوشہ شاخ خرما پر ہوا تمام     نجامی جس گہڑی ابنوہ یادین     اونہین ہمراہ خرما کاٹ لاوین

چہوہارونکی بہری شاخین سراسر     وہ اپنی گہر مین لٹکاتی ہین لاکر     تو وقتا وسکو اونکی گہر مین جب

تو پک کر اوسکا ہر خوشہ رطب ہو     یہہ جسکا وصف شارح نی کیا ہے     دوال اوسکی تئین کہنا بجا ہے

۳۷ ح عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْنِیْ فَیَقُوْلُ اَعِنْدَکِ غَدَاءٌ فَاَقُوْلُ لَا قَالَتْ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَتْ فَاَتَانَا یَوْمًا فَقُلْتُ

يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّي أَصْبَحْتُ صَائِمًا ثُمَّ أَكَلَ

جناب عائشہ فرخندہ فعال بیان کرتی ہین حضرت کا یہہ احوال
کہ ہی جو آپ میری یہان کبھی تو وہ اسطرح تہی ارشاد کرتے
کہ تیری پاس ہی اسوقت جو طعام روزہ مین کہتی کہ مفقود
یہہ سنکر آپ فرماتی تھے اہا بتون خاص اپنی صائم کا
کہ یعنی گر تمہین موجود کہانا تو مین کرتا ہون روزہ کا ارادا
کہا ہی عائشہ نی اور یہہ بہی کہ صورت اسطرح کی اکدن تہے
کہ آئی میری یہان ختم رسا تو کی معروض مین نبہ حقیقت
کہ ہی ہدیہ ہماری یہان کچہ آیا کیا ارشاد حضرت نی وہ ہی کیا
کہا مین کہ جسکا حیس ہے نام وہ ہدیہ آگیا ہی کہ اس ہنگام
کیا ارشاد تو ہو اس سے آگاہ کہ مین نی صبح کی روزہ کی ہر
کیا تھے ارادہ صوم کا تہا یہہ ہنگام سحر مین جو اوٹہا تہا
بیان اب عائشہ کرتی ہین ایسا کہ حضرت نی پھر اوس کہا نیکو کہایا
بیان کہتی ہین اکثر اہل اخبار کہ صوم نفل مین صائم ہی مختار
بس از نیت گر اوسکی دل مین آوے یہہ کہا تا کہا نی بشادہ کہا دی
کہا لیکن قضا اوسکی نہین ہے کہا بعضون نی کہ یہہ واجب نہین ہے

۲۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ إِدَامُ هٰذِهِ فَأَكَلَ

بیان کرتا ہی عبد اللہ ایسا کہ مین نی سرور عالم کو دیکہا
کہ ٹکڑا نان جو کا انکی لیکر رکہا تہا ایک خرما اوسکی اوپر
پھر اسکی بعد فرمایا ہویدا کہ ہی یہہ نانخورش یعنی اسکا
کیا پھر نوشجان فخر عرب نے جناب مصطفی محبوب رب نے

۲۹ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تُعْجِبُهُ الثُّفْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي مَا بَقِيَ مِنَ الطَّعَامِ

بیان کرتا ہون اب قول انس کو کہ تہی ایسی رسول اللہ کے خو
کہ بچ رہتا تہا جو کہانی کا اثفال جناب پاک ہوتی اوس سے خوشحال
غرض یہہ ہی کہ جو بس ماندہ ریزہ کہ رہ جاتا میان دیگ و کاسہ
خوش آتا تہا وہ ختم المرسلین کو جناب رحمۃ للعالمین کو

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ وُضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح ۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَیْہِ الطَّعَامُ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِیْکَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَی الصَّلٰوۃِ

وضو ہی نام غسل خاص کا لیکن ہوا ثابت | کہین یہہ ہاتھہ دہونی مین بہی استعمال پانی

خبر وارد یہہ عبد اللہ سی ہے کیا یون اوسنی راہ گفتگو سے کہ جسم ابنا سفر غ ہو لی
بر آمد جو ہوئی بیت خلا سے حضور سرور سردار عالم رکہا لوگون نی کہانا لاکی اوسدم
رکہا کہانا کیا معروض ایسا کہ ہم لائی نہین پانی وضو کا کیا تب آپ نی یہہ اونکو ارشاد
کہ یعنی تم رکہو اس باتکو یاد کہ جو حکم خدا سے تئین ہے تو وہ ہرگز سوا اسکے نہین ہے
کہ یعنی جب نماز اوٹہہ کر پڑہون مین وضو اسکے لئی اوسدم کرون مین

ح ۲ عَنْ سَلْمَانَ اَنَّہٗ قَالَ قَرَأْتُ فِی التَّوْرٰیۃِ اَنَّ بَرَکَۃَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَہٗ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَخْبَرْتُہٗ بِمَا قَرَأْتُ فِی التَّوْرٰیۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَرَکَۃُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَہٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَہٗ

بیان اس بات کا سلمان نہا کرتا کہ یون مین نی پڑہا توریت مین تہا کہ دہونا ہاتھہ کا کہانیکو کہا کر
اِسی کہانی کی ہے برکت سراسر غرض توریت کی یہہ حقیقت بیان کی مین نی جاکر پیش حضرت
خبر دی آپ کو اوس حسب کے سات پڑہی تہی مین نی جو توریت مین بات کیا پس آپ نی ارشاد مجہکو
کہ اب اس باب کو بہی جان لیجو کہ قبل و بعد خوردن ہاتھہ دہونا یہی کہانی مین ہی برکت کا ہونا

## بَابُ مَا جَاءَ فِیْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَ مَا یَفْرُغُ مِنْہُ

ح ۱ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقُرِّبَ اِلَیْہِ طَعَامٌ فَلَمْ اَرَ طَعَامًا کَانَ اَعْظَمَ بَرَکَۃً مِنْہُ اَوَّلَ مَا اَکَلْنَا وَلَا اَقَلَّ بَرَکَۃً فِیْ اٰخِرِہٖ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ ھٰذَا قَالَ اِنَّا ذَکَرْنَا اسْمَ اللّٰہِ تَعَالٰی حِیْنَ اَکَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَکَلَ وَلَمْ یُسَمِّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَاَکَلَ مَعَہُ الشَّیْطَانُ

جناب سید کونین قبل و بعد کہانی کے | کیا کرتی تہی جو کچھ ذکر اب لکہی مین آتا ہے

ابی ایوب نے کی یہہ روایت کہ ہم تہے ایکدن نزدیک حضرت کہ پس اوسوقت وہان کہانیکو آیا

کہوئی کہانا نہ کہایا میں نے ایسا کہ ہووے جو طعام اندر وہی برکت زیادہ اوس سے اول مین بغایت

غرض یہہ ہے کہ ہمنے وہ جو کہایا تو اوسمین اسطرحکا وصف پایا پہر اوس کہانے مین ہمنے آخرکار

عدیم البرکتی کی پائی آثار کہا تب آپسے ہمنے یہہ احوال کہ کچھہ کیجئے بیان کیفیت حال

کہ یعنی اس خورش مین خیر و برکت ہوئی محسوس اول مین بکثرت پہر آخر ہوگئی وہ نیست معدوم

ہمین اسکا نہین احوال معلوم کہا حضرت نے ہان یہہ ماجرا تہا کہ ہمنے لیا نام خدا تہا

لیا وقت خورش نام الٰہی اوسیکے واسطے سے خیر آئی پہر ایسا شخص اس کہانے پر آیا

کہ کہانے وقت نام حق بہلایا تو بس شیطان نے کہایا ساتہہ اوسکے ہوئی زائل وہ برکت اوس سے سبہی

۲ ح عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل احدكم فنسي ان يذكر الله تعالى على طعامه فليقل بسم الله اوله وآخره

حدیث عائشہ اسطرح سے آئے کہ فرماتی تہے محبوب الٰہی کہ جب تم مین سے کہاوے کوئی کہانا

اوسے جو اور ایسا سہو پیدا وہ یعنی از رہ نسیان بہولے کہ ہنگام خورش نام خدا لے

غرض اوسکی تئین لازم ہے یہہ بات فراموشی سے ہو فارغ جس اوقات کہے وہ یعنی کرکے غور آخر

کہ بسم اللہ اول اور آخر

۳ ح عن عمر بن ابی سلمة انه دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده طعام فقال ادن يا بني فسم الله تعالى وكل بيمينك وكل مما يليك

عمر ہین یہہ ابی سلمہ کا بیٹا بیان کرتا ہے وہ یہہ حال اپنا کہ آیا پاس حضرت مصطفیٰ کے

طعام اوس دم کہاتا تہا اونکے آگے کہا از راہ شفقت یا بنیّے ہمارے پاس یعنی آ بنیّے

تناول کر خدا کا نام لیکے بدست راست اپنے سامنے سے

۴ ح عن ابی سعید الخدری قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فرغ من طعامه قال الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمين

ہوا ایسے ابو سعید اسطرح گویا کہ یہہ دستور تہا حضرت نبی کا کہ جب پاتے تہے کہانے سے فراغت

تو یون حمد خدا کرتی تہی حضرت کہ حمد بیحد واوسکو سزا ہی کہ جسنی ہمکو کہانیکو دیا ہی
پلایا ہمکو پانی اور عطش سے بنایا اوسنی ہمکو مسلمین سے

ح ۵ عن أبي أمامة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رفعت المائدة من بين يديه يقول الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه غير مودع ولا مستغنى عنه ربنا

ہوا ہی بو اُمامہ سی یہہ منقول کہ تہا یون آپکا دستور معمول کہ دسترخوان جب اوس پیش حضرت
اوٹہایا جاتی تہا باخیر و برکت تو فرماتی تہی حضرت اس دعا کو تمامی حمد ہی ثابت خدا کو
بیان حمد اکثیرا طیبا کا رسول اللہ کو ورد زبان تہا کہ یعنی حمد وافر طیب و پاک
کہ ہووی خیر اوس سی وہ شرفناک نہووے حمد قابل چہوڑ دینےکی نہووی بی نیازی اور اوس سے
غرض ایسا وظیفہ آپکا تہا بلفظ ربنا ختم و تما تہا

ح ۶ عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يأكل الطعام في ستة من أصحابه فجاء أعرابي فأكله بلقمتين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو سمى لكفاكم

جناب عائشہ کہتی ہیں یہہ بات کہ یعنی یون ہوئی اتفاق اوقات کہ تہی حضرت نبی کہانیکو کہاتی
کچہہ ایک اصحاب تہی ہمراہ اونکی رسول اللہ کی وہ یار و احباب جلیس و ہم تہی اوس دم چہہ اصحاب
کہ وان ناگاہ اعرابی جو آیا وہ کہانا اوسنی دو لقمون میں کہایا کیا حضرت نی تب ارشاد ایسا
اگر یہہ شخص بسم اللہ کہتا تو یہہ کہانا تمہین کرتا کفایت غرض تم سیر ہوتی حد غایت

ح ۷ عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله ليرضى عن العبد أن يأكل الأكلة أو يشرب الشربة فيحمده عليها

ہوا مفہوم گفتار انس سے کہ تہی حضرت نبی ارشاد کرتی کہ اوس بندہ سی ہی اللہ راضی
کہ عادت جسکی ہو تحقیق ایسے کہ ہووی ایک لقمہ سی فرحیاب دیا سیراب ہو پیکر دمی آب
کری ہی حمد اوسکی اوپر شکر باری رہی اوسکی زبان پر حمد جاری

## باب ما جاء في قدح رسول الله صلى الله عليه وسلم

ح عن ثابت قال اخرج الينا انس بن مالك قدح خشب غليظا مضببا بحديد فقال يا ثابت هذا قدح رسول الله صلى الله عليه وسلم

| تقسیم کوثر وتسنیم کی کاسہ کی کیفیت | | سنو ای تشنگان شوق کیا راوی سناہی |
|---|---|---|

انس یار نبی کا یار ثابت — بیان کرتا ہی یہہ کہتا ثابت — کہ وہ جو تہا انس مالک کا بیٹا
نکالا اوسنی کاسہ چوب کا تہا — پیالہ وہ دیکہا یا ہمسکو لاکر — ہوئی آگاہ ہم اوس سی سراسر
کیا طیار اوسکو چوب سی تہا — سطبری تہی پیالہ مین ہویدا — بشیری اوسپہ آہن کے لگی تہے
لگی تہی اوسپہ آہن کی بشیرے — کہا پہر مجکو یا ثابت انس نے — مخاطب ہوکی فرمایا یہہ مجہے
کہ یعنی یہہ پیالہ جو دہرا ہے — یہہ کاسہ کاسہ خیر الوری ہی

ح عن انس قال لقد سقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بهذا القدح الشراب كله الماء والنبيذ والعسل واللبن

انس کا اور یہہ قول ہے سکر — بکام جان ہی گویا شیر و شکر — قسم کہا کی بیان کرتا تہا ایسا
کہ اس کاسہ مین ہی پلایا — رسول اللہ کو از قسم آبی — سبہی شہد و نبید و شیر صافی

# باب ما جاء في صفة فاكهة رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہہ باب ہی بیان — میوہ خوردنی — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اور اکل

ح عن عبد الله بن جعفر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يأكل القثاء بالرطب

شرف کیونکر نہ اوس میوہ کو ہوا ثابت — یہہ لب لعل مبارک تک جسی مقسوم لاتا ہے
کہی فرزند ہی جعفر کی یہہ بات — وہ ہی موسوم عبد اللہ کی سات — بیان کرتا وہ راوی روایت
ہوئی ہمکو یہہ اوسکے روایت — کہ حضرت سید کونین کہاتے — خیارہ کو با خرما ہی تر ہی

ح عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يأكل البطيخ بالرطب

یہاں ہی عائشہ کی یہاں یہہ کورد — کہ تہا حضرت نبی کا یہہ ہی دستور — کہ خربوزہ جو ہو تازہ وہ ان ملا کر

جناب سرور عالم تھی کہاں لی

۳ عن انس بن مالك قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع بين الخربز والرطب

انس ہی یہاں تشریح عبارت بیان اسطرح کرتا ہی حقیقت کہ مین نے سرورعالم کو دیکھا
بوقت خوردن بطیخ وخرما کہ حضرت نوشجان کرتی تہی اسدم چھوہارا ور خربوزی کو باہم

۴ عن ابى هريرة قال كان الناس اذا رأوا اول الثمر جاؤا به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا اخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم بارك لنا فى ثمارنا وبارك لنا فى مدينتنا وبارك لنا فى صاعنا وفى مدنا اللهم ان ابراهيم عبدك وخليلك ونبيك وانى عبدك ونبيك وانه دعاك لمكة وانى ادعوك للمدينة بمثل ما دعاك به لمكة ومثله معه قال ثم يدعوا صغر وليد يراه فيعطيه ذلك الثمر

بیان ہی بوہریرہ کی زبان کا ہوا ہی وہ مبین اس بیان کا کہ تہی اشخاص جو اہل مدینہ
یہہ اون لوگون کا ٹہرا ہتا قرینہ کہ جب وہ دیکھتی اول ثمر کو تو لاتی نوبر سیراب تر کو
ہر پیش نوبہار بہشت جنت بطور ہدیہ بھر یمن وبرکت رسول اللہ جب وہ پہل وٹہاتی
یہہ الفاظ دعا تہی لب پہ لاتی کہ ای اللہ کر برکت ہویدا ہماری واسطی میوہ مین پیدا
خدایا اور کر برکت عنایت ہماری اس مدینہ مین نہایت الٰہی اور کر برکت کو ظاہر
ہماری وزن صاع ومد مین حاضر خداوندا وہ بندہ خاص تیرا کہ ہی جسکا نام ابراہیم جسکا
اوسی تحقیق تجہسی دوستی ہی وہ تیرا دوست پیغمبر بہی ہے الٰہی مین بہی ہون بندہ تمہارا
نبی بہی ہون تمہارا آشکارا خدایا تجہسی جو اوسنی دعا کی برای مکہ تہی جو التجا کی
الٰہی مین بہی اب کرتا دعا ہون مدینہ کی لئی وہ چاہتا ہون کہ ابراہیم نے چاہا ہی جیسا
زبہر مکہ کی ہی جو تمنا وہی ہی آرزو میرے خدایا مدینہ کی لئی ہی وہ تمنا
دوچند ان وس کی بہی ہی مدینہ دعا گو ہون لئی شہر مدینہ پھر اسکی بعد فرماتا ہی ادی
کہ تہی عادت جناب مصطفا کی کہ آتا تہا نظر جو طفل صغیر جناب مصطفی اوسکو بلا کر

| عطا کرتی تھی اوس پر لوس کو | | غرض طفل صغیر نو پسر کو |
|---|---|---|

ح عن الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت بعثنی معاذ بقناع من رطب وعلیه اجر من قثاء زغب وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب القثاء فاتیتہ به وعندہ حلیة قد قدمت علیه من البحرین فملأ یدہ منها فاعطانیه

| کہا بنت معوذ نی یہہ احوال | کہی اسطرح پہ کیفیت حال | کہ تھا وہ جو معاذ ابن عفرا |
|---|---|---|
| طبق دیکہہ مجہی تہا اوسنی بہیجا | رکہی خرما کی تہی اوسکی اوپر | چہنی تہین ککڑیان کچہہ اونکی اوپر |
| وہ ایسی آیان تہین تازہ و تر | نمایان جنکی ریشی تہی سراسر | غرض جو آپکی تہیری تہی عادت |
| کہ وہ ککڑی سی رکہتی تہی محبت | تو بس مین اوس طبق کو لیکی | جناب سرور عالم کی آگی |
| طبق لائی تو میری وہان یہہ دیکہا | کہ زیور پاس حضرت کی کہا تہا | کہ اونکی واسطی تحفہ آیا |
| وہ زیور جانب بحرین سی تہا | رسول اللہ نی بہرا تہہ بہر کر | عطا مجکو کیا اوسمین سی زیور |

# باب ما جاء فی صفة شراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱ ح عن عائشة قالت کان احب الشراب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحلو البارد

| بذکر وصف آب و طرز آشامید ن حضرت | | مذاق جان کیا کیا لطف و کیفیت اوٹہا تا ہی |
|---|---|---|

بوصف شربت ختم نبوت — جناب عائشہ سی ہی روایت — کہ تہا محبوب تر نزد شہ دین

خنک شربت نہایت سرد و شیرین

۲ ح عن ابن عباس قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وخالد بن الولید علی میمونة فجاءتنا باناء من لبن فشرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا علی یمینه وخالد علی شماله فقال لی الشربة لک فان شئت آثرت بها خالدا فقلت ما کنت لاوثر علی سؤرک احدا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اطعمه اللہ طعاما فلیقل اللهم بارک لنا فیه واطعمنا

خيرا منه ومن سقاه الله لبنا فليقل اللهم بارك لنا فيه وزدنا منه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس شيء يجزئ مكان الطعام والشراب غير اللبن

ابن عباس کہتی ہین ایسا | کہ مین حضرت نبی کی سات آیا | غرض مین گیا خالد کو بھی لائی
وہ میمونہ کی گہر مین جب لیے آئے | جناب زوجہ سردار عالم | بظرف شیر آئین پیش از قدم
وہ میمونہ جو ام المومنین تہین | ہماری واسطی وہ شیر لائین | جناب سرور کون و مکان نے
کیا کچھ نوش جان وہ شیر لیکی | بسمت راست مین تھا ہوا تھا | او دوسرا بائین طرف خالد تھا بیٹھا
غرض پیکر جناب پاک نی شیر | مخاطب ہو کی کی یون مجھسی تقریر | کہ یعنی پیچکا اول مین اسکو
احق و مستحق اب بعد ہی تو | ولیکن تو اگر چاہی خوشی سے | تو پہلی شیر خالد کی تئین دے
بیان کرتی ہین عبد اللہ اوسکے | کہ یعنی یون دیا حضرت نبی کا | کہ مجکو ہی بہلا کب یہہ گوارا
کہ ہی جو شیر پس خوردہ تمہارا | کرون مین دوسری پر اوسکو ایثار | نہین منظور ہی یہہ بات زنہار
کیا پہر آپ نی ارشاد اوس دم | کہ کہانا جسکو دیوی خالق عالم | تو اوسی لازم ہی یہہ ثنا اس دعا کا
مناسب شکر ہی اپنی خدا کا | کہ ای اللہ اس کہانی کی اندر | ہماری واسطی برکت عطا کر
کہلاتو ہمکو کہانا اور ایسا | کہ ہو وے اس سی بہتر اور اچہا | کیا یہہ اور بھی حضرت نی ارشاد
پلاوی شیر جسکو رب جواد | غرض لازم ہی اوسکو شکر باری | زبان پر اوسکی ہو یہہ بات جاری
کہ اسمین کر عنایت رب عزت | بہت کچھ خیر و افزایش نہایت | غرض وہ تو عطا اس طرح کی ہو
زیادہ اور افزون اس سے بھی ہو | بیان کرتا ہی راوی آخرکار | کیا یون آپنی ارشاد و اظہار
کہ کوئی شی نہین ایسی یہان پر | کہ ہووی کہانی پینی کی برابر | مگر یہہ شیر کو ہی بات حاصل
کہ ہی وہ کہانی پینی کی مقابل

## باب ما جاء في شرب رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم شرب من زمزم وهو قائم

کہا ہی ابن عباس نی ... کہ محبوب خدا حضرت نبی نی پیا اسطرح آب چاہ زمزم

کہ تہی اوس دم کہڑی سردار عالم

۱ ح عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يشرب قائما وقاعدا

سنو اہی عمرو مخبر اس خبر سی اوسی اسناد ہی اپنی پدر سے پدر بہی عمرو کا تا جد غایت

سی اپنی باپ سی کرتا روایت یہ جد فرمو لی ہین نی دیکہا جناب سرور کونین کو تہا

کہ پانی نوشجان کرتی نبی تہا کہڑی ہوکر کبہی اور گاہ بیٹہی

۲ ح عن ابن عباس قال سقيت النبي صلى الله عليه وسلم من زمزم فشرب وهو قائم

بیان کرتی ہین عبد الله ایسا کہ مین نی آپ کو پانی پلایا پلایا یعنی آب چاہ زمزم

کیا بس نوشجان حضرت نی اوسکو غرض یہ ہی کہ وقت خوردن آب کہڑی تہی حضرت محبوب وہاب

۳ ح عن النزال بن سبرة قال أتي علي بكوز من ماء وهو في الرحبة فأخذ منه كفا فغسل يديه ومضمض واستنشق ومسح وجهه وذراعيه ورأسه ثم شرب منه وهو قائم ثم قال هذا وضوء من لم يحدث هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل

یہان سی راوی اخبار نزال عیان کرتا ہی یون کیفیت حال کہ از بہر علی شیر و تاب

کوئی لیکر کی آیا کوزہ آب وہ اک حجرہ جو تہا مسجد کی اندر اوسیکی درمیان بیٹہی تہی حیدر

کف ڈالا مین اوس سی آب لیکی علی نی اپنی دونو ہاتہہ دہوئی دہن کو پہر کیا کلی سی سیراب

پہر اسکی بعد ڈالا ناک مین آب کیا مسح بروی پاک و اطہر کیا پہر بعد ازان یہ بہی مسح سراسر

اوسی کوزہ سی پہر حضرت علی نی پیا کچہہ آب اوس حق کی ولی نی غرض یہ ہی پیا پانی جس ہنگام

کہڑی تہی حیدر شیر خجستہ فرجام کیا ارشاد اسکی بعد ایسا کہ یعنی یہہ وضو ہی اوس شخص کا

بحال خجستہ وضو جس شخص کا ہی وضو ایسا وہ سی کرنا بجا ہی رسول الله کو تہا مین نی دیکہا

اونہون نی ہی وضو ایسا کیا تہا

۴ ح عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يتنفس في الإناء ثلاثا إذا شرب ويقول هو أمرأ وأروى

انس نے یہان سنا کر اس بیان کو | کیا سیراب مشتاقون کی جان کو | کہ پانی نوش جان جب آپ کرلی

تو اوسکی درمیان دم تین بہرتے | بظرف آب وقت خوردن آب | وہ لیکن تین دم ہوتی تہی سیراب

کہا کرتی تہی حضرت اور یہہ بات | کہ پینا آب کا اسطرح کی سات | گوارندہ غرض یہہ بیشتر ہی

طراوت دینی والا بسیر ہی

ح عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا شرب تنفس مرتين ۵

بذکر آب نوشی ابن عباس | بیان کرتی ہین حال اشرف الناس | کہ جب پانی کو پیتی شاہ ابرار

تو وہ پینی مین دم لیتی تہی دو بار

خ عن كبشة قالت دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فشرب من في قربة معلقة قائما فقمت الى فيها فقطعته

بیان کبشہ نی کی ہی یہہ حقیقت | کہ آئی میری یہان تشریف حضرت | مری گہر مشک پانی کی دہری تہی

کہ وہ لٹکی ہوئی پانی بہری تہی | غرض مشک معلق کی وہین سی | پیا حضرت نی پانی منہہ لگا کی

کیا تہا نوش جان وہ آب جس دم | کہڑی تہی اوسکہڑی سردار عالم | بیان کرتی ہین کبشہ یہہ احوال

او تہی مین مشک کی جانب گئی چل | دہن اوسکا کیا مین سی بریدہ | کہ تا ہووی نہ وہ دندان رسیدہ

لگوئی اور اوسکو منہہ مین لاوی | کسی و ناکس کی وہ منہہ مین آوی | حقیقت یہہ بہی شارح نی لکہی ہی

یہان یہہ دوسری تقریر کی ہی | کہ اوسنی جو دہان مشک کاٹا | تو اوسکی کاٹنی کا یہہ سبب تہا

کہ اوس عورت نی بہر من حضرت | دہان مشک کو کاٹا بہ عزت | کسیکو وہ اگر بیمار پاتی

تو اوسمین بہر کی وہ پانی پلاتی | غرض پانی وہ جسکی لب تک آتا | شفا فی الحال وہ بیمار پاتا

خ عن انس كان انس بن مالك يتنفس في الاناء ثلثا وزعم انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتنفس في الاناء ثلثا

انس کا فعل یون مروی ہوا ہی | کہ پانی اسطرح اوسنی پیا ہی | وہ حضرت مصطفی کا یار اکثر

پیا کرتا تہا پانی تین دم کر | کہا کرتا تہا یہہ بہی وہ صحابی | کہ یہہ تعلیم ہی حضرت کی سی کی

عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل علينا وقربة معلقة فشرب من فم القربة وهو قائم فقامت ام سليم الى راس القربة فقطعتها

ہوئی داخل جناب شان رحمت — انس کی گھر میں از راہ عنایت — وہاں اک مشک پانی کی بھری تھی
معلق اور آویزاں دھری تھی — رسول اللہ کی جی میں جو آیا — وہاں مشک سے منہ کو لگایا
کھڑے پیتے رہے اوس میں سے پانی — زروی لطف و راہ مہربانی — انس کی ماں نے جو یہ حال دیکھا
وہیں اوٹھ کر دہان مشک کاٹا — تبرک جان کر دستور کھا یا — بآداب وہاں اشرف الناس

## باب ما جاء في تعطر رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن انس بن مالك قال كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم سكة يتطيب منها

صبا کسکی عطر کی خبر لائی کہ گلشن میں — گلاب و کیوڑا اب آب خجالت میں نہاتا ہے

ملا ہے عطر کس گل کی بدن میں — کہ چرچا آج ہے جسکا چمن میں — معطر پیرہن کسنے کیا ہے
گل فردوس کو شرما دیا ہے — صبا ان کسکی بو ہی پا کے آج — دماغ گلستان کو ہے معراج
کرے کیا وصف اوس پاکیزہ تن کا — کہ جان عطر ہی جسکا پسینا — معطر جسکی بو سے ہی گل ہو
بھلا محتاج وہ کیا ہو گی گل کا — مگر عاجز نوازی کی یہ ہی بات — کہ تھا خوشبو سے اوسکو ربط
انس راوی کا یہ مذکور سنکر — دماغ جان ہوا اپنا معطر — بیان کرتا ہی حال مصطفی کو
کہ اونکی پاس تھے از قسم خوشبو — مرکب چیز تھی جو بو سے خوش بو — وہ تھی اوس سے بھی خوش بو پاتی

عن ثمامة قال كان انس بن مالك لا يرد الطيب وقال انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يرد الطيب

انس کی پاس جو لاتا تھا خوشبو — نکرتا رد انس زنہار اوسکو — رسول اللہ کا وہ خادم خاص
بیان کرتا تھا یوں از روی اخلاص — کہ تھی احوال جو بھی خوش کا ایسا — حضور پاک میں جو بھی کی آتا
جناب حضرت سرور و دلدار — نکرتی رد وہ اسے زنہار نہا

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث لا ترد الوسائد والدهن

بیان ہی گرچہ یہہ ابن عمر کا   مگر دیتا ہی حضرت کا حوالا   کہ ہی یہہ سرور عالم کا ارشاد
مجہو اسکو مت ہو لو رکہو یاد   کہ تکیہ اور روغن بوخوش کا   کوئی دیوی تو رد کیجیو اصلا
سوا اسکی اگر دیوی کوئی شیر   تو لینی مین نکیجو اوسکی تقصیر   غرض یہہ تین چیزین جو کوئی دے
تو لینی مین نہ کیجہ انکار اوسکی

٤ عن رجل عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طيب الرجال ما ظهر ريحه وخفي لونه وطيب النساء ما ظهر لونه وخفي ريحه

ہوا اوس شخص سی مروی یہہ آیا   کہ جسنی بوہریرہ سی سنا حال   کہ ہی ارشاد یہہ خیر الوری کا
کہ مردون کو وہ بو ہی خوش زیبا   کہ جسکا رنگ ہو پنہان بغایت   مہکتی ہو مگر خوشبو نہایت
ولیکن عورتون کی واسطی تو   مخالف حکم ہی مردونسی اونکو   کہ وہ اسطرح کی خوشبو لگاوینا
کہ جسکا رنگ غالب بوسی پاوین

٥ عن ابي عثمان النهدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اعطي احدكم الريحان فلا يرده فانه خرج من الجنة

ابی عثمان نی ایسا کہا ہی   کہ یہہ قول جناب مصطفی ہی   کہ دیوین گر کسی ریحان تمکو
نکو تم اسکی ست انکار کیجو   کہ یہہ ریحان ہی جنت سی آیا   نہین انکار کرنا اوس سی اچہا
یہان جو شارح قول نبی ہے   تو اوسنی اسطرح تشریح کی ہے   کہ وارد جو ہوا ہی لفظ ریحان
درخت نازبو مقصود ہی یہان   کہا ہی دوسری شارح نی ایسا   کہ ریحان نام ہی ہر خوشبو کا

٦ عن جرير بن عبد الله قال عرضت بين يدي عمر بن الخطاب فالقى جرير رداءه ومشى في ازار فقال له خذ رداءك وقال عمر للقوم ما رأيت رجلا احسن من صورة جرير الا ما بلغنا من صورة يوسف

جریر خورد ہی یا ہی ایسا   بیان کرتا ہی یہہ احوال اپنا   کہ آگی آپکی حضرت عمر کے
ردا مینی اوتہائی دوش پرسے   فقط لنگی ہی میں رہا نہی نکلا   کہا حضرت عمر نی مجہہ سی ایسا

جو بر انبی کرد اکو تور او تہا لے | بدن اپنی کو اب یعنی پہرپا لے | کہا پہر قوم سے حضرت عمر نے
تو لی احسن کیا ہمین نبی ہیں | جو ہے اسطرح کی کہتا ہی صورت | یہہ حسن با صفا و بی کدورت
کہ جیسی شکل یوسف ابن یعقوب | [illegible] | سنی ہی ہم نی یکشش اور مرغوب

## باب ما جاء کیف کان کلام رسول الله صلی الله علیه وسلم

(١) ح عن عائشة قالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسرد كسردكم هذا ولكنه كان يتكلم بكلام بين فصل يحفظه من جلس اليه

کلام سرور عالم کا یہہ فیض نمایان ہے | کہ جہل و کفر کے درد و ملو وہ اب تک جلاتا ہے

جناب عائشہ کرتی ہین اظہار | کہ ایسی تو نہ تہی حضرت کی گفتار | کہ جیسی تم یہہ باتین جلد و پیہم
کیا کرتی ہو لوگو بیش یا کم — مگر ایسا کلام مصطفیٰ تہا | کہ ایک ایک حرف آپس سے جدا تہا
جناب پاک محبوب الٰہی | بیان کرتی تہی باطرز صفا ہی | کہ اونکی پاس جو ہوتا تہا بیٹہا
کلام پاک فوراً یاد کرتا

(٢) ح عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعيد الكلمة ثلثا لتعقل عنه

دکہاتا ہی انس اب صورت حال | کہ گفتار نبی کا تہا یہہ احوال | کہ اک اک بات کو از روی تفہیم
کیا کرتی سہ بارہ آپ تقریر | کہ تا اوس رحمت عالم کی باتین | بخوبی اور آسانی سمجہہ لین

(٣) خ عن الحسن بن علي قال سألت خالي هند بن ابي هالة وكان وصافا فقلت صف لي منطق رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم متواصل الاحزان دائم الفكرة ليست له راحة طويل السكت لا يتكلم في غير حاجة يفتتح الكلام ويختمه باسم الله ويتكلم بجوامع الكلم كلامه فصل لا فضول ولا تقصير ليس بالجافي ولا المهين يعظم النعمة وان دقت لا يذم منها شيئا غير انه لم يكن يذم ذواقا ولا يمدحه ولا تغضبه الدنيا ولا ما كان لها فاذا تعدي الحق

لم يقم لغضبه شيء حتى ينتصر له لا يغضب لنفسه ولا ينتصر لها اذا اشار
اشار بكفه كلها واذا تعجب قلبها واذا تحدث اتصل بها وضرب براحته اليمنى بطن
ابهامه اليسرى واذا غضب اعرض واشاح واذا فرح غض طرفه جل ضحكه التبسم

حسن فرزند حیدر کی روایت ہوئی اسطرح یہہ مروی روایت کہ ہند ابن ابی ہالہ سی پوچھا
حسن ابن علی نی حال اسکا کہ تہا کیسا کلام پاک واطہر جناب سرور عالم بیان کر
کہ تو وصاف ہی حال سنی کا جناب مستطاب احمدی کا کہا اوسنی یہہ سبط شاہ دین سی
وہ رہتی تہی اندوہگین تہی سدا رہتی تہی وہ اندوہ کی سات نہایت فکر مین کٹتی تہی اوقات
نہ تہی راحت جناب مصطفا کو شفیع عاصیان خیر الورا کو بہت خاموش رہتی تہی آپ دن رات
وہ بی حاجت کبہی کہتی نہ تہی بات بہنگام سخن اللہ کا نام لیا کرتی باغاز و بانجام
کلام مختصر وہ آپ کا تہا کہ مضمون و معانی سی بہرا تہا سخن تہا آپکا ازبسکہ فاصل
کہ کرتا تہا تمیز حق و باطل باندازہ مناسب تہی وہ گفتار کمی بیشی سی تہا کب ہان وکار
جفا عادت نہ تہی خیر البشر کی نہ لوگون پر حقارت سی نظر کی اگر ملتی اونہین تہوڑی بہی نعمت
تو اوسکو جانتی باشان عظمت مذمت وہ نہین کرتی تہی اصلا کسی کہانیکی کو ہوتا نہ اچہا
اگرچہ وہ مذمت بہی نکرتی مگر تعریف بہی اوسکی نکرتی اونہین غصہ مین لاتی تہی دنیا
نہ کار دنیوی غصہ مین لاتا ولیکن امر دین و کار رب مین رسول اللہ آتی تہی غضب مین
جو امر دین مین ہوتا فرق پیدا تو وہان تاب تحمل تہی نہ اصلا یہان تک آپ ہوتی تہی غضبناک
کہ ہوتی منتقم بی خوف و بی باک پر اپنی واسطی ازروی حمیت کسی پر خشمگین ہوتی نہ حضرت
نہ بدلہ بہی کسی سی آپ لیتی نہ اپنی واسطہ وہ رنج دیتی سنو یہہ اور بہی دستور حضرت
کسی جانب اگر کرتی اشارت کف دست مبارک سی اشارا کیا کرتی تہی حضرت بہر ایما
اگر ہوتی تعجب کی کوئی بات اولٹتی تہی ہتیلی کو اوس اوقات بہنگام سخن دستور یہہ تہا
ملاتی تہی کف دست مصفا ہتیلی ہاتہہ سیدہی کی اوٹہا کر وہ بائین ہاتہہ کی جانب کو لاکر

کف نبی سی باطن دست چپ کے | انگشت حنا کو ارتی تھے | مقرر ہی عرب مین یعنی یہہ بات
کہ مارین بات کہتی بات پر ہات | سو یہہ بھی عادت خیر البشر تھی | غرض وقت سخن اسپر نظر تھے
علیہ الشل تھی یہہ آپکی خو | اگر لاتا کوئی غصہ مین اونکو | تو وہ ازروی فضل و عین الطاف
گذرتی جرم سی اوسکی یقین صاف | نہ کلفت اوسکی کچھ خاطر مین لاتے | سراسر لطف ہی سی پیش آتے
اگر ہوتا خوشی کا اونپہ عالم | تو کرتی بند چشم پاک اوسدم | بہنگام سرور وقت فرحت
رسول اللہ کہتی تھی یہہ عادت | لب لعل قسیم حوض کوثر | تبسم مین رہا کرتی تہی اکثر
لب خندان کا تہا اونکی یہہ عالم | تبسم ہی بہری رہتی تہی پیہم | بشکل رشتۂ گوہر وہ دندان شفاف
ہنسی کی وقت ہوتی تہی عیان صاف

## باب ما جاء في ضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم

١ عن جابر بن سمرة قال كان في ساقي رسول الله صلى الله عليه وسلم حموشة وكان لا يضحك إلا تبسما فكنت إذا نظرت إليه قلت أكحل العينين وليس بأكحل

لب خندان کا اوس گل کی یہہ اعجاز تبسم تھے | اگرچہ کنج قفس مین ہم اسیرون کو ہنساتا ہے

صبا لائی لب جان بخش کو بو | دیا مژدہ فسردہ خاطرونکو | تبسم کا یہہ کسکی ذکر آیا
ہمارا غنچۂ خاطر کہلایا | اگرچہ با دل ناشاد ہین ہم | اسیر پنجۂ صیاد ہین ہم
مگر سنکر کسیکا مسکرانا | خوشی کا یاد آتا ہی زمانا | اب ایسی کیفیت حاصل ہی ہمکو
لبون پر ہی ہنسی انکھون مین آنسو | ہنساتا ہی کسیکا مسکرانا | رلاتا ہی فراق روی زیبا
یہی کافی نگر کی حکایت | کہی اب عزم اظہار روایت | کہا جابر نے یہ ان پاک والا
انکھون کی تہی عجب باریک و زیبا | کرون تعریف کیا اونکی ہنسی کی | ہنسی اس طرح کی وہ آپ کی تہے
لب خندان ہین عین ترحم | تبسم تھا تبسم تہا تبسم | نظر سیتی جو کی چشم نبی پر
دیکھی سرمگون وہ چشم اطہر | سیہ چشمی نگر بی سرمہ دان تہے | وہ مژگان سیہ آرام جان تہے

۲ح عن عبد الله بن الحارث بن جزء قال ما رأيت احدا اكثر تبسما من رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہہ عبد اللہ ہی حارث کا بیٹا وہ کہتا ہی کوئی میں نہ دیکہا تبسم میں زیادہ شادہ میں سے

جناب رحمت للعالمین سے

۳ح عن ابی ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انی اعلم اول رجل يدخل الجنة واخر رجل يخرج من النار يؤتى بالرجل يوم القيامة فيقال اعرضوا عليه صغار ذنوبه ويخبا عنه كبارها فيقال له عملت يوم كذا كذا وكذا وهو مقر لا ينكر وهو مشفق من كبارها فيقال اعطوه مكان كل سيئة عملها حسنة فيقول ان لی ذنوبا ما اراها ههنا قال ابو ذر فلقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحك حتى بدت نواجذه

ابو ذر کا کلام معتبر ہے | کہ وہ ہم صحبت خیر البشر ہے | کہا اوسنی کہ فرمایا نبی نی
جناب واقف ہر خفی نے | کہ میں اوس شخص کو پہچانتا ہوں | بہ تحقیق تعرف جانتا ہوں
کہ اول ہوگا وہ جنت میں داخل | ہوا یعنی یہہ اوسکو فضل حاصل | اوسی بھی جانتا ہوں میں مقرر
کہ دوزخ سے نکلے گا وہ آخر | سنو ہی ایک کا اسطرح احوال | کہ لائینگی اوسی محشر میں فی الحال
فرشتوں کو یہہ ہوگا حکم صادر | کہ تم اسکی گناہان صغائر | تمامی سامنے لاکر دکہا دو
مگر جرم کبیرہ کو چہپا دو | وہیں جائیگا اوس مجرم سے پوچھا | بتا تو نے کیا تہا ایسا ایسا
فلانی روز یہہ تونے خطا کے | فلانی وقت یعنی یہہ جفا کے | غرض اقرار وہ سب کا کریگا
کبیروں سے مگر ڈرتا رہیگا | کہ ہوں ظاہر اگر وہ جرم نہاں | تو میرا حال ہو کیسا پریشان
غرض اوسکی لئی یزدان رحمن | کریگا عین رحمت سے یہہ فرمان | کہ اس مجرم نے جو ظاہر بدی کے
بدل دو ہر بدی سے ایک نیکی | یہی کاہر تو وہ مجرم گنہگار | جو دیکہی کا عیان رحمت کی آثار
کہ میری اور بہی ہیں جرم نہان | نہیں میں دیکہتا اونکا اثر یہان | غرض اوسکی یہہ ہو گی اس سخن سے
کہ اونکو بہی خدا نیکی سے بدلے | ابو ذر نے کہا جسوقت حضرت | ہوئی یہہ ذکر چکی بیان کے حقیقت
تو میں نے خندہ زن حضرت کو دیکہا | ہنسی اتنا کہ دندان ہو گئی وا | ہنسی کی وقت با نور تجلا

ہوئی ظاہر وہ دندان بصفا

عن جریر بن عبد اللہ قال ما حجبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذ اسلمت ولا رآنی الا ضحک تبسم

جریر ابن عبد اللہ نی بیان | حقیقت کو کیا اپنی نمایان | کہ مین جس دن سی اسلام لایا

رسول اللہ کی خدمت مین آیا | نکرتی تھی کبھی وہ مجھسی پردا | حجاب و قید سی تھا مین مبرا

سوا اسکی مجھی جب دیکھتی تھی | تو حضرت دیکھتی ہی مسکراتی

عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف آخر اہل النار خروجا رجل یخرج منہا زحفا فیقال لہ انطلق فادخل الجنۃ قال فیذہب لیدخل الجنۃ فیجد الناس قد اخذوا المنازل فیرجع فیقول یا رب قد اخذ الناس المنازل فیقال لہ اتذکر الزمان الذی کنت فیہ فیقول نعم فیقال لہ تمن فیتمنی فیقال لہ فان لک الذی تمنیت وعشرۃ اضعاف الدنیا قال فیقول اتسخر بی وانت الملک قال فلقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ

بقول صادق فرزند مسعود | روایت یون ہوئی مذکور و مشہود | کہا اوس خادم خیر الوری نی

کہ فرمایا جناب مصطفی نی | کہ مین پہچانتا ہون اوس بشر کو | مقیم دوزخ و نار و شرر کو

کہ آخر سب سی وہ بندہ خدا کا | چھٹیگا آتش دوزخ سی ایسا | کہ ضعف و ناتوانی کی سبب سی

وہ یون نکلیگا اوس جای غضب سی | کہ ہوویگا سرینون پر گھسٹتا | چلیگا بسکہ دشواری سی رستا

ملیگا اوسکو یون حکم الہی | کہ تو اب جلد ہو جنت کو راہی | کھڑا ہوویگا وہ جنت مین اگر

وہان لوگونکو دیکھیگا نظر بھر | کہ وہ اپنی مکانونمین مکین ہین | مکانات جنان خالی نہین ہین

پھری وہ دیکھکر الوان جنت | پھر آویگا بسوی رب عزت | کہیگا آکی وہ ای رب باری

بھری جنت مین ہی خلقت تمہاری | کوئی خالی نہین ہی قصر و ایوان | بجای حور ہر ایک انسان ہی وہان

خداوند جہان اوس سی کہیگا | تجھی کچھ یاد بھی ہی وہ زمانا | کہ جسکی درمیان اوس وقت تھا تو

ہوا یعنی ہان ہی اب جدا تو | کہیگا وہ کہ ای غفار سبحان | مجھی تو وہ زمانہ یاد ہی ہان

پھر اوسکی وسیلے یہہ حکم ہوگا | کہ تو اظہار کر اپنی تمنا
کریگا اپنی وہ حاجت کو اظہار | تو اوس سے یون کہیگا رب غفار
کہ لی جو ہی تری دلکی تمنا | زیادہ دس گنا لی مثل دنیا
غرض سنکر یہہ ارشاد عنایت | کہیگا وہ غریق بحر حیرت
کہ مجھسی اب ہنسی کرتی ہو کیا تم | کہ دیتی ہو جہان سی دس گنا تم
غرض تم بادشاہ لامکان ہو | خداوند زمین و آسمان ہو
بہلا مجھہ بندہ محتاج کی سات | ہنسی کے آپ فرماتی ہین یہہ بات
کہا راوی نے دو عالم کی سرور | یہان تک کر لاسی جب بیان
تو مین نے آپ کو تحقیق دیکھا | ہنسی یہان تک کہ دندان ہو گئی ہویدا

۶ ح عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلٰثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي

علی ابن ربیعہ متقی ہی | علی مرتضی کا تابعی ہی
کیا اوسنی بیان ہی حال ایسا | کہ مین حضرت علی کی پاس آیا
غرض اوسوقت شاہ حیدر کی خاطر | سواریکی لئی مرکب تہا حاضر
رکاب مین مرکب مین کہا پایا | کہ مین نے یہہ علی کا حال دیکہا
لیا نام خدا اول اونہون نے | کیا آگاہ سب لوگونکو اسنے
پڑہا الحمد کو بعد کے سات | گئی وہ پشت پر اوسکی جبن ات
پھر اسکی بعد سبحان الذی کو | لگی پڑہنی وہ با آواز نیکو
یہہ آیت پڑہ چکی جسوقت سارے | پڑہا الحمد کو پھر تین بار سے
سنہ نوبت پھر کہا اللہ اکبر | لگی پڑہنی پھر استغفار حیدر
ہنسی پھر بعد اسکی شاہ مردان | ہوئی دندان لب خندان نمایان
کیا یہہ عرض مین نے ابو الحسن سے | کہ ہنسی کسواسطی اب آپ ہنستی
کہا حضرت علی نی مجہسی | کہ مین نے سرور عالم کو دیکھا
کہ مین جسطرح ہنگام سواری | بجا لایا یہہ حمد و شکر باری
اسی صورت چڑہی مرکب جب وہ

تو یہہ سب چہرہ کی سردارِ دو عالم — لگی ہنسنے بعنوانِ دلارا — تو فیضی سرورِ عالم سی پوچھا

کرانی کیون ہنسی اسوقت تمکو — ہمین بھی اس ہنسی کی کچھہ خبر دو — کہا بس آپنی ارشاد و سلم

کہ دربِ جزو کل خلّاق عالم — بہین مرحمت ہوتا ہی خوشنود — کہ جسدم کوئی عبد ہیہ بود

نیاز و عجز سی کرتا ہی گفتار — کہ مجکو بخش دی ای ربِّ غفّار — خداوند جہان یہہ جانتا ہی

کہ اس بندہ کو میرا آسرا ہی — کوئی میری سوا اسکی خطا کو — نہ بخشی کا نہ بخشی کا سہو

غرض ہوجیکہ راضی ربِّ عزت — ہنسا وہی کیون نہ مجکو عین فرحت

عن سعدٍ قال سعدٌ لقد رایتُ النبیَّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ضحک یومَ الخندقِ حتّی بدت نواجذہ قال قلتُ کیف کان قال کان رجلٌ معہ تُرسٌ وکان سعدٌ رامیًا وکان یقول کذا وکذا بالترسِ یغطّی جبھتہ فنزع لہ سعدٌ بسہمٍ فلمّا رفع راسہ رماہ فلم یخطئ ہذہ منہ یعنی جبھتہ وانقلب وشال برجلہ فضحک النبیُّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم حتّی بدت نواجذہ قلتُ من ایِّ شیءٍ ضحک قال من فعلہ بالرجل

یہان راوی سعد باسعادت — بیان کرتا ہی یہہ حال و حقیقت — کہ روزِ جنگ خندق سرورِ دین

ہوی خندان بعنوان خوش آئین — رسول اللہ کی اسوقت دندان — ہوی شفاف موتی سی نمایان

کہا مین سعد سی عارفِ ای یار — ہوی کیون خندہ زن اسطرح تبہہ آپ — کہا اوسنی کہ بیٹھا تہا یہہ احوال

کہ آیا ایک کافر لیکی وہان ڈہال — سر اپنا ڈہال سی کافر چہپا کر — رہا بکہا بُری باتین ستمگر

ادہر مین خادم خیر البشر تہا — کہ میرا تیر لگتا ہی خطا تہا — اوٹہایا اوسنی جسدم فرق اپنا

تو مینی تیر مارا اسطرح تاک — کہ دب آ لگا ماتہی کی اوپر — گرا مردود فوراً کہا کی چکر

قدم جو اوٹہہ گیا اوس بیحیا کا — ستر مردود کافر کا ہوا وا — ہنسی اوسدم رسول اللہ ابسا

کہ آئی تہی نظر دندان جو لا — دوبارا سعد سی عارف نی پوچہا — کہ کیا باعث تہا حضرت کی ہنسی کا

کہا اوسنی کہ تیر سعد کہا کر — گرا وہ مرد جب چکر مین آ کر — یہہ فعل سعد کیا اونکو تہا بہایا

کہ جسنی آپکو اتنا ہنسایا

# باب ما جاء في صفة مزاح رسول الله صلى الله عليه وسلم

ح ۱ عن انس بن مالك قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا ذا الاذنين يعني يمازحه

مزاح وطیب میں جو آپ فرماتے تھے یارونسے | ہنساتے تھے اونہیں ہمکو غم حرمان رولاتا ہے

عجائب بات ہے یہہ دل لگی کے | کہ حضرت نے ہے یارونسے ہنسی کے | ولیکن وہ مزاح وطیب کی سات
فضولی کی نفرماتے کبھی بات | انس کہتا ہے حضرت مصطفے نے | کہا مجکو کہ اے دو کان والے
ابوعیسی نے یہان تشریح کی ہے | کہ یہہ حضرت کا انداز ہنسی ہے

ح ۲ عن انس بن مالك قال ان كان النبي صلى الله عليه وسلم ليخالطنا حتى يقول لاخ لي صغير يا ابا عمير ما فعل النغير

انس کہتا ہے یہہ خلق نبی تھا | کہ رکھتے تھے بہت وہ ہمسے خلطا | باخلاق حسن تھے آپ موصوف
بعنوان مزاح وطیب مصروف | عجب کچھ سرور عالم کا تھا حال | کہ تھا ہر طرحسے ایثار و افضال
مرا تھا ایک بھائی مجہسے چھوٹا | کہ طائر ایک اوسنے بھی تھا پالا | نغیر اوسکو تو کہتے ہیں تازی
وہ بچہ اوس سے تھا مشغول بازی | غرض جب مرگیا وہ طائر اوسکا | تو وہ بچہ ہوا غمگین بہت سا
رسول اللہ نے اوسوقت ایسا | ز راہ طیب اوس بچہ سے پوچھا | نغیر اے بو عمیر اب مرگیا کیا
وہ طائر سات تیرے کرتا کیا

ح ۳ عن ابي هريرة قال قالوا يا رسول الله انك تداعبنا قال اني لا اقول الا حقا

میان بوہریرہ سے ہے یہ مروی | کہ تھا اصحاب نے حضرت سے پوچھا | کہ تم بھی یا رسول اللہ ہمسے
مزاح طیب کرتے ہو کرم سے | کہا حضرت نے یہہ جو کچھ ہے | مزاح طیب میں بھی راستی ہے
اگر کہتا ہوں میں کچھ طیب کی بات | ہوا کرتی ہے وہ تحقیق کی سات

ح ۴ عن انس بن مالك ان رجلا استحمل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني حاملك على ولد ناقة فقال يا رسول الله ما اصنع بولد الناقة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهل تلد الابل الا النوق

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا | کہ حضرت سے کسی نے یہہ تھا چاہا | کہ مجکو کچھ عنایت ہو سواری

کہی تا میری تن کے یار دار سے | کیا ارشاد اوس سائل نے یہ آہا | تجھی میں دونکا بچہ اوٹنی کا

چڑہا دونکا تجھی ہیں دیکے اوپر | کہا اوسنے چڑہونگا آہ کیونکر | کہا پھر آپ نے اوس سے ہویدا

کہ ہر اشتر ہی بچہ اوٹنی کا

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهٗ زَاهِرًا كَانَ يُهْدِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ زَاهِرًا بَادِيْنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهٗ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيْمًا فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهٗ وَاحْتَضَنَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ وَلَا يُبْصِرُهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذَا اَرْسِلْنِيْ فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَاْلُوْ مَا اَلْصَقَ ظَهْرَهٗ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عَرَفَهٗ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّشْتَرِي الْعَبْدَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ اَوْ قَالَ اَنْتَ عِنْدَ اللّٰهِ غَالٍ

انس کے قول سے ہوتا ہے معلوم | کہ زاہر نام تھا اک شخص موسوم | وہ تھا اک بادیہ کا رہنے والا

بسبب سید کے جو مکان تھا | بہت ہدیہ و تحفہ ساتھ لیکر | حضور پاک میں آتا تھا اکثر

جو ہوتی چیز صحرائی عرب سے | وہ لاتا سامنے فخر عرب کے | یہاں سے بھی جناب فخر عالم

روانہ اوسکو کرتے شاد و خرم | وہ جب صحرا کی رخصت مانگتا تھا | اوسے اسباب دیتے تھے بہت سا

رسول اللہ کا تھا قول ظاہر | ہمارا بادیہ ٹھہرا ہے زاہر | کہ جو صحرا میں ہوتا ہے نمودار

ہمارے واسطے لاتا ہے ہر بار | ہم اوسکے واسطے ٹھہرے ہیں شہر | کہ ہووے چیز جو اچھی یہاں کے

تو اوسکے واسطے موجود کر دیں | روانہ یہاں سے بامقصود کردیں | غرض یہ ہے کہ ہر صورت سے حضرت

نہایت اوس سے رکھتے تھے محبت | بظاہر گرچہ تھا بدشکل زاہر | مگر باطن میں تھا زیبا منظر

ہوا تھا اتفاق اک بار ایسا | کہ وہ بازار میں کچھ بیچتا تھا | گئے نکلے وہاں ناگاہ حضرت

اوسے پیچھے سے پکڑا کر کے شفقت | یکایک آپ نے جو اوسکو پکڑا | وہ بن دیکھے ہوئے اسطرح بولا

کہ ہے یہ کون یعنی آپکے سینے | مجھے پکڑا ہے ہاں اب جلد چھوڑے | یہ کہکر پھیرتا ہے سے نظر کو

تو صورت دیکھکر خیر البشر کے ۔ چھٹتا تھا وہ صدر احمدی سی ۔ خلوص جان و اخلاص دلی سی

ہوا تھا محو لطف مصطفا کا ۔ جدا ہونا کہتا تھا گوارا ۔ پہر اسکی بعد بولی شاہ ابرار

کہا اس بندہ کا ہی کوئی خریدار ۔ کہا آ ہر نی سوگند خدا ہے ۔ کہ یہہ بندہ تو کاسد کم بہا ہے

کیا ارشاد پہر حضرت نی اوسکو ۔ کہ نزدیک خدا کاسد نہیں تو ۔ دیا اسطرح فرمایا نبی نے

ح عَنِ الحَسَنِ قَالَ اَتَتْ عَجُوْزٌ ۔ گران ہی تو خدا کی پاس سُن لے ۔ اَلنَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یُدْخِلَنِیَ الْجَنَّةَ فَقَالَ یَا اُمَّ فُلَانٍ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا یَدْخُلُهَا عَجُوْزٌ قَالَ فَوَلَّتْ تَبْکِیْ

فَقَالَ اَخْبِرُوْهَا اَنَّهَا لَا تَدْخُلُهَا وَهِیَ عَجُوْزٌ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْکَارًا

روایت یہہ ہوئی مروی حسن سے ۔ کیا آگاہ حال پیرزن سے ۔ کہ آئی وہ رسول اللہ کی پاس

کہ پیرزن کہی کہ ای اشرف الناس ۔ مری خاطر دعا کیجی خدا سے ۔ ملی جنت مجھی تیری دعا سے

خدائی پاک دیوی مجکو جنت ۔ تمنا یعنی رکھتی ہون نہایت ۔ کہا حضرت نے سُن ام فلان تو

ہوئی ہی آئی خواہان جنان تو ۔ مقام پیرزن جنت نہیں ہے ۔ بہشت پاک جای تازنین ہے

سنی اوس پیرزن نے جبکہ یہہ بات ۔ چلی روتی ہوئی اندوہ کی سات ۔ کیا حضرت نے لوگون کو اشارا

کہ اس سے یہہ کہدو شاد اسکا ۔ کہ ہی جنت مقام نوجوانی ۔ وہان حاصل ہی عیش جاودانی

ہوگا دیکھن اخل کوئی ایسا ۔ کہ جسکی واسطی وہان ہو بڑہاپا ۔ اگر یہان سی کوئی بوڑہا گیا ہی

وہان وہ نوجوان سی سال کا ہے ۔ خداوند تعالی نی بہی اسکے ۔ کلام پاک مین اپنی خبر دی

زنان اہل جنت کی حقیقت ۔ بیان کرتا ہی اسلیے بعزت ۔ کہ ہم اونکو وہان ایسا کرینگی

وحید و خوبرو زیبا کرینگی ۔ برعنائی کرینگے بکراون کو ۔ رہینگی شوہر ونکی ساتھ خوشخو

وہ شوہر دوست ہونگی پاک دل سے ۔ موافق سات اونکی اور ہمزاد

باب ملعبۃ صفۃ مزاح رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَ قِیْلَ لَهَا هَلْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَمَثَّلُ بِشَیْءٍ مِنَ

الشِّعْرِ قَالَتْ کَانَ یَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ یَتَمَثَّلُ بِقَوْلِهٖ وَیَاْتِیْکَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

بتقریبِ سخن جو آپ نے موزون کلامی کی | یہان وہ حال بھی کافی ہے موزون کے سنانے کا

کسی سائل نے حضرت عائشہ سے کیا تھا حال استفسار آکے کہ ختم انبیا نے شعر موزون

کیا بھی تھا زبان سے اپنی شعر موزون بوصفِ حال تمثیل و حکایت کبھی اشعار بھی پڑھتے تھے حضرت

کہا یہہ اوس سے ام المومنین نے پڑھا تھا شعر ختم المرسلین نے وہ تھا ابن رواحہ کی زبان کا

بہ تمثیلِ زمان اسکو پڑھا تھا سَتُبْدِی لَکَ الْاَیَّامُ مَا کُنْتَ جَاهِلًا وَیَاْتِیْکَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

سنو یہہ ترجمہ اس شعر کا ہے رسول اللہ نے جسکو پڑھا ہے کرے گی اب اوسکو ظاہر جلد ایام

کہ تو غافل رہا اوس سے بنا کام خبر لیکر کہ ہے وہ شخص آیا نہیں تو نے جسے توشہ دیا تھا

۲ ح عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْدَقَ کَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ کَلِمَةُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ وَکَادَ اُمَیَّةُ بْنُ اَبِی الصَّلْتِ اَنْ یُّسْلِمَ ع

یہان ہے بو ہریرہ سے روایت کہ وصفِ شعر مین کہتے ہے حضرت کہ شاعر کا جو قول اسکا ہے

لبید اوس شعر کا شاعر مگر ہے بتحقیق بیان اوسنے کہا ہے کہ جانو چیز جو غیر خدا ہے

وہ ہے بس فانی و بے اصل باطل زوالِ نعمت دنیا ہے حاصل کیا حضرت نے یہہ بھی قول ظاہر

کہ ہے وہ جو امیہ ایک شاعر اور اوسکی بات کا بوصلت ہے نام قریب وہ ہے ہو مشرف بہ اسلام

۳ ح عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْیَانَ الْبَجَلِیِّ قَالَ اَصَابَ حَجَرٌ اِصْبَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَمِیَتْ فَقَالَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا لَقِیْتِ

بیان کرتا ہے یہہ جندب صحابی کہ زخمی جب ہوئے حضرت کی انگلی احد کی جنگ کا یہہ ماجرا تھا

کہ پتھر ایک انگلی پر لگا تھا ہوا انگشت سے جب خون روان تو فرمانے لگے حضرت یہہ موزون

کدامی انگشت با خون رسیدے ہدیدی در رہ حق آنچہ دیدے

۴ ح عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ فَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا عُمَارَةَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ وَلّٰی سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

على بغلته وابو سفيان بن الحارث بن عبد المطلب آخذ بلجامها ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انا النبي لا كذب انا ابن عبد المطلب

جو تھی اس نا ایک سائل — کہ اسطرح سی کہتی وہ قائل — کہ تم سب لوگ جب ہو بھی تھی
وقت جنگ حنین کیا رہا ہے — جدا صاحب یار نبی کا — کلام حضرت سی دل بھر آیا
لگا کہنی کہ سوگند خدا کی — یہہ تیرا اعتراض ناراست ہے — رسول اللہ بہاگی تھی نہ تنہا
ہزیمت سی اونہیں تہا سروکار — صحابہ ان کی بہی محو رضا تہی — نہایت جان نثار و دل فدا تھے
رہی وہ مستقل با عزم جرأت — لڑی جسوقت کفار منی حضرت — مگر کچھ لوگ کرتی تھی ستائے
اونہیں حاصل ہوئی ... — کہ جب ہونی لگا تیروں کا باران — بعض وہ لوگ آپس سی پریشان
ولیکن ... رسالت — سواری بغلہ تہی باشان و شوکت — ابو سفیان جو تہا حارث کا بیٹا
رسول اللہ کا وہ ابن عم تہا — عنان مرکب سرور پہ تہا ہم — وہ اپنی ہاتھ میں پکڑی تہا او سم
رسول اللہ کرتی تھی ارادہ — کہ ہوویں حازم ادبار اعدا — مگر وہ عم ابن خیر الورا کا
رکھی مصلحت تھامی ہوئی تھا — عجب کچھ حال تہا محبوب کا — ہراس و خوف تہا او نہ حیلا
بعین جرأت و فرط شجاعت — رجز پڑھنی لگی اسوقت حضرت — کہ میں ایسا نبی مصطفا ہوں
کہ صدق و راستی ہی بولتا ہوں — تحقیق میاں کہتا ہوں ایسا — کہ عبد المطلب ہی میرا دادا

ح عن ثابت عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة في عمرة القضاء وابن رواحة بين يديه يقول

بیان کرتا ہی یہہ احوال ثابت — کہ ہی قول انس ہر حال ثابت — کہ ہنگام قضای عمرہ حضرت
ہوئی داخل میان مکہ حضرت — تو وہان ابن رواحہ نام شاعر — کہ تھا وہ شاعر زیبا مظاہر
یہہ دو دو شعر پڑھتا آگی آگی — چلا آتا تہا حضرت مصطفا کی

خلوا بني الكفار عن سبيله — اليوم نضربكم على تنزيله
ضربا يزيل الهام عن مقيله — ويذهل الخليل عن خليله

کرو وہان راہ خالی قوم کفار — کہ یہان تشریف لائی شاہ ابرار — بامر محکم تنزیل اس دن

کریگی قتل تم لوگون کو گن گن　　نہیں ماریگی ایسی ضرب وہ تم　　کہ لوٹ جاوی تمامی کا سر
پریگی تم پہ ایسی مار پر مار　　کہ اوس شدت مین ابھی ناگہ گویا　　کہا ابن رواحہ سی عمر نے
کہ یہہ اشعار تو حضرت کے آگی　　میان تک یعنی پڑہ رہا ہی　　بہلا کب شعر پڑہنی کی یہہ جا ہی
کیا ارشاد حضرت نے عمر کو　　کہ اسکو رہنی دے اسدم عمر تو　　کہ کفارون کو اسکا شعر اسدم
زیادہ تیر سی لگتا ہی ہم

۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ وَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ وَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ

بیان کرتا ہی جابر یہہ حقیقت　　کہ مین سو بار سی زیادہ بکثرت　　ہوا ہون ہم نشین بزم والا
وہان اصحاب کا یہہ حال دیکہا　　کیا کرتی سے تہے وہ اشعار جو انکے　　مگر حضرت رہا کرتی تہی ساکت
مضامین زمان جاہلیت　　ہوا کرتی تہی شعر و نثر صنعت　　کبہی خاموش رہتی آپ انکی
کبہی کرتی تبسم سات اونکی

۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

کہا ہی بوہریرہ مقتدا نے　　کہ فرمایا نبی مصطفا نے　　کہ اشعار عرب سی قول جو تہا
بیان ہی یہہ لبید خوش بیان کا　　اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ　　وَكُلُّ نَعِيمٍ لَا مَحَالَةَ زَائِلٌ

۸ عَنِ الشَّرِيدِ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْشَدْتُهُ مِائَةَ قَافِيَةٍ مِنْ قَوْلِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ كُلَّمَا أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيهْ حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةً يَعْنِي بَيْتًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ

شرید خوش زبان کا یہہ بیان ہی　　کہ مین یون کیا تہا راہ کو طی　　ردیف سرور کون و مکان تہا
پس پشت نبی بیٹہا روان تہا　　استقریب بیان کرتا تہا اظہار　　امیہ نام شاعر کی کچہہ اشعار
غرض جب پڑہ کی چپ ہوتا تہا مین یان　　تو فرماتی تہی حضرت اور بہی ہان　　بحکم سید کونین ہر بار
اسی صورت سی پڑہی جاتا تہا اشعار　　برائی خاطر سردار عالم　　پڑہی تہی ایکسو اشعار سب ہم

غرض ہیں یہہ دو بیکا جستو فت شعا | نو فرمایا یہہ مجیبی احسن کار | کرشان شعر سی ہی یہہ نمایان

بزودی یہہ امید ہو مسلمان

٩ عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع لحسان بن ثابت منبرا في المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم او قال ينافح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ويقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى يؤيد حسان بروح القدس ما ينافح او يفاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

جناب عائشہ کرتی ہیں ظاہر | کہ تھا حسان نامی وہ جو شاعر | جناب مصطفی کا مدح خوان تھا

مدح خاتم پیغمبران تھا | تو اوسکی واسطے مسجد کے اندر | رسول اللہ رکھدیتے تھی منبر

کھڑا ہو کر وہ اوس منبر پہ ہر دم | بیان کرتا تھا وصف فخر عالم | و یا کفار کی کرتا مذمت

[illegible] ختم نبوت | رسول اللہ فرماتی تھی ایسا | کہ ہی حسان جو ثابت کا بیٹا

تو اوسکی واسطے باری تعالی | بجبریل امین امداد کرتا | غرض اس کا مدد ہے جب تلک ہی

## باب ما جاء في كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم في السمر

مقرر اسکے تائید ملک ہے

١ عن عائشة رضي الله عنها قالت حدث رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة نساءه حديثا فقالت امرأة منهن كان الحديث حديث خرافة فقال اتدرون ما خرافة ان خرافة كان رجلا من عذرة اسرته الجن في الجاهلية فمكث فيهم دهرا ثم ردوه الى الانس فكان يحدث الناس بما راى فيهم من الاعاجيب فقال الناس حديث خرافة

جناب شان رحمت صورت افسانہ جو باتین | کیا کرتی تھی اب احوال وہ لکھنی میں آتا ہے

جناب عائشہ کرتی بیان ہیں | یہان اسطرح سے افسانہ خوان ہیں | کہ حضرت نی میان اہل خانہ

سنایا ایک شب سبکو فسانہ | تمامی زوجہ خیر الوری سے | کہا تھا ایک نی بیوی مصطفی سے

کہ یہہ تو آپ کا ایسا بیان ہے | خرافہ سی نکر دینا نشان ہے | لگی کہنی جناب نیک فرجام

خرافہ ہی بھلا کس چیز کا نام | پھر اپنے آپ اونکو بن پوچھی بتایا | خرافہ نام تھا ایک شخص ایسا

کیا جنات نے اوسکو گرفتار رہا مدت تلک اونمین بیچارہ پہر یہی مذکور ایام جہالت

ہوا یہہ سانحہ از قبل بعثت پہر اسکی بعد جنات پریشان اوسی پہونچا گئی تا مجلس انسان

وہ اونمین ایک مدت تک رہا تہا وہانکا حال جو دیکہا کیا تہا بیان کرتا تہا از روی عجائب

مقالات و حکایات غرائب غرض اب جو فسانہ ہو بندرت خرافہ سی اوسی دیتی ہین نسبت

یعنی اور بھی ۱۲ — یعنی حدیث خرافہ سی ۱۲

## حدیث ام زرع

۳ عن عائشة رضي الله عنها قالت جلست احدى عشرة امرأة فتعاهدن وتعاقدن

جناب عائشہ سی ہی یہہ مروی کہ گیارہ عورتین بیٹہین اکٹہی یمن سی یا وہ جگہہ کہتی ہی نسبت

جہان کہتی تہین وہ جانی سرگذشت کیا آپسمین اون سب نی یہہ پیمان کہ بھید رہا کری کوئی نہ پنہان

جو اپنی شوہرونکی ہو حقیقت کرین اظہار از رہ صدق [illegible]

قالت الاولى زوجي لحم جمل غث على رأس جبل وعر لا سهل فيرتقى ولا سمين فينتقل

کہا اوس عورت اول نی ایسا کہ ہی میرا تو شوہر بیمزہ بلا وہ اس صورت سی ہی لاغر سراپا

کہ جیسی ہو شتر کا لحم لاغر وہ دبلا جسم ہی تو کوہ پر ہے باسانی نہ وہان ہرگز گذر ہے

موٹاپی کا کہین اوسمین نہین نام کہ لایا جائی وہ وہانسی بانجام یہہ تہا عورتکا مقصود جسکا

کہ ہی یعنی وہ مرد بی حمیت

قالت الثانية زوجي لا ابث خبره اني اخاف ان لا اذره ان اذكره اذكر عجره وبجره

یہہ کی اوس دوسری عورت نی تقریر کہ کر سکتی نہین کچہہ حال لکہا مری شوہر کا ایسا کچہہ بیان ہے

کہ جسکی وصف مین قاصر زبان ہے مجہی یہہ خوف ہی گر کچہہ کہونگی تو اوسکی راز پنہان کہول دونگی

نہایت دور میرا ماجرا ہی یہان خاموش ہی رہنا بہلا ہے

قالت الثالثة زوجي العشنق ان انطق اطلق وان اسكت اعلق

کری اوس تیسری نی یہہ شکایت کہ میرا مرد ہی بدخو نہایت کہون کیا کچہہ کہا جاتا نہین ہے

کہ چپ بہی رہا جاتا نہین ہے زبان گر سامنی اوسکی ہلاؤن طلاق بائنہ فی الفور پاؤن

دگر خاموش بیٹھوں صبر کر کے | توکٹ جاوی نہ روتی تیت بہ کے

قالت الرابعة زوجی کلیل تہامة لا حر ولا قر ولا مخافة ولا سآمة

کہا اوس عورت چارم نی یہ حال | کہ میں خاوند سی ہوں فارغ البال | وہ ہی اس طرز و اس انداز کی بات

اوسی گویا تہامہ کی کہوں رات | نہ گرمی اوسمیں نہ سرد بہری ہے | ملال و بیم سی صافی بری ہے

قالت الخامسة زوجی ان دخل فهد وان خرج اسد ولا یسئل عما عهد

کہی اوس پانچویں عورت نی یہ بات | کہ جیوں ہند کی سیری یہہ اوقات | سہ آتا ہی اگر وہ گھر کی اندر

تو سوتا ہی بشکل یوز اکثر | کھلتا ہی اگر وہ گھر سی باہر | تو بشکل شیر پھرتا ہی دلاور

نہیں ہوتا کسی حالت کا [illegible] | قالت السادسة زوجی | خیال عہد سی نہ فکر پایان

ان اکل لف وان شرب اشتف وان اضطجع التف ولا یولج الکف لیعلم البث

چھٹی عورت کا اب یہہ ماجرا | کہوں کیا ماجرا عین بکا ہے | کہا اوسنی کہ میرا زوج عیاں

وہ ایسا خودغرض ہی اور بکھود | کہ اوسکی سامنی آوی جو کہانا | سبھی کہا وی نچھوڑی ایک دانا

اگر پینی کی کوئی چیز پاوی | ڈلا جرعہ نہیں دم میں چڑھاوی | اگر سووی تو ہی یہہ عالم خواب

وہ کپڑی کو لپیٹی شکل گرداب | پہ وہ وحشی بسر گردن چھپاوی | نہ پھر وہ ہاتھ کو باہر نکالی

نہ پوچھی حال غم جس کا وہ زنہار | قالت السابعة زوجی عیایاء | نہ اوسکی رنج و راحت سی سروکار

او غیایاء طباقاء کل داء له داء شجک او فلک او جمع کلا لک

اب کی ساتویں نی صفت شوہر | کیا ظاہر کہی درماندہ مضطر | حکایت ناتوان سنسی ہی برابر

کہوں کیا ہی خاموشی کے | وہ نامرد کی میں کہ راہ مطلق | بہ ہنگام سخن درماندہ احمق

کوئی درد و الم ایسا نہیں ہے | کہ میری زوج میں ہیدا نہیں ہے | مجسم درد ہی رنج و [illegible] ہے

گرفتار غم و رنج و محن ہے | با اپنی اطوار کہتا ہی یہہ بد | کہ ہاتھ اوسی تو توڑی سر کو

[illegible] کیا وہ ہی پھوڑا | کوئی بات نکہی عضو تن کا

قالت الثامنة زوجی المس مس ارنب والریح ریح زرنب

ز بس ہشتم بیان کرنی لگی ہیسات کہ میرا زوج ہی گلزار اوصاف کہون کیا اوسکی خوشبو کا تمام
نرمی میں سن و سیما کا عالم وہ اوسکی بو ہی عنبر زرنگی گویا کہون خوے کا اوسکی حال کیا کیا

قالت التاسعة زوجي رفيع العماد عظيم الرماد طويل النجاد قريب البيت من الناد

نوین عورت نی یہہ قصہ سنایا کہ میرا زوج ہی ایوان والا بلند و مرتفع اوسکا ستون ہی
محل اوسکا برفعت بی ستون ہی یہہ بخشش پر کا عالم اوسکی یہان ہی کہ خاکستر کا انبار گران ہی
وہ قد آور جوان خوش لقا ہی نہایت اوسکا النبار تلا ہی عمارت اوسکی ہی ایسی اوتہا
کہ ہی لوگون کے وہان اکثر سماے

قالت العاشرة زوجي مالك وما مالك مالك خير من ذلك له ابل كثيرات المبارك قليلات المسارح اذا سمعن صوت المزهر ايقن انهن هوالك

دہائین سوین کی باری جلیہ لگی خاوندکی کرنی ثنا ہے کہ کیا اچہا ہی میرا مالک آدم
وہ مالک مالک خیر و کرم ہے بیان کیا کیجئی اونٹونکی کثرت کہ رکہتا ہی وہ باحد نہایت
یہہ ایسی کثرت جنس شتر ہے کہ صحرا اور جنگل اونسی پر ہے او نہین در کار ہی اپنی خس و کاہ
کہ ہی بس تنگ میدان چراگاہ یہہ ہی معمول اوس عالی ہمم کا کہ جس دم کام ہی مہمان آیا
تو اوس مہمان کی خاطر وہ خوشخو وہین مذبوح کرتا ہی شتر کو غرض اونٹون کا یہہ عالم ہوا
کہ جب اونکو شتربان ہانکتا ہی تو وہ چوب شبان کی سنکی آواز سمجہہ لیتی ہین اپنی دلمین یہہ راز
کہ آیا ہی کوئی مہمان مسافر کہ ہنگی ذبح ہمکو اوسکی خاطر

قالت الحادية عشرة زوجي ابو زرع وما ابو زرع اناس من حلي اذني وملأ من شحم عضدي وبجحني فبجحت الي نفسي وجدني في اهل غنيمة بشق فجعلني في اهل صهيل واطيط ودائس ومنق فعنده اقول فلا اقبح وارقد فاتصبح واشرب فاتقمح ام ابي زرع فما ام ابي زرع عكومها رداح وبيتها فساح ابن ابي زرع فما ابن ابي زرع مضجعه كمسل شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت ابي زرع فما بنت ابي زرع طوع ابيها وطوع

امها وملاء كسائها وغيظ جارتها جارية ابي زرع فما جارية ابي زرع لا تبث حديثنا تبثيثا ولا تنقث ميرتنا
تنقيثا ولا تملأ بيتنا تعشيشا قالت خرج ابو زرع والاوطاب تمخض فلقي امرأة معها ولدان لها كالفهدين يلعبان
من تحت خصرها برمانتين فطلقني ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب شريا واخذ خطيا واراح علي نعما ثريا واعطاني
من كل رائحة زوجا وقال كلي ام زرع وميري اهلك فلو جمعت كل شيء اعطانيه ما بلغ اصغر آنية ابي زرع
قالت عائشة رضي الله عنها فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت لك كابي زرع لام زرع

کہا اوس کیا روین نے آخر کار | کہ بوزرع وہ منعم مرد زردار | مرا وہ شوہر زینت فزا تہا
مری کانونکو زیور سے بہرا تہا | دیا اسطرح کا آرام مجکو | کہ آئی فربہی پر دونو بازو
رکہا اوسنے مجہے خوشحال شادان | رہی آرام و راحت سے مری جان | بیان مین کیا کرون اپنے نسب کا
ہوتے تہے بکریون الونمین پیدا | کہ تہے وہ لوگ از بس بی بضاعت | گذر کرتی تہی با تنگی و عسرت
مجہے وہان سے یہہ اپنے گہر مین لایا | عروج نشہ دولت دیکہایا | یہان حاصل ہوئی یہہ سرفرازی
سنی بانگ شتر آواز تازی | سبہی خیل و حشم دیکہا مہیا | بہت غلہ کا یہان انبار پایا
ہوئی ایسی یہان توقیر حاصل | رہی باقی نکوئی حسرت دل | سحر تک بی ملال و بی کدورت
بعین عیش کرتی استراحت | مجہے جسوقت ہوتی حمد آب | تو آب سرد پیکر ہوتی سیراب
ابی زرع کی وہ جو ایک مان تہے | وہ کیسی بان برکت خاندان تہے | میسر تہا اوسے سامان دولت
تمامی خانہ و ایوان بوسعت | ابی زرع کا کیا اچہا وہ بیٹا | نہایت نازنین زیبا مصفا
وہ اوسکی خوابگاہ بی کدورت | غلاف تیغ ہے گویا بصورت | وہان وہ نازنین آرام کرتا
مصفا تیغ کی صورت مین تہا | خورش درکار ہو جسوقت اسکے | تو بزغالہ کا بس لے اٹین بازو
ابی زرع کی بیٹی مہ جبین تہے | مگر مان باپ کے فرمان گزین تہے | وہ تہی فربہ عجب انداز کی سات
کہ جسکا رشک ہمسایہ کو دن رات | ابی زرع کی لونڈی گلبدن تہے | امین از دار و بی غبن تہی
کہون کیا اس سے آگی اب افسانہ | ابو زرع گیا بیرون خانہ | جہان وہ کارخانہ شیر کا تہا
جدا کرتی تہی روغن اوسکا | ہوا وارد وہان جسوقت آکر | تو دیکہی ایک عورت ماہ پیکر

کہ وہ بچی تھی وہ نازنین تھی | نہایت نازک و زیبا حسین تھی | وہ چینی کی طرح کرتی تھی باز

یہ بھی بچو تھی کرم دلنواز تھی | وہ دلو سکی جو انار تازہ تر تھی | وہ اونسی کھیلتی دونو تھی

غرض دیکھا جو بوزرع نی اوسکو | ہوا بس عاشق ہر تار گیسو | اوسی وہ انسی اوٹھا کر بیاہ لایا

خوشی سی اوسکو خانہ بنایا | مجھی گھر مین باہر نکالا | کہون کیا سوت نی آکر نکالا

کیا پھر بعد اوسکی مینی شوہر | کہ وہ بھی اپنی گھر سی تھا تونگر | رئیس قوم تھا مرد سپاہی

لئی نیزہ کو گھوڑی پر سپاہی | مجھی وہ اپنی گھر جسوقت لایا | سبھی سامان دولت کا دکھایا

کیا اوس شوہر ثانی نی حاضر | بزرگان وشتر کو میری خاطر | سوا اسکی سبھی سامان دولت

عطا مجکو کیا اوسنی بکثرت | کہا ای ام زرع اسکو تو لی | یہہ وقت عیش ہی کہا کھلالی

اکہون کیا اوسنی جو مجکو دیا ہی | اکٹھا گر کرون جو کچھ ملا ہی | ابو زرع کا تھا جو ظرف اوتنا

یہہ سب اوسکی مقابل ہو نہ اصلا | جناب عایشہ با خوشی بیانی | بیان جب کر چکین یہہ داستانی

کیا ارشاد ختم المرسلین نی | جناب شافع روز پسین نی | کہ ام زرع کا جو ماجرا ہی

ابی زرع نی جو اوسکو دیا ہی | اوسی صورت سی ہین تیری ہی خاطر | ہر صورت ہون دلدار تیرا حاضر

ہوئی لیکن جدائی اونمین پیدا | مگر مین ہون تیری ہر وقت شیدا | مجھی تو سات تیری ہی نہایت

محبت ہی محبت ہی محبت

# باب ما جاء فی صفة نوم رسول الله صلی الله علیه وسلم

ح عن البراء بن عازب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا اخذ مضجعه وضع کفه الیمنی تحت خده الایمن وقال رب قنی عذابك یوم تبعث عبادك

| بیان خواب وصف نوم کا اسمین | | جناب سید ابرار کی یہہ باب آتا ہی |
|---|---|---|

کہا ابن عازب نی کہ حضرت | بوقت عزم خواب استراحت | بجانب خوابگاہ پاک جو ہوتا

مبارک جب تشریف لاتا | کف دست یمین کو شاہ لولاک | رکھا کرتی تھی زیر عارض پاک

وہ استغفار کی کرتی تھی اوسدم | کہ اے پروردگار رب عالم | عذاب حشر سے مجھکو بچا لے

قیامت کی تزلزل سے امان دے

ح عن حذيفة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اوى الى فراشه قال اللهم باسمك اموت واحيا واذا استيقظ قال الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا واليه النشور

حذیفہ سے ہے مروی یہ روایت | کہ تھی یہ سرور عالم کی عادت | کہ جب تشریف لاتے سونے کو

تو لاتے یہ دعا اپنی زبان پر | کہ تیرا نام لیکر یا الٰہی | بسوی موت میں ہوتا ہوں راہی

حیات و زندگانی بار دیگر | مجھے ہے نام سے تیرے میسر | غرض وہ جسگھڑی بیدار ہوتے

تو فوراً اس دعا کو آپ پڑھتے | کہ ہے شکر خداوند تعالیٰ | کہ جسنے بعد مرنے کی جلایا

سب ہونگے اوسکی جانب اکٹھے | وہی بس مالک روز جزا ہے

ح عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اوى الى فراشه كل ليلة جمع كفيه فنفث فيهما وقرأ فيهما قل هو الله احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم مسح بهما ما استطاع من جسده يبدأ بهما راسه ووجهه وما اقبل من جسده يصنع ذلك ثلاث مرات

ہوا ثابت کلام عائشہ سے | کہ حضرت جسگھڑی بستر پہ آتے | تو بس دونوں کف دست مکرم

ملا کر آپ کر لیتے تھے باہم | وہ پڑھ کر قل ہو اللہ احد کو | پھر آگے کی بھی پڑھتے سورتین دو

جو پڑھ چکتے تو اونکو پھونک کر آپ | پس اپنے ہاتھ لاتے سوے سر آپ | کف دست مبارک اپنی سر سے

ملاتے تھے تمامی دوش و بر سے | جو تھا آگے کا اندام مبارک | بمثل سینہ و رخسار و تارک

پھراتے ہاتھ تھے سارے بدن پہ | سر والا سے لیکے عضو تن پہ | مگر ایسا رہا معمول حضرت

کہ کرتے اس عمل کو تین نوبت

ح عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نام حتى نفخ وكان اذا نام نفخ فاتاه بلال فاذنه بالصلاة فقام وصلى ولم يتوضأ وفي الحديث قصة

کہا جب ابن عباس نے ایسا | کہ میں نے آپ کا یہہ حال دیکھا | کہ تہی مصروف خواب استراحت

رسول مصطفی دریای رحمت | صدا آتی گلوی پاک سی تہی | گلوی صاحب لولاک سی تہی

کہ تہا یہہ آپکی سونیکی انداز | کہ جیسے نیند میں آتی تہی آواز | پہر آکی وہ بلال باصفا کی

اذان دی خادم خیر الوری نی | اوٹہی حضرت سونیکی ادا سی | نماز اوٹہہ کر پڑہی اخلاص جا سی

اگرچہ آپ تہی سونی اوٹہی تہی | وضو لیکن نفرمایا بہی آپ نی | کہ یہہ بہی خاصہ خیر الوری تہا

وضو اوڑ ہکانہ تہا سونیسی جاتا | روایت ہی یہہ طول حال کی بات | مگر آئی بیان اجمال کی سات

۵ ح عن ثابت عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اوى الى فراشه قال الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا وكفانا وآوانا فكم ممن لا كافي له ولا مؤوي

بیان کرتا ہی یہہ احوال ثابت | کہ ہی مجکو انس سے حال ثابت | کہ جب ختم رسل محبوب وہاب

قدم لاتی بسوی جامہ خواب | تو باطرز سپاس و حمد باری | کیا کرتی تہی یون نعمت شماری

کہ وہ خلاق شایان ستائش | کہ جسنی کہانی پینی کو دیا ہی | وہی مشکل کشا ہی مشکلون کا

وہی دنیا ہی سونیکی لئی جا | ہماری واسطی مسکن دیا ہی | ہمین آرام و راحت سی کہا ہی

بہت مخلوق ہین دنیا مین ایسی | کہ ہی جا ہی سکونت کو ترستی | بہت ایسی بہی دنیا مین بشر ہین

کہ وہ حیران پریشان سر بسر ہین | غرض یہہ ہی کہ ہم پر رب عزت | کیا کرتا ہی کیا انعام و رحمت

۶ ح عن ابي قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا عرس بليل اضطجع على شقه الايمن واذا عرس قبيل الصبح نصب ذراعه ووضع راسه على كفه

بیان کرتا ہی ایسا بو قتادہ | کہ تہا یہہ آپ کا عزم و ارادہ | کہ جو ہنگام شب کرتی تہی آرام

تو تہا اسطرح کی آرام سی کام | ہتہیلی ہاتہہ سیدہی کی اوٹہا کی | تلی وہ کنپٹی سیدہی کی رکہتی

کہیں ایسا اگر ہوتا نہین مطلب | کہ کرتی نوم حضرت آخر شب | تو سوتی اسطرح خیر البشر تہی

کہ رکہتی وہ ہتہیلی زیر سر تہی | ولیکن ساعد دست مکرم | کہڑی کرتی رسول اسعد و اسدم

# بَابُ مَاجَاءَ فِی عِبَادَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(١) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ أَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

کسی طاقت و تنہائی سختیاں راہ عباد کے | رسول اللہ کا جو حوصلہ سختی او ٹھاتا ہے

نماز مصطفائی کے حقیقت | ہوئی قول مغیرہ سی روایت | لہ تھی ایسی نماز اشرف الناس
کہ دونو پاون کر آئی تھی آماس | بہنگام قیام ایسے مشقت | او ٹھائی تھی کہ سوجی پا ہی حضرت
کہا لوگون نی حضرت مصطفا سے | کہ ہین کیون آپ یہہ شدت او ٹھاتے | قصور اول و آخر تمہارے
خدائی پاک نی بخشی ہین سارے | کیا حضرت نی لوگون کو یہہ اظہار | ادا کیونکر نہ کیجی شکر غفار
وہ منعم جسنی یہہ نعمت عطا کی | | اوسکی شکر مین محنت ادا کی

(٢) عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ فَإِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ أَوْتَرَ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ أَلَمَّ بِأَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَثَبَ فَإِنْ كَانَ جُنُبًا أَفَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَإِلَّا تَوَضَّأَ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ

روایت اسود راوی سی آئی | کہ اوسنی عائشہ سی التجا کی | کہ حضرت کی نماز شب سی مجکو
مفصل اور مشرح خبر دو | اونہون نی یہہ کیا اظہار مطلب | کہ سو رہتی تہی حضرت اول شب
مگر پھر خواب سی اوٹھتی تھی سدم | رہا کرتی تہی جسدم رات کچھ کم | نماز وتر اوسی ہنگام پڑہ کے
تھی اپنی بستر اطہر پہ آتے | اگر حاجت اونہین ہوتی تھی لاحق | تو ہوتی اہل خانہ سی موافق
پھر اسکی بعد جب سنتی اذان کو | تو کرتی غسل با انداز نیکو | نہوتی تہی اگر کچھ غسل کی بات
تو کرتی غسل اوس ہنگام و اوقات | وضو ہی کر کی وہ باہر کو آتے | ادا کرتی نماز صبح کو تہی

(٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حتى اذا انتصف الليل او قبله بقليل او بعده بقليل فاستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم
فجعل يمسح النوم عن وجهه بيده ثم قرأ العشر الآيات الخواتم من سورة آل عمران ثم قام الى شن
معلق فتوضأ منها فاحسن الوضوء ثم قام يصلي قال عبد الله بن عباس فقمت الى
جنبه فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده اليمنى على راسي ثم اخذ باذني اليمنى يفتلها فصلى
ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين قال معن ست
مرات ثم اوتر ثم اضطجع ثم جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج فصلى الصبح

یہاں عباس کا بیٹا ہی راوی  یہہ اپنی حال سی اوسنی خبر دی  کہ میمونہ میری خالہ حقیقی
کہ تہیں وہ زوجہ والا نبی کے  رہا میں ایک شب جو اونکی گہر تہا  تو یہہ احوال وہاں اوس رات گذرا
کہ جب آرام کا ہنگام آیا  مجہی عرض وسادہ پر سولایا  کیا حضرت نی سونی کا ارادہ
تو سوئی آپ بر طول وسادہ  یہاں تک استراحت آپنی کی  کہ پوری ہو گئی بس رات آدہی
وہ اوس دم قریب نصف شب تہی  ویا کچہہ ڈہل گئی تہی نصف سے بہی  غرض جاگی شہ لولاک اوسدم
ملا ہاتہوں کو بر روی مکرم  اثر یہہ خواب کا باقی رہا تہا  اوسی روی مبارک سی اوٹہایا
پہر اسکی بعد با احسان میکو  لگی پرہنی وہ ان دس آیتوں کو

إن في خلق السموات والارض واختلاف الليل والنهار لآيات لاولي الالباب الى آخره

ہوئی پرہنی سی جب حاصل فراغت  تو آئی مشک کی جانب کہ حضرت  لیا مشک معلق سی کچہہ ایک آب
کیا اوس سی وضو با حسن آداب  نماز شب لگی پرہنی پہر اوٹہہ کر  کہڑا میں بہی ہوا اونکی برابر
ہوئی دست چپ میں جو کہڑا تہا  تو سیدہا ہاتہہ میری سر پہ رکہا  وہ میری کان دہنی کو پکڑ کر
مجہی سیدہی طرف فی الحال لاکر  ہوئی پہر آپ مصروف عبادت  ادا کرتی رہی دو دو ہی رکعت
دوگانہ وہ چہہ بار اسطرح پڑہ کر  لگی پہر وتر بہی پرہنی برابر  پہر اسکی بعد سوئی آکی حضرت
یہاں تک آپنی کی استراحت  کہ ہنگام سحر نزدیک پہونچا  موذن نی بہی اذان دینی کو آیا
اونہی سنکر اذان فی الحال حضرت  ادا کی جلد اوٹہتی ہی دو رکعت  پہر دی پڑہ چکی جب دو دوگانہ

ہوئی پہر جانب مسجد روانہ | وہان پہر کی محبوب الٰہی | لگی پڑہنی نماز صبح کا سحر…

۴ عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل ثلث عشرۃ رکعۃ

کیا عباس کی بیٹی نی نذر کو یہ | کہ تہا یہہ آپکا معمول و دستور | کہ شب کو سو کی جب اوٹہتی تہی حضور

پڑہا کرتی تہی وہ تیرا ہی رکعت

۵ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا لم یصل باللیل منعہ من ذلک النوم او غلبتہ عیناہ صلی من النہار ثنتی عشرۃ رکعۃ

بیان کی عائشہ نی یہہ روایت | کہ تہی حضرت نبی کی یہہ عادت | کہ سوجاتی اگر وہ ہوکی بیتاب

ویا انکہون مین ہوتا غلبہ خواب | تو پڑہتی تہی تہجد کو نہ اوس شب | مگر دن کو ادا کرتی یہہ مطلب

و دبارہ رکعتین پڑہتی تہی دن کو | تہجد کو ادا کرتی تہی دن کو

۶ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدکم من اللیل فلیفتتح صلاتہ برکعتین [خفیفتین]

بیان بوہریرہ سی عیان ہے | کہ یہہ ارشاد ختم مرسلان ہی | کہ جو کوئی تہجد کو کہڑا ہو

تو بس یہہ بات بہی لازم ہی اسکو | کہ اول تو پڑہی اوسکی کر دو رکعت | ادا کرلی باسانی و سرعت

کہ ہی یعنی یہہ آداب تہجد | کلید فاتح باب تہجد

۷ عن زید بن خالد الجہنی انہ قال لارمقن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فتوسدت عتبتہ او فسطاطہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین خفیفتین ثم صلی رکعتین طویلتین طویلتین طویلتین ثم صلی رکعتین وہما دون اللتین قبلہما ثم صلی رکعتین وہما دون اللتین قبلہما ثم صلی رکعتین وہما دون اللتین قبلہما ثم اوتر فذلک ثلث عشرۃ رکعۃ

بیان اب زید راوی کا بیان ہی | وہ اپنی حال کو کرتا عیان ہی | کہ یہہ ٹہرا مجہی منظور جب دم

کہ دیکہون مین نماز فخر عالم | تو مین نی عتبہ سرکار محشر | بشوق دل بنایا تکیہ سر پر

وا خیمہ جناب مصطفا کا | سر مشتاق کا تکیہ بنایا | غرض پڑہنی لگی جس وقت حضرت

نماز شب تو دیکہی یہہ حقیقت | کہ پہلی پڑہ کی دو رکعت ترود سے | طوالت پر نظر پہر آپنی سے کی

اکی پڑھتی پھر ایسی دو دو رکعت
تو وہ اوس دوسری سی با مختصر تہا
تو اوسمین کی کمی بار سوم سے
چہارم سی نہ بودی تہا گزارا
نماز وتر کو آخر پڑہا تہا

کہ تہی جسمین طوالت پر طوالت
چہارم بار با تجدید نیت
جناب سرور دنیا و دین نی
جہٹی نیت پہر اسکی بعد کی تہی
غرض اوس رات کا یہہ ماجرا تہا
پڑہین حضرت نی تیرہ رکعتین سب

سوم بار پڑہا پہر جو دو گانا
ہوئی مشغول پہر پڑہی دو رکعت
غرض جب پانچوین نیت کیا تہا
وہ ان سب سی با سانی پڑہی تہی
ہوا ثابت مجہی ہین جسکے گنا جب

عن ابی سلمة بن عبد الرحمن انه اخبره انه سال عائشة رضی الله عنها كيف كانت صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی رمضان فقالت ما كان رسول الله صلی الله علیه وسلم لیزید فی رمضان ولا فی غیره علی احدی عشرة ركعة یصلی اربعا فلا تسال عن حسنهن وطولهن ثم یصلی اربعا فلا تسال عن حسنهن وطولهن ثم یصلی ثلاثا قالت عائشة فقلت یا رسول الله اتنام قبل ان توتر قال یا عائشة ان عینی تنامان ولا ینام قلبی

ابی سلمہ نی پوچہا عائشہ سی
نماز شب پڑہا کرتی تہی کیونکر
کہا سائل نماز شب مین حضرت
ویا اسکی سوا ہوتا مہینا
کہ اول چار رکعت تہی جو پڑہتے
کہ تہین کیسی وہ حسن طول کی سات
کہا جاتا نہین مت پوچہہ اصلا
نماز وتر ہی جس سی عبارت
کہا ای عائشہ یہہ ماجرا ہی

کہ یہہ احوال ہان مجکو بتا دی
کہا اوس سی یہہ ام مومنین نے
کہ بستی کی رکہتی تہی عادت
پڑہا کرتی تہی وہ گیارہ ہی رکعت
رسول ابعد حسن ادب سے
پہر اسکی بعد بہی وہ چار رکعت
کہ تہا کیا حال چارون رکعتونکا
غرض مین نے کہی یہہ بات اونسی
میرا دل خواب مین بہی جاگتا ہی
ولیکن میری دل کو آگہی ہے

کہ روزونکی مہینی مین ہمیشہ
جناب زوجہ سردار دین نے
ہوا کرتا تہا روزون کا مہینا
تو ان گیارہ کی تہی یہ حقیقت
نہ پوچہا اب مجہسی اونکی حسن کی بات
پڑہا کرتی تہی با حسن طوالت
پڑہا کرتی تہی پہر وہ تین رکعت
کہ سوتی ہو تم وترون سی پہلی
اگرچہ انکہہ مین بند کے ہی

ح ۹ عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلى من الليل احدى عشرة ركعة يوتر منها بواحدة فاذا فرغ منها اضطجع على شقه الايمن

جناب عائشہ کرتی بیان ہین — تہجد کی بیان مین درفشان ہین — کہ تہی تحقیق یہہ حضرت کی عادت
پڑہا کرتی تہی وہ گیارہ ہی رکعت — تو اون گیارہ کی تہی تفریق ایسے — کہ اومین ایک رکعت وتر کی تہی
فراغت آپ جب ہینی اسی سے ہوتے — تو اپنی داہنی کروٹ کو سوتے

ح ۱۰ عن عائشة رضى الله عنها قالت كان النبى صلى الله عليه وسلم يصلى من الليل تسع ركعات

بیان جو عائشہ کا اب بیان ہے — خلاف قول سابق بیگمان ہے — کہ تہی ختم رسالت کی یہہ عادت
پڑہا کرتی تہجد نو ہی رکعت

ح ۱۱ عن حذيفة بن اليمان انه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل قال فلما دخل فى الصلوة قال الله اكبر ذو الملكوت والجبروت والكبرياء والعظمة قال ثم قرا البقرة ثم ركع فكان ركوعه نحوا من قيامه وكان يقول سبحان ربى العظيم سبحان ربى العظيم ثم رفع راسه فكان قيامه نحوا من ركوعه وكان يقول لربى الحمد لربى الحمد ثم سجد وكان سجوده نحوا من قيامه وكان يقول سبحان ربى الاعلى سبحان ربى الاعلى ثم رفع راسه فكان ما بين السجدتين نحوا من السجود وكان يقول رب اغفر لى رب اغفر لى حتى قرا البقرة وال عمران والنساء والمائدة او الانعام

حذیفہ نے پڑہی تہی جو کسی رات — نماز شب رسول اللہ کی ساتھ — تو وہ کرتا ہی ظاہر صورت حال
کہ دیکہی آپ کی مین یہہ افعال — کہا جب آپ نے اللہ اکبر — تو اسکو بہی لگی کہنے برابر

ذو الملكوت والجبروت والكبرياء والعظمة

پڑہا پہر آپ نے الحمد پڑہ کر — بقر کو ابتدا سی تا بآخر — سنو حال رکوع مصطفا سے
سہ بارہ جسمین یہہ تسبیح کہتے تہی

سبحان ربى العظيم سبحان ربى العظيم سبحان ربى العظيم

پہر اوسکی بعد جب سر کو اوٹہایا — باندازہ رکوع قومہ کیا تہا — بوقت قومہ شایان سرا

زبان پاک تھی اسطرح گویا

لِرَبِّیَ الْحَمْدُ لِرَبِّیَ الْحَمْدُ

پھر اسکی بعد جو سجدہ مین آئے | رہی وہ دیر تک سر کو جھکائے | بیان کرتی رہی عظمت خدا کے
ستایش کی جناب کبریا کے

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

غرض سجدہ سی جب سر کو اوٹھایا | کیا وان بھی توقف سجدہ کا | پڑھا بین سجدتین اس دعا کو
کہ یارب بخش دی میری تنین تو

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ

رسول اللہ نی یہہ سورتین چار | پڑھین تھین چار رکعت مین باظہار | بقرا اول پڑھی پھر آل عمران
نسا اسکی بعد تھی وہ مائدہ خوان | باَدائی نماز چار رکعت | رہی اسطرح سی مشغول حضرت
ولیکن سورۂ انعام کا نام | لیا راوی نی بہر دفع ابہام | کہ اوسکو شک یہان پیدا ہوا تھا
رُجا ہی مائدہ انعام لا یا

۱۲ ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاٰیَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ لَیْلَةً

بیان کے عائشہ نی یہہ حقیقت | کہ یعنی ایکشب شایان رحمت | رہی مشغول یون یاد خدا مین
عبادت کی جناب کبریا مین | کیا تھا ایک ہی آیت کو تکرار | یہہ آیت رات بھر پڑھتی تھی ہر بار

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

۱۴ ح عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ صَلَّیْتُ لَیْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَزَلْ قَائِمًا حَتّٰی هَمَمْتُ بِاَمْرِ سُوْءٍ قِیْلَ لَهٗ وَمَا هَمَمْتَ بِهٖ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَقْعُدَ وَاَدَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہہ عبد اللہ ہی مرد صحابی | حقیقت اپنی یون اوسنی بیان کی | کہ مین جو ایکشب حضرت نبی کا
بہنگام تہجد مقتدی تھا | یہان تک آپ نی کی تھی درازی | کہ آئی تھی مری جی مین برائی
کہا لوگون نی یہہ احوال سنکر | کہ تو اپنی برائی کو بیان کر | کہا اوسنی کہ تھا یہہ خطرہ جو

گر جب محبوب تھی حضرت محمد ہوئی مصروف و مشغول عبادت رہی محو قیام با طوالت

تو اوس دم میری دل مین یہہ سمائی کہ اب بس کیجئے اونسی جدائی نبی کو چھوڑ کر مین بیٹھ جاون

نہ تکلیف جماعت اب اوٹھاون

ح ١٤ عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي جالسا فيقرأ وهو جالس فاذا بقي من قراءته قدر ما يكون ثلثين او اربعين اية قام فقرأ وهو قائم ثم ركع وسجد ثم صنع في الركعة الثانية مثل ذلك

کہا ہی عائشہ نی اور یہہ حال کہ تہا حضرت نبی کا یہہ بہی احوال وہ پڑہتی تہی نماز اسطرح پہ

ادا کرتی قرارت بیٹھہ کر یہہ مگر رہتی تہین جس دم آیتین تیس و یا باقی رہا کرتی تہین چالیس

کہڑی ہو کر پڑہا کرتی تہی حضرت اون آیا تونکو تا اتمام رکعت رکوع و سجدہ کر لیتی تہی جس دم

تو پڑہتی دوسری رکعت بہی باہم وہ اوسمین بہی کیا کرتی تہی ایسا کیا تہا رکعت اول مین جیسا

ح ١٥ عن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة رضي الله عنها عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلي ليلا طويلا قائما وليلا طويلا قاعدا فاذا قرأ وهو قائم ركع وسجد وهو قائم واذا قرأ وهو جالس ركع وسجد وهو جالس

یہہ عبد اللہ ہی راوی خبر کا جناب عائشہ سی اونسی پوچہا کہ شاہ دین تسنیم حوض کوثر

نوافل کو ادا کرتی تہی کیونکر کہی سو ل نی سائل سی یہہ بات کہ تہی آپ انکو یون ادا اوقات

اونہین تہی بیشتر یہہ بات حاصل کہڑی ہو کر پڑہا کرتی نوافل قرارت سی فراغت جبکہ پاتی

رکوع مین پشتہ بالا کو جہکاتی جو ہو جاتی تہی سجدہ مین فراغت تو ہوتی پس کہڑی فی الفور حضرت

کبہی طرز دگر اونکا چلن تہا نوافل مین کہڑی ہوتی نہ اصلا قرارت بہی وہ پڑہتی بیٹھہ کر ہی

رکوع و سجدہ بہی کرتی تہی بیٹھی

ح ١٦ عن حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في سبحته قاعدا ويقرأ بالسورة ويرتلها حتى تكون اطول من اطول منها

یہہ حفصہ زوجہ خیر البشر ہیں بیان کرتی روایت معتبر ہیں کہ یعنی تھی نبی کی یہہ عادت
کہ پڑھتے تھے بہ نفل قراءت پڑھا کرتی تھے وہ آیات قرآن بترتیل حروف و حسن الحان
بہ تعدیل و بترتیل و مخارج ادا کرتی قراءت کی مدارج غرض اسطرح جو پڑھتے تھی سورت
تو ہو جاتی عیاں اوس میں جو صورت جو اوس سورت سے بھی بڑی تھی وہ اوس کی سامنی ہوتی تھی چھوٹی

١٧ ح عن عائشة رضي الله عنها اخبرته ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يمت حتى كان اكثر صلوته وهو جالس

بیان کی عائشہ نے یہہ حقیقت کہ جب دیکھے تھے ایام رحلت
تو اون روزوں شفیع روز محشر نوافل بیٹھکر پڑھتے تھی اکثر

١٨ ح عن نافع عن ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ركعتين قبل الظهر وركعتين بعدها وركعتين بعد المغرب في بيته وركعتين بعد العشاء في بيته

کہا نافع سے یہہ ابن عمر نے کہ میں ساتھ ختم المرسلین کے پڑھی تھی ظہر کے پہلے دو رکعت
پڑھی پہر ظہر سے پیچھے دو رکعت پس مغرب دو رکعت مصطفیٰ نے پڑھی تھی گہر میں آخیر الوریٰ نے
نماز فرض پڑھ لی بعد عشا کی دو رکعت آپ نے گہر میں ادا کی

١٩ ح عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين حين يطلع الفجر وينادي المنادي قال ايوب اراه قال خفيفتين

ہوا حفصہ سے یہہ مذکور و منقول کہ تہا یہہ آپ کا دستور و معمول کہ ہنگام ظہور صبح حضرت
بزودی تھی پڑہا کرتی دو رکعت موذن تہا اذان جسوقت دیتا یہہ اوس ہنگام شیوہ آپکا تہا

٢٠ ح عن عاصم بن ضمرة يقول سألنا عليا رضي الله عنه عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم من النهار قال فقال انكم لا تطيقون ذلك قال فقلنا من اطاق منا ذلك صلى فقال كان اذا كانت الشمس من ههنا كهيئتها من ههنا عند العصر صلى ركعتين واذا كانت الشمس من ههنا كهيئتها من ههنا عند الظهر صلى اربعا ويصلي قبل الظهر اربعا وبعدها ركعتين وقبل العصر اربعا يفصل بين كل ركعتين بالتسليم على الملائكة المقربين والنبيين ومن تبعهم من المؤمنين والمسلمين

یہ تھا عاصم نام ہی ضمرہ کا بیٹا — علی مرتضیٰ سے اوسنے پوچھا — کہ کچھہ حال بتاؤ نور حضرت
مجھے بتلائے شاہ ولایت — کہ دن مین وہ ادا کے نوافل — پڑھا کرتے تھے کس کس وقت شمائل
کہا اوس سے جناب بو الحسن نے — علی مرتضیٰ خیبر شکن نے — کہ تم مین سے نہین طاقت کسیکو
ادا جو کرسکے نعل نبی کو — کہا عاصم نے یہہ سب کچھہ عجب ہے — مگر دلکا مرے یہہ مدعا ہے
کہ ہم مین سے ہی جو طاقت کسیکو — بجا لاوے وہ افعال نبی کو — کہا تب اوس سے یہہ حضرت علی نے
کہ جس ہنگام مین سورج نکلتی — بلند ہوتا ہی مشرق سے وہ اتنا — کہ وقت عصر جھک جاتا ہے جتنا
پڑھا کرتی تھی دو رکعت وہ ہمدم — جناب سرور سردار عالم — پھر اسکی بعد جب خورشید چڑھ کے
وہ اتنا دور ہوتا تھا افق سے — کہ وقت ظہر مغرب سے رہی دور — تو اوس دم بھی جناب پاک مغفور
غرض یہہ ہے کہ پڑھتی چار رکعت — نماز چاشت ہی جس سے عبارت — پھر اسکی بعد قبل ظہر حضرت
علاوہ اسکی پڑھتی چار رکعت — نماز ظہر پڑہ لیتی جس ہنگام — تو بعد ظہر دو رکعت سے تھا کام
تھی قبل عصر پڑھتی رکعتین چار — جناب شاہ دین سلطان ابرار — مگر پڑھتی بھی چار ان رکعتون کو
جناب مصطفیٰ کر کر کی دو دو — دوگانہ پڑہ کی جو تسلیم فاصل — کیا کرتی جناب عرش منزل
فرشتی جو مقرب ہین خدا کی — سلام اوپر بھی حضرت بھیجتی تھی — تمامی انبیا اور اونکی امت
رہی اس واخل تسلیم حضرت

# باب صلوۃ الضحیٰ

ح ۱ عن معاذة قالت قلت لعائشة اكان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى قالت نعم اربع ركعات ويزيد ما شاء الله

نماز چاشت کی احکام کو باب نوافل سے — لکھون باہم ملا کر دل بھی رغبت دلاتا ہے
معاذہ نی یہہ پوچھا عائشہ سے — نماز چاشت بھی حضرت پڑھتی — بیان کی عائشہ نی یہہ حقیقت
پڑھا کرتی تھی حضرت چار رکعت — وہ پڑہ لیتی تھی اس سے بھی زیادہ — خدا کا جسقدر ہوتا ارادہ

ح ۲ عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي الضحى ست ركعات

انس سے اسطرح آئی روایت — چھہ رکعت چاشت کی پڑھتی تھی حضرت

۳ عن ام هانی فانها حدثت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل بیتها یوم فتح مکة فاغتسل فسبح ثمانی رکعات ما رأیته صلی صلوة قط اخف منها غیر انه کان یتم الرکوع والسجود

زبان ام هانی کا بیان هی — وه اس احوال کو کرتی عیان هی — که روز فتح مکه آپ آئی
مری گهر خیمه سی تشریف لائی — وهان آکر نهائی تن کو دهو با — پڑها پهر آٹهه رکعت کو او سیجا
رکوع و سجده کرکی جلد حضرت — بزودی هوگئی پڑهکی فراغت

۴ عن عبد الله بن شقیق قال قلت لعایشة اکان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی الضحی قالت لا الا ان یجی من مغیبه

بیان کرتا هی عبد الله بیا — که میں عایشه سی یهه کها تها — که پڑهتی تهی نماز چاشت حضرت
کها اوسنی نه تهی اونکی یهه عادت — مگر جب وه سفر سی پهرکی آتی — بوقت چاشت تهی تشریف لاتی
تو پڑهه لیتی تهی هان اوس وقت اکثر — نماز چاشت تهی حضرت پیمبر

۵ عن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی الضحی حتی نقول لا یدعها ویدعها حتی نقول لا

کها هی بوسعید باخبر نی — که تهی حضرت نماز چاشت پڑهتی — ماندازدوام وطرز دائم
پڑها کرتی تهی اس عادت په قائم — کیا کرتی تهی هم آپس میں گفتار — نچهوڑینگی کبهی اسکو وه زنهار
پهر اسکی بعد مخدوم دو عالم — یهان تک اوسکو کرتی ترک پیهم — که هم کرتی تهی یهه آپس میں چرچا
که اب اوسکو پڑهینگی وه نه اصلا

۶ عن ابی ایوب الانصاری ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یدیم اربع رکعات عند زوال الشمس فقلت یا رسول الله انک تدیم هذه الاربع الرکعات عند زوال الشمس فقال ان ابواب السماء تفتح عند زوال الشمس فلا ترتج حتی تصلی الظهر فاحب ان یصعد لی فی تلک الساعة خیر قلت افی کلهن قراءة قال نعم قلت هل فیهن تسلیم فاصل قال لا

ابو ایوب انصاری کی تقریر — بعینه اب یهان هوتی هی تحریر — که هنگام زوال شمس حضرت
پڑها کرتی همیشه چار رکعت — کیا یهه عرض میں نی مقتدیٰ سی — که جب ڈهلتا هی سورج استوا سی
پڑها کرتی هین حضرت رکعتین چار — همیشه دائما اسوقت هربار — کها حضرت نی هی یهه وقت ایسا

ہوا کرتی ہین دہاں ہی فلک وا | نہین جبتک نماز ظہر پڑہتے | کہلی رہتی ہین یہ دری فلک کی
مجہی یہہ بات ہی او سوقت مرغوب | کہ میرا کوئی فعل احسن خوب | بسوی آسمان جاوی زمین سے
بلی درگاہ رب العالمین سے | ابی ایوب انصاری نے پہر | رسول اللہ سے یہہ بات پوچہی
کہ پڑہتی آپ ہین جو چار رکعت | پڑہا کرتی ہین ان سب مین قرأت | کیا ارشاد حضرت نی یہہ سنکر
کہ ان سب مین قرأت ہی مقرر | ہوا پہر آپسی اسکا ہی سائل | کہ ہی انمین ہیلا تسلیم فاصل
کہا حضرت نی ہو اس سی خبردار | اسلام ان چار مین ہی ایک تنہا

ح عن علی کرم اللہ وجہہ

انہ کان یصلی قبل الظہر اربعا وذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلیہا عند الزوال ویمد فیہا

علی مرتضی کی تہی یہہ عادت | کہ قبل ظہر پڑہتی چار رکعت | کہا کرتی تہی وہ اس بات کو بہی
کہ یہہ عادت رسول اللہ کی ہے | کہ مین جسطرح ہون اسوقت تنہا | اسی صورت سی تہا معمول اون کا
کہ با طول و درازی چار رکعت | | پڑہا کرتی تہی قبل ظہر حضرت

ح عن عبد اللہ بن سعد قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی بیتی والصلوۃ فی المسجد قال قد تری ما اقرب بیتی من المسجد فلان اصلی فی بیتی احب الی من ان اصلی فی المسجد الا ان تکون صلوۃ مکتوبۃ

یہہ عبد اللہ بیٹا سعد کا | رسول اللہ سی اوسنی کہا تہا | کہ مین ہنگام ادا ہی نوافل
رہون گہر مین کہ ہون مسجد مین داخل | کہا حضرت نی تو یہہ دیکہتا ہے | کہ میرا گہر تو مسجد سی لگا ہے
ولیکن مجکو ہی محبوب یہہ بات | نوافل کو پڑہا کیجی جس اوقات | تو پڑہی اسکو اپنی گہر مین کے

نماز فرض پر مسجد مین جاکے

# باب ما جاء فی صوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ح عن عبد اللہ بن شقیق قال سألت عائشۃ عن صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان یصوم حتی نقول قد صام ویفطر حتی نقول قد افطر قالت

وَمَا صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا رَمَضَانَ

رہا جو چھ رو یہ آپ کا صوم نوافل میں تفصیل و بیان یہاں مذکی وسکو بتاتا ہے

جناب عائشہ سے یہہ خبر ہے بیان روزہ نفل بیشتر ہے کہ اکثر بیشتر صوم نوافل

رکھا کرتے تھے وہ با رغبت دل رکھا کرتی تھی وہ روزہ یہاں تک کہ ہوتی تھی ہمیں اس بات کی شک

کہ وہ روزہ پہ روزہ ہی رکھینگے نہ انکو اب کبھی کھائیں پئیں گے پھر اسکی بعد جو کرتی تھی افطار

تو روزہ سے تھا انکو سروکار یہاں تک کے نسے روزہ چھوٹ جاتا کہ ہمکو یہہ ہوا کرتا گمان تھا

کہ اب صوم نوافل کا کبھی نام نہ لیوینگی جناب نیک فرجام حقیقت یہہ سنو اس سے علاوہ

کہ آئے جب سے وہ سوے مدینہ نہ حضرت نے رکھا پیہم برابر مہینے بھر تلک روزہ مقرر

ولیکن روزہ ماہ مبارک مہینے بھر تلک رکھتے تھے بیشک

ح عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَرَى أَنْ لَا يُرِيدَ أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَرَى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا وَكُنْتَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ نَائِمًا

کیا سوال سائل نے انس کو کہ حال روزہ حضرت بتا تو انس بولا یہہ تھا انکا قرینہ

کہ ہوتا تھا کوئی ایسا مہینہ کہ جسمیں صوم رکھتے یہاں تک تھی کہ دلمیں ہم کیا کرتی یہہ شک بھی

کہ اب روزہ نچھوڑینگی کبھی وہ رکھینگی بس زیادہ اس سے بھی وہ پھر اسکی بعد روزہ چھوڑ دیتے

نہ پھر کر صوم کا وہ نام لیتے یہاں تک چھوڑتی صوم نوافل کہ ہمکو یہہ گمان ہوتا تھا حاصل

کہ پھر اب آپ ہوینگی نہ صائم نہ حضرت ہونگی پھر روزہ کی عازم ہوا جسطرح حال صوم مذکور

ہوا حال نماز شب بھی مسطور کہ وہ راتونکو رہتی جبکہ بیدار پڑھا کرتی نوافل کو بتکرار

اگر تو دیکھتا ہنگام شب میں تو پاتا آپ کو طاعات رب میں پھر اسکی بعد جو کرتا گذارا

تو انکو رات بھر سوتا ہی پاتا غرض عادت جناب مصطفیٰ کی باندازِ و طریق مختلف سے تھی

کبھی آرام وہ دیتی تھی تن کو سے یا خدمت میں کبھی کہتی بدن کو

ح۳ عن ام سلمة قالت ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصوم شهرين متتابعين الا شعبان ورمضان

بیان ہی ام سلمہ سے زبان کا کہ میں تو کبھی دیکھا نہ ایسا کہ سیہم متصل و دو مہینے
رکھا ہو صوم بہی حضرت نبی نے مگر شعبان کو رمضان سی ملاکر رکھا کرتی تہی وہ روزہ برابر

ح۴ عن عائشة قالت لم ار رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم في شهر اكثر من صيامه في شعبان كان يصوم شعبان الا قليلا بل كان يصوم كله

جناب عائشہ کہتی ہین ایسا کبہی آپ کو ایسا نہ دیکھا کہ وہ روزہ کہا کرتی ہون اکثر
کسی ایام مین بہم برابر مگر شعبان مین ختم رسالت رکہا کرتی تہی روزون کو بکثرت

ح۵ عن زر عن عبد الله قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم من غرة كل شهر ثلثة ايام وقل ما كان يفطر يوم الجمعة

ہوی منقول زرسی یہہ روایت ثلثة ایام وقل ما کان یفطر یوم الجمعة کہ عبد اللہ کہتا تہا کہ حضرت
رکہا کرتی تہی روزہ اول ماہ یکم سی تا سوم با جان آگاہ یہہ عادت آپکی ہر ماہ مین تہی
ریاضت یون خدا کی راہ مین بروز جمعہ بہی فرخندہ اوقات کیا کرتی تہی اکثر صوم کی سات

ح۶ عن عائشة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتحرى صوم الاثنين والخميس

جناب عائشہ سی ہی روایت بیان کرتی ہین وہ احوال حضرت کہ روز پنجشنبہ ذات طہر
رکہا کرتی تہی روزہ دار اکثر اسیصورت سی روزہ پیر کو ز رکہا کرتی تہی باجان دل افروز

ح۷ عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال تعرض الاعمال يوم الاثنين والخميس فاحب ان تعرض عملي وانا صائم

کلام بو ہریرہ سی عیان ہے کہ ختم المرسلین کا یہہ بیان ہے کہ ہوتا ہی عیان جو پیر کا دن
تو اوس دن ہمین سبہی اعمال گن کر خداوند جہان کی پاس لاوین حضور کبریا مین سب دکہاوین
بروز پنجشنبہ سی ہے مقرر کریں اعمال حاضر پیش داور غرض سیری تئین روزہ کا رکہنا
پسند آتا ہی ان روزون بہت سا یہہ ہی مقصود صوم و روزہ داری کہ جب اعمال جاوین پیش باری
توہی اپنی تئین محبوب یہہ بات کہ جاوی صوم بہی اعمال کی سات

۸ عن عایشة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یصوم من الشهر السبت والاحد والاثنین ومن الشهر الآخر الثلثاء والاربعاء والخمیس

سنو یہہ قول حضرت عایشہ کا — کہ ام المومنین کہتی ہین ایسا — کہ ہوتا تہا کوئی ایسا مہینا
کہ جسمین آپ کا تہا یہہ قرینا — کہ دو دو روزہ سی ہوتی اکہتی — سنیچر اتوار اور پیر کی روز
کبہی حضرت رکہا کرتی تہی روزہ — سہ شنبہ چہار شنبہ پنجشنبہ

۹ عن عایشة قالت ما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم فی شهر اکثر من صیامه فی شعبان

بیان عایشہ یہہ دوسرا ہی — کیا مذکور ایسا ماجرا ہے — کہ وہ شعبان مین روزہ بکثرت
رکہا کرتی تہی باعین ریاضت — کسی ایام مین اس سی زیادہ — نرکہتی تہی رسول اللہ روزہ

۱۰ عن معاذة قالت قلت لعایشة رضی الله عنها اکان النبی صلی الله علیه وسلم یصوم ثلاثة ایام من کل شهر قالت نعم قلت من ایه کان یصوم قالت کان لا یبالی من ایه صام

معاذہ عایشہ کی پاس اکی — لگی کہنی یہہ ام مومنان سی — کہ یعنی تین روزہ ہر مہینے
رکہی ہی تہی بہلا حضرت نبی نے — کہا اونسی کہ ہان ایسا ہوا ہے — رسول اللہ نی یون ہی کیا ہے
معاذہ یہہ لگی کہنی دوبارا — کہ کیجی حال یہہ بہی آشکارا — وہ کرتی ابتدا کس روز سی تہے
رکہا کرتی تہی کن روزوں مین روزے — شروع ماہ سی یا اوسط ماہ — دیا آخر مین کرتی صوم کی چاہ
کہا اونسی وہ اس دستور پر تہے — بحال روزہ داری بی خطر تہی — نہ مطلب کچہہ او نہین تخصیص سی تہا
رکہا روزہ غرض جس روز چاہا

۱۱ عن عایشة قالت کان عاشوراء یوما تصومه قریش فی الجاهلیة وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصومه فلما قدم المدینة صامه وامر بصیامه فلما افترض رمضان وکان رمضان هو الفریضة وترک عاشوراء فمن صامه ومن شاء ترکه

ہوئی مروی روایت عایشہ سی — سنا اونہی نی حضرت عایشہ سی — کہ روزہ ہی جو عاشورا کی دن کا
پسند آیا قریشی قوم کو تہا — غرض یہہ ہی کہ وقت جاہلیت — قریشی لوگ رکہتی تہی بکثرت

رسول اللہ کا جب وقت آیا تو حضرت نے بھی اس روزہ کو رکھا گئی مکہ سے جب سوی مدینہ
وہان بھی آپ نے رکھا یہہ روزہ کیا اصحاب کو بھی اس سے مامور کہ یہہ روزہ رکھا کیجے بدستور
مگر جب روزہ ماہ مبارک ہوا حکم اسکی اوپر فرض ہونیکا تو روزہ روز عاشورہ کا چھوٹا
مگر اب حکم یہان وارد ہی آیا رکھی یہہ صوم جسکی دل مین آوے نہین ناخوش جو اس روزہ نہ رکھے

۱۲ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَصُّ مِنَ الْأَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيقُ

ہوا ثابت کلام علقمہ سے کہ وہ سائل ہوا تھا عائشہ سے کہ کوئی روز مخصوص عبادت
کیا کرتی بھی تھی ختم رسالت کہی مسئول نے سائل سے یہہ بات کہ تھی وہ اس طریق وراہ کی سالک
کیا کرتی تھی طاعات دوامی عبادتین کبھی اوقات سامی بھلا تم مین ہی کس مین یہ طاقت
کہ اونکی طرح سے ہو مشغول طاعت

۱۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبُّ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ

روایت ہی یہہ حضرت عائشہ سے کہ میری یہان رسول اللہ آئے کوئی عورت جو بیٹھی تھی مرے پاس
تو فرمانے لگی یعنی اشرف الناس کہ ہی یہہ کون کچھہ اسکا بیان کر مفصل حال کو اسکی عیان کر
کہا مینے یہہ عورت زاہدہ ہی غرض ایسی چلن کی عابدہ ہی نہین سوتی ہی یہہ راتون کو چین
سحر کرتی ہی شب کو یاد رب مین کیا ارشاد حضرت نے یہہ سنکر کہ جو کہتا ہون وہ لازم ہی تم پر
وہان تک تم کرو طاعت عبادت کہ پاؤ آپ مین طاعت کی طاقت قسم کھاتا ہون مین نام خدا کی
سنو یہہ بات تم راہ صفا کے نہین لاتا ملالت رب عزت تمھین جبتک نہین آتی ملالت
غرض یہہ ہی کلام مصطفی کے کہ یہان تک کیجے طاعت خدا کے جہان تک حوصلہ دلکا تمہارا ہو
گران بارے نہ کچھہ خاطر مین آوے بیان کی عائشہ نے یہہ بھی حالت کہ تھی حضرت کو اس طاعت سے الفت

اب عرض عت ہین جاملی اوس عملکا | بطور دائمی شاغل ہو رہتا

حج عن ابی صالح قال سئلنا عائشة و ام سلمة ای العمل کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالتا ما دیم علیہ و ان قل

ابی صالح نی پوچہا تہا یہہ آکے | جناب ام سلمہ عائشہ سیے

کہ مجکو اوس عملکا تم بتادو | کہ جو محبوب تہا محبوب رب کو | جناب ام سلمہ عائشہ نے

ابی صالح سی لین بات یہہ کہی | خوش آتا تہا نبی کو کام ایسا | ہمیشہ جسپہ ہوین انسان ہستا

بظاہر گرچہ چہوٹا سا عمل ہو | ولیکن دائما کرتا ہو اوسکو

حج عن عوف بن مالک یقول کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلة فاستاک ثم توضأ ثم قام یصلی فقمت معہ فبدأ فاستفتح البقرة فلا یمر بآیة رحمة الا وقف فسأل ولا یمر بآیة عذاب الا وقف فتعوذ ثم رکع فمکث راکعا بقدر قیامہ ویقول فی رکوعہ سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمة ثم سجد بقدر رکوعہ ویقول فی سجودہ سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمة ثم قرأ آل عمران ثم سورة سورة یفعل مثل ذلک

بیان عوف نی ایسی حقیقت | کہ مین تہا ایک شب ہمراہ حضرت | جناب افتخار انبیا سی

کیا مسواک کو اول وضو سے | فراغت وہ ہوئی جب کرکی مسواک | وضو بہی کر اوٹہی شاہان لولاک

کہڑی بس ہوگئی اعین تمکین | لگی پڑہنی نماز اوسدم شہ دین | اوٹہا مین بہی جناب پاک کی سات

جناب صاحب لولاک کی سات | نماز احمدی کا حال ظاہر | بیان کرتا ہون ہی جو ولمین خاطر

کہ فارغ آپ نی الحمد سی ہو | کیا آغاز پہر سورہ بقر کو | کہون کیا آپکا طرز قراءت

اگر آتی تہی جہان رحمت کے آیت | ٹہر جاتی تہی وسجا پڑہتی بیچ | طلب کرتی تہی رحمت کو خدا سی

کوئی ایسی اگر آتی تہی آیت | عذاب خفگی تہی جسمین حقیقت | ٹہر جاتی تہی ہان بہی پڑہتی تہی

پناہ حقتعالی سی مانگتی تہی | رکوع سید و سلطان ابرار | قیام پاک سی کم تہا نہ زنہار

غرض اوسدم جہکائی پشت والا | رہی حضرت یاہی الفاظ گویا

سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمة

پھر اسکے بعد جب سجدہ میں آئے رہی وہ دیر تک سر کو جھکائے تو اوسدم ہی حضور رب بارے
زبان پر یہہ رہی تسبیح جارے

سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

اوٹھی سجدون سے فارغ جب وہ ہو کر پڑھی پھر دوسری رکعت برابر پڑھی ہان ال عمران کے قرأت
پڑھی پہ تیسری مین سورت اور چہارم جس گھڑی رکعت ادا کے تو اوسمین اور رہی سورت ادا کے

# بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا

قرارت مین رسول اللہ کے حافظ ابو عیسیٰ | بتصریح بیان کیا کیا حدیثین اب سناتا ہے

جناب ام سلمہ نے کہا ہی کہ یون قران حضرت نی پڑہا ہی قرارت کا یہہ اونکی ماجرا تہا
کہ ایک ایک حرف آپس سی جدا تہا

ح عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَدًّا

قتادہ نی انس سے اکی پوچھا کہ یہہ حال مفصل مجکو تبلا کہ فخر انبیا ختم رسالت
اوسطرح کرتی تہی قرارت انس بولا کہ تہی اسطور کی بات پڑہا کرتی تہی حضرت مد کی سات

ح عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُولُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ

جناب ام سلمہ سی روایت ہوئی وارد با حوال قرارت بیان کرتی ہین یہہ حال خوش آئین
کہ قران یون پڑہا کرتی تہی وہ دین یہہ دیکہا اونکا انداز قرارت پڑہا کرتی جدا ایک ایک آیت

ح عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا أَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً

کہا سائل نے حضرت عائشہ کو اب سے تیرا کا صدقہ لیجیے کہ پڑہتی آپ تہی کیسی قرارت

باب جو بیان قرأت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا

بلندی یا کہ پستی کی قراءت　　کہی بس عائشہ نے اونسی بات　　کہ پڑھتی آپ تہی ہر طور کی سات

کبہی پڑہتی ہین وہ اسرار کرتی　　کبہی آواز کو اظہار کرتی　　غرض طرز بلندی اور پستی

قبول خاطر حبیب الوری تہے　　کہا سائل نے حمد کبریا ہے　　کہ امر دین مین گنجایش کی جا ہے

٥ ح عن ام هانئ قالت كنت اسمع قراءة النبي صلى الله عليه وسلم بالليل وانا على عريشي

یہان راوی ہوئی ہین ام ہانی　　بیان کرتی ہین با شیرین زبانی　　کہ سنتی اسکا پڑہنا ہے

قراءت سی جو قرآن کو پڑہا ہے　　بوقت شب جو کرتی تہی وہ بات　　تو میں سنتی تہی اپنے گہر قرأت

٦ ح عن معاوية بن قرة قال سمعت عبد الله بن مغفل يقول رأيت النبي صلى الله عليه وسلم على ناقته يوم الفتح وهو يقرأ انا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال فقرأ ورجع قال وقال معاوية بن قرة لولا ان يجتمع الناس علي لاخذت لكم في ذلك الصوت او قال اللحن

بیان قرہ کی بیٹی نے کیا ہے　　کہ عبد اللہ سے میں نے سنا ہے　　بیان کرتا ہے عبد اللہ

کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا　　تہے بیٹھے ہوئے بالائی ناقہ　　رسول اللہ روز فتح مکہ

وہ اوس دم پڑھ رہے تہے با خوش الحان　　عجب لہجہ سے یہہ آیات قرآن

انا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر الى آخره

پڑہی جاتی تہی اوس ہنگام وہ قرأت　　نہایت خوش دل از ترجیع کی سات　　کہا راوی نے گر پڑہنی ہی آن

تو مین بہی قرأت وہ سناؤں　　ولیکن ہی یہان اس بات کا ڈر　　کہ مجکو گہیر لینگی لوگ آکر

٧ ح عن قتادة قال ما بعث الله نبيا الا حسن الوجه حسن الصوت وكان نبيكم حسن الوجه حسن الصوت وكان لا يرجع

قتادہ سے ہوئی مروی ہے روایت　　بیان کرتا ہے اخلاق رسالت　　کہ جو پیغامبر دنیا میں آئے

خوش آواز تہی وہ اپنی سات لائے　　بحسن صورت و صوت دل آرا　　ہوئی پیغامبر دنیا مین پیدا

تمہارے بہی نبی خیر البشر کو　　ہوئی حاصل تمامی خوبی رو　　ملی اونکو خوش آوازی کی دولت

نہ پڑہتے پر ترجیع وہ قرأت　　بروز فتح جو ترجیع کی سے تہے　　تو وہ ناقہ کی اوپر عارضی تہے

(۸) ح عن ابن عباس قال كانت قراءة النبي صلى الله عليه وسلم ربما يسمعها من في الحجرة وهو في البيت

کہی عباس کی بیٹی نے یہ بات  کہ پڑھتے آپ تھے اس طور کی سات  سنا کرتے قرات کو وہ شخص
کہ رہتے تھے قریب خانہ خاص

# باب ما جاء في بكاء رسول الله صلى الله عليه وسلم

(۱) ح عن عبد الله بن الشخير قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي ولجوفه أزيز كأز

ہوا ثابت بکائی شان میں حدیث سے یہ کہ رونا آپکا ہم عاصیوں کو بخشواتا ہے

کیا جاتا ہی یہ احوال تحریر  کہ راوی جسکا ہی فرزند شخیر  کہا اوسنے سنو میری حقیقت
کہ گزری ایکدن ایسی حقیقت  کہ میں حضرت نبی کی پاس آیا  تو وہاں مشغول طاعات انکو پایا
نماز اوس وقت جو پڑھتے تھے حضرت  تو تھی یہ حال رقت سے یہ حالت  درون سینہ کونین سے وانت
صدا آتی تھی شکل دیگ جوشان

(۲) ح عن عبد الله بن مسعود قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ علي فقلت يا رسول الله أقرأ عليك وعليك أنزل قال إني أحب أن أسمعه من غيري فقرأت سورة النساء حتى بلغت وجئنا بك على هؤلاء شهيدا قال فرأيت عيني النبي صلى الله عليه وسلم تهملان

کہا مسعود کی دانا پسر نے  کہ مجھسے یون کہا میری پدر نے  کہ تو آیات وحی آسمانی
بیان کر سامنے میری زبانی  کیا معروض میں نے پیش حضرت  کہ میری واسطے کب ہے یہ طاقت
کلام حق ہوا ہی تم پہ نازل  قرات کی حقیقت تمکو حاصل  پڑھوں میں آپ کی آگی قرات
مجھی یعنی نہیں ایسی لیاقت  کیا ارشاد پھر خیر الورا نے  رسول اللہ ختم انبیا نے
کہ میں آیات قرآنی کا سننا  زبانی غیر سے ہمدم دوست رکھتا  جو سمجھا آپکی میں مدعا کو
وہیں پڑھنے لگا سورہ نسا کو  غرض جب پڑھتے پڑھتے میں حضور  زبان پر آگئی میری یہ آیت

وجئنا بك على هؤلاء شهيدا

تو سین نے اوسکہڑی یکہا یہہ عالم | کہ روتی تہی رسول اللہ بہم

ح عن عبد الله بن عمرو قال انكسفت الشمس يوما على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي حتى لم يكد يركع ثم ركع فلم يكد يرفع راسه ثم رفع فلم يكد ان يسجد ثم سجد فلم يكد ان يرفع راسه ثم رفع راسه فلم يكد ان يسجد ثم سجد فلم يكد ان يرفع راسه فجعل ينفخ ويبكي ويقول رب الم تعدني ان لا تعذبهم وانا فيهم رب الم تعدني ان لا تعذبهم وهم يستغفرون ونحن نستغفرك فلما صلى ركعتين انجلت الشمس فقام فحمد الله تعالى واثنى عليه ثم قال ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله فان انكسفا فافزعوا الى ذكر الله تعالى

ہی ابن عمرو عبد اللہ کہتا | وہ ہی اس باتکو مذکور کرتا | کہ یعنی ایکدن سورج گہا تہا

زمانہ وہ رسول اللہ کا تہا | غرض یہہ دیکہی سورج کی حالت | لگی پڑہنی نماز اوسوقت حضرت

قیام ایسا کیا اس طول کے سات | کہ سمجہی ہم کہ وہان اسطرح کی بات | کہ اب شاید کہڑی ہی رہینگی

رکوع وسجدہ کا پہلو کرینگی | جہکی حضرت جو پہر زانو پہ رکہہ ہاتہہ | رہی اتنا خشوع وعجز کی ساتہہ

کہ یہہ اوسدم گمان تہا ہر بشر کا | کہ اب قومہ مین آوینگی نہ اصلا | بجال قومہ جسدم آپ آئی

تو وہان استار ہی سر کو اوٹہاکی | کہ وقت قومہ پیدا تہی یہہ حالت | کہ سجدہ کو نہین جاوینگی حضرت

غرض وہ آگئی سجدہ مین جسدم | جہکائی پہر رہی با دیدۂ نم | گمان تہا دیکہکر حال طوالت

نہین ہوینگی سجدہ سی فراغت | غرض اوسوقت حضرت آہ بہرکر | کہی جاتی تہی یون با دیدۂ تر

رب الم تعدني ان لا تعذبهم وانا فيهم رب الم تعدني ان لا تعذبهم وهم يستغفرون ونحن نستغفرك

وہین ہنگام اتمام دو رکعت | عیان ہونی لگی آثار رحمت | گہن خورشید کی صورت سی چہوٹا

جہان تاریکی وظلمت سی چہوٹا | اوٹہی پہر حضرت محبوب سبحان | ہوی مشغول حمد وشکر یزدان

فراغت ہو کی حمد کبریا سے | کہی یہہ بات مخلوق خدا سے | کہ ہو جو دیکہتی شمس وقمر کو

نشان قدرت ایزدی جانو | یہہ دونو جب گرفتار گہن ہون | اسیر پنجۂ رنج ومحن ہون

نہین اوس وقت مین لازم یہہ بات | امان چاہو خدا کی یاد کی سات

ح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنۃ لہ تقضی فاحتضنہا فوضعہا بین یدیہ فماتت وھی بین یدیہ وصاحت ام ایمن فقال یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتبکین عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت الست اراک تبکی قال انی لست ابکی انما ھی رحمۃ ان المؤمن بکل خیر علی کل حال ان نفسہ تنزع من بین جنبیہ وھو یحمد اللہ تعالی

پسر عباس کا راوی اخبار | یہان کرتا ہی یہہ احوال اظہار | کہ تہی حضرت نبی کی ایک دختر

بعمر خود ضعیف تن سے لاغر | مرض سے وہ گرفتار محن تہے | قریب مرگ وہ پاکیزہ تن تہے

جو دیکہا آپ نی یہہ حال دختر | بغل مین لے لیا اوسکو اوٹہا کر | پہر اسکی بعد جو خاطر مین آیا

نبی نی سامنے اپنی لٹایا | غرض اوس دختر حضرت کے رحلت | ہوی پیش جناب شان رحمت

وہان جو ام ایمن نے یہہ دیکہا | لگی رونی کہ وا دردا دریغا | کہا تب آپ نی اوس سنگ دل سے

کہ تو روتی جو ہی رنج و محن سے | رسول اللہ کی نزدیک تجکو | نہین لازم کہ ہی نوحہ گری تو

کہا تب ام ایمن نی کہ حضرت | تمہین بہی دیکہتی ہون مین یہہ رقت | کہا حضرت نی رقت مجکو کب ہی

یہہ رونا عین رحمت کا سبب ہے | کہ ہی مومن کو حاصل خیر کی بات | بہر صورت تمامی حال کی سات

بوقت مرگ جب پہلو سی اوسکے | نہایت بیکلی سے جان نکلے | تو اوسدم بہی نہین کرتا وہ ہے

ادا کرتا ہی حمد و شکر باری

ح عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل عثمان بن مظعون وھو میت وھو یبکی او قال عیناہ تہرقان

کہی ہی عائشہ نی یہہ حقیقت | کہ خیر المرسلین ختم نبوت | بوقت رحلت عثمان مظعون

ہوی غمگین نہایت اور محزون | وہ عثمان جو پسر مظعون کا تہا | قضائی ایزدی سی جب مرا تہا

رسول اللہ نی اوس وقت آکر | | دیا بوسہ رخ عثمان پہ اوسکے

ہوئی اور یار کی مرنی سی کرنا کہ زادی نی نفسانیت کی کہانہا کہ تمہیں جناب مصطفیٰ کے
ہوئی تمہیں شدت رقت تھی

عن انس بن مالک قال شہدنا ابنۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس علی القبر فرأیت عینیہ تدمعان فقال أفیکم رجل لم یقارف اللیلۃ قال ابو طلحۃ انا

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا | کہ میں بھی اوس جگہ حاضر ہوا تھا | جہان ختم رسل سردار عالم

جلیس قبر تھی با دیدہ نم | جنازہ دختر خیر البشر کا | ہوئی دفن وہاں لاکر کہا تھا

رسول اللہ تھی باعین رقت | نہایت اشک ریزان چشم حضرت | کیا ارشاد یہ شاہ دین نے

جناب پاک ختم المرسلین نے | کہ ہی ایسا کوئی جو آج کی شب | ہوا ہووے نہ وہ خواہان مطلب

با اہل خود نکی ہو یعنی قربت | اوسی جا حاصل ہوا اس سے نہ فرقت | ابو طلحہ ہوا اسوقت گویا

کہ میں ہوں یا رسول ایسا | ہوا اوس کی لئی پہر حکم حضرت | کہ بوطلحہ اوترا دفن میت

ستانی قبر میں بیٹی اوتار [illegible] | ابو طلحہ نے [illegible]

# باب ما جاء فی فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت انما کان فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی ینام علیہ من

بیان بستر و فرش جناب سرور عالم | جہاں کی ہے مصحف کو خواب غفلت سے جگاتا

جناب پاک سے یہ خبر ہے | بیان بستر خیر البشر ہے | کہا اوس محرم راز نبی نے

تھا بستر رسول کا [illegible] | بنا تھا چمڑے سے [illegible] | بھرا تھا لیف [illegible]

عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال سئلت عائشۃ ما کان فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتک قالت من ادم حشوہ لیف وسئلت حفصۃ ما کان فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتک قالت مسحا نثنیہ ثنیتین فینام علیہ فلما کان ذات لیلۃ قلت لو ثنیتہ اربع ثنیات لکان اوطأ لہ فثنیناہ باربع

ثِنْيَاتٍ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مَا فَرَشْتُمُونِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ قُلْنَا هُوَ فِرَاشُكَ إِلَّا أَنَّا ثَنَيْنَاهُ بِأَرْبَعِ ثِنْيَاتٍ قُلْنَا هُوَ أَوْطَأُ لَكَ قَالَ رُدُّوهُ لِحَالَتِهِ الْأُولَى فَإِنَّهُ مَنَعَتْنِي وَطَاءَتُهُ صَلَاتِيَ اللَّيْلَةَ

کلام جعفر صادق زبان ہے | کہ میرا باپ یون کرے بیان | کہ کیفیت فرش احمدی
---|---|---
کسی نے عائشہ سے جا کے پوچھی | کہ بستر سرور کون و مکان کا | تمھارے گھر مین کسی طرح کا تہا
کہا سائل سے ام مومنان نے | رسول اللہ کے آرام جان کے | کہ تہا ہان جنس چرمی کا وہ بستر
بہرا تہا لیف خرما سے سراسر | اسی طرح سے کوئی سائل حال | گیا تہا پوچھنے حفصہ سے احوال
کہ ام المومنین حضرت نبی کا | تمھارے گھر مین فرش خواب کیا تہا | کہا حفصہ نے یہہ احوال سنکر
کہ تہا ٹاٹ حضرت کا بستر | وہ بستر واسطے خیر البشر کے | بچہا دیتی تہی دوہرا سدا کر
بوقت شب جناب نیک فرجام | کیا کرتی تہی اوس بستر پہ آرام | کیا مینے یہہ اندیشہ کسی رات
کہ وہ سو پاوین آرام کی سات | یہہ بستر چار تہ کر کے بچہاون | اونہین بہتر راحت سے سلاؤن
غرض جب چار تہ کر کے بچہایا | اونہون نے صبح تک آرام پایا | کہی وقت سحر حضرت نے یہہ بات
بچہایا فرش کیا تمنے رات | کہا حضرت نبی سے مینے اب یا | وہی فرش قدیمی آپکا تہا
کہ ولیکن میری آئی تہی یہہ بات | کہ سوین آپ کچہہ آرام کی سات | تو مینے اسکو کیا بستر تہارا
بنا کر چار تہ شبکو بچہایا | جواب ایسا دیا حضرت نے سنکر | کہ تم پہلی ہی یہہ ٹاٹ کا بچہا بستر
بچہایا کر اسے دوہرا ہی کرکے | کہ یہہ ایسا نہو مجکو ضرر ہے | کہ جیسی نرمی بستر نے یہہ بات
 | تہجد سے مجہے روکا اس رات | 

# بَابُ مَا جَاءَ فِي تَوَاضُعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ إِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ

بیان کرتے ہین کہ یہی حضرت عمر سے صحیح کرہ | کہ یہان خامہ بعین عاجزی سے رکہ جبکا ہاتہ

کہا خطاب کی بیٹی عمر سے نے | کہ مجھسی یون کہا خیر البشر نے | کہ میری وسطی ہنگام تعریف
نہ اس درجہ کرو اظہار توصیف | کہ جیسی عیسی مریم کی بابت | نصاری نے کہا ہی بی نہایت
یہان تک اونکی درجہ کو بڑہایا | کہ آخر کہدیا بیٹا خدا کا | محمد بندہ درگاہ رب ہی
خدا کی بندگی مین وہ روز و شب ہی | کہو بندہ مجھی تم اوس خدا کا | کہ جسنی مجکو پیغمبر بنایا

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ اجْلِسِيْ فِيْ اَيِّ طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ شِئْتِ اَجْلِسْ اِلَيْكِ

انس اوس بیان کرتا ہی کیا | رسول اللہ کی خلق حسن کا | کہ آئی کوئی عورت پیش حضرت
لگی کہنی کہ ای ختم رسالت | مجھی لاحق ہوا ہی اب کوئی کام | وہ یعنی آپ سی ہوویگا انجام
کہا حضرت نی اوس عورت سے ایسا | مدینہ مین جہان چاہی بیٹہا جا | تیری خاطر سی مین بیٹہا رہونگا

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ | کہی کے جسسی جو حاجت سنونگا | قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيْفٍ عَلَيْهِ اِكَافٌ مِنْ لِيْفٍ

انس اوس جو ہی مالک کا بیٹا | بیان کرتا ہی عادات نبی کا | کہ کرتی تہی مریضون کی عیادت
جنازون کی بہی جاتی سات حضرت | سمائی تہی یہہ طرز انکساری | حمار کی پشت پر کرتی سواری
اگر کوئی غلام بی بضاعت | رسول اسکی کرتا تہا دعوت | تو وہ اقبال کر لیتی تہی اوسکا
کہ عاجز پرور ایسے مدعا تہا | ہوئی قوم قریظہ سی کہ لڑائی | تو اوسدن تہی یہہ اونکی حضرت علیہ
حمار برق پیکر زیر ران تہا | خیال رزم قوم کافران تہا | کہون کیا بات اونکی سادگی کی
زمام لیف خرما ہا تہہ مین تہی | بجائی زین جو پالان کسا تہا | تو وہ بہی لیف خرما کا بنا تہا

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى اِلٰى خُبْزِ الشَّعِيْرِ وَالْاِهَالَةِ السَّنِخَةِ فَيُجِيْبُ وَلَقَدْ كَانَ لَهٗ دِرْعٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ فَمَا وَجَدَ مَا يَفُكُّهَا حَتّٰى مَاتَ

انس یہہ اور جو کرتا بیان ہی | بیان حال ختم مرسلان ہی | کہ تہا دستور یہہ خیر الوری کا

اگر جو دعوت کوئی حضرت کی کرتا | اگر ہوتی وہ دعوت اسطرح کے | کہ ہوتی جو کی روٹی اور چربی
بعین مرحمت تشریف لاتے | ز روی حلم نان جو کو کہاتے | بیان یہہ اور بہی کرتا ہی راوی
کہ تہی وہ جو زرہ حضرت کے بہی | یہودی سی قرض کچہہ لیا تہا | زرہ کو پاس اوسکی رکہہ دیا تہا
رہی لاتی یہانتک اوسپہہ عسرت | | نچہوٹی وہ زرہ تا وقت رحلت

ح ۵ عن انس بن مالك قال حج رسول الله صلى الله عليه وسلم على رحل رث وعليه قطيفة لا تساوي اربعة دراهم فقال اللهم اجعله حجا لا رياء فيه ولا سمعة

ہوا معلوم یہہ قول انس سے | کہ روز حج رسول اللہ آئے | سواری کا یہہ اونکی ماجرا تہا
جہاز کہنہ اشتر پر کسا تہا | وہ چادر آپ جو اوڑہے ہوئے تہے | تو یہہ ہوتا تہا ثابت دیکہنے سی
کہ یہہ جو چادر شاہ امم ہی | بہا مین چار درہم سی کم ہی | یہان بعضون نے کی تہی یہہ بہی گفتار
نہ تہی اوڑہی وہ چادر شاہ ابرار | پڑی تہی اونٹ پر وہ چادر پاک | کہ بیٹہے جسپہ تہے شاہ لولاک
غرض اس دم جناب مصطفائی | دعا اسطرح کی خیر الورا نی

اللهم اجعله حجا لا رياء فيه ولا سمعة

ح ۶ عن انس بن مالك قال لم يكن شخص احب اليهم من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وكانوا اذا راوه لم يقوموا لما يعلمون من كراهته لذلك

انس کہتا ہی اب ایسی حقیقت | کہ تہی یاران حضرت کی یہہ حالت | نہ رکہتی تہی کسیکو دوست اصحاب
بجز ذات محب رب وہاب | فدا تہی آپ پر سو جان جی سی | مگر باہر تہی اونکی خوشی سی
غرض یہہ ہی کہ با این حب و الفت | نہ اوٹہتی تہی پی تعظیم حضرت | ادا فہمی سی وہ پہچانتی تہی
کہ ناخوش آپ ہین ایسے ادا سی

ح ۷ عن الحسن بن علي رضي الله عنهما قال سالت خالي هند بن ابي هالة وكان وصافا عن حلية رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اشتهي ان يصف لي منها شيئا فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فخما مفخما يتلالا وجهه تلالا القمر ليلة البدر فذكر

الحديث بطوله قال الحسن فكتمها الحسين زمانا ثم حدثته فوجدته قد سبقني اليه فسأله
عما سألته عنه ووجدته قد سأل اباه عن مدخله ومخرجه وشكله فلم يدع منه شيئا
قال الحسين فسألت ابي عن دخول رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان اذا اوى الى
منزله جزأ دخوله ثلثة اجزاء جزء لله عز وجل وجزء لاهله وجزء لنفسه ثم جزأ جزءه بينه
وبين الناس فيرد ذلك بالخاصة على العامة ولا يدخر عنهم شيئا وكان من سيرته في جزء الامة
ايثار اهل الفضل باذنه وقسمه على قدر فضلهم في الدين فمنهم ذو الحاجة ومنهم ذو الحاجتين
ومنهم ذو الحوائج فيتشاغل بهم ويشغلهم فيما يصلحهم والامة من مسألتهم عنه واخبارهم
بالذي ينبغي لهم ويقول ليبلغ الشاهد منكم الغائب وابلغوني حاجة من لا يستطيع ابلاغ
حاجته فانه من ابلغ سلطانا حاجة من لا يستطيع ابلاغها ثبت الله قدميه يوم القيمة لا
يذكر عنده الا ذلك ولا يقبل من احد غيره يدخلون روادا ولا يفترقون الا عن ذواق
ويخرجون ادلة يعني على الخير قال فسألته عن مخرجه كيف كان يصنع فيه قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يخزن لسانه الا فيما يعنيه ويؤلفهم ولا ينفرهم
ويكرم كريم كل قوم ويوليه عليهم ويحذر الناس ويحترس منهم من غير ان يطوي
على احد منهم بشره ولا خلقه ويتفقد اصحابه ويسأل الناس عما في الناس ويحسن
الحسن ويقويه ويقبح القبيح ويوهيه معتدل الامر غير مختلف لا يغفل مخافة
ان يغفلوا ويملوا لكل حال عنده عتاد لا يقصر عن الحق ولا يجاوزه الذين يلونه من الناس
خيارهم افضلهم عنده اعمهم نصيحة واعظمهم عنده منزلة احسنهم مواساة وموازرة
قال فسألته عن مجلسه فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقوم ولا يجلس الا على ذكر
عنه واذا انتهى الى قوم جلس حيث ينتهي به المجلس ويأمر بذلك يعطي كل جلسائه بنصيبه لا
يحسب جليسه ان احدا اكرم عليه منه من جالسه او فاوضه في حاجة صابره حتى يكون هو المنصرف ومن سأله حاجة
لم يرده الا بها او بميسور من القول قد وسع الناس بسطه وخلقه فصار لهم ابا وصاروا عنده في الحق سواء مجلسه مجلس علم وحلم

وَصَبْرٍ وَأَمَانَةٍ لَا تُرْفَعُ فِيهِ الْأَصْوَاتُ وَلَا تُؤْبَنُ فِيهِ الْحُرَمُ وَلَا تُنْثَى فَلَتَاتُهُ مُتَعَادِلِينَ يَتَفَاضَلُونَ فِيهِ
بِالتَّقْوَى مُتَوَاضِعِينَ يُوَقِّرُونَ فِيهِ الْكَبِيرَ وَيَرْحَمُونَ فِيهِ الصَّغِيرَ وَيُؤْثِرُونَ ذَا الْحَاجَةِ وَيَحْفَظُونَ الْغَرِيبَ

روایت ہے امام متقی سے
حسن ابن علی سبط نبی سے
کہ میں نے ہند سے اک روز پوچھا
کہ وہ مداح ختم المرسلین تھا
کہ حضرت مصطفی کی وصف اوصاف
بیان کیجے ہمارے سامنے صاف
مجھے اس بات کی یعنی ہے چاہت
سناوے مجکو کچھ تو نعت حضرت
کہا اوسنے کہ تھے مخدوم عالم
بزرگ و نامور محمود و اکرم
یہہ تھا چہرہ کو اونکے نور حاصل
کہ ہو جیسے فروغ ماہ کامل
بطور لانے حسن سے اس خبر کو
کہا تھا ہند نے با طرز نیکو
حسن کہتے ہیں یہہ اخبار میں نے
چھپائے تھے حسین اپنے اخی سے
پس مدت غرض میں نے یہہ اخبار
حسین ابن علی سے کی جو اظہار
تو پایا اسطرح کا میں نے احوال
کہ ہند ابن ابی ہالہ سے یہہ حال
برادر نے میرے مجھسے بھی آگے
سنا ہے تھا جو پوچھا شوق دل سے
حقیقت اور بھی میں نے یہہ پائے
کہ میرے باپ سے بھی میرا بھائے
سبھی باتوں کا سائل ہو چکا ہے
اوسے سب حال حاصل ہو چکا ہے
کہ تھے کسطرح سے وہ گھر میں آتے
وہ کس انداز سے باہر تھے جاتے
سبھی شکل و شمائل مصطفائے
پدر نے میرے بھائی کو بتائے
کہا شبیر سے میں نے کہ بھائی
بتا مجکو وہ حال مصطفائی
کہ جو کچھ باپ سے تم نے سنا ہے
سنوں میں بھی بھلا وہ حال کیا ہے
کہا شبیر نے ہاں اے برادر
ہوئی تھی یہہ حقیقت اسطرح پر
ہوا تھا باپ سے میں اپنے سائل
کہ گھر میں جب نبی ہوتے تھے داخل
تو اوس جا کیا کیا کرتے تھے حضرت
وہاں تھی آپ کی کیا رسم و عادت
کہا میرے پدر نے مجھسے ایسا
کہ یہہ معمول تھا حضرت نبی کا
وہ کرتے تین حصے اپنے اوقات
کہ تھے جو گھر وہاں اخلاق کی ذات
غرض اوس حصہ اول میں حضرت
خدائے پاک کی کرتے عبادت
دوم حصہ کے اندر جاودانہ
ادا کرتے حقوق اہل خانہ
باخر وہ جو حصہ تیسرا تھا
مقرر تھا برائے ذات والا
مگر اوس تیسرے حصہ کے اوقات
ہوئے تھے منقسم اس طور کے ساتھ
کہ تھے وہ جو نہایت خاص اشخاص
حضور پاک میں آکر باخلاص
مشرف ہوتے فیض احمدی سے
عوام الناس کو تعلیم کرتے
خواص و عام سے حضرت کے صلاح

فیض ظاہر و باطن ... کا | رسول اللہ کی تھی یہہ بھی سیرت | کہ وہ جو وقت تھا مخصوص ا
تو اوسمین اہل فضل و علم اکثر | باذن شاہ دین آتی و تا ج... | غرض اونپر بقدر فضل اسلام
رسول اللہ فرماتی تھی انعام | وہان آتی تھی جو اشخاص امت | کوئی رکھتا تھا اونمین ایک حاجت
کوئی دو حاجتون کا تھا طلبگار | کسیکی و اسطی حاجات بسیار | جناب رحمت عالم سبھون سے
زروے مکرمت مشغول رہتے | ہوا کرتی تھی جو اصلاح کی بات | رکھا کرتی اونہین اوس شغل کی سات
کسی نے آنکی جو بات پوچھی | بتاتی بات اوسکی فائدہ کے | کہا کرتی تھی یہہ بھی اشرف الناس
کہ جو اشخاص آتی ہین میری پاس | اونہین لازم ہی کچھہ سنکی جاوین | وہ اون لوگون کو یہہ باتین سناوین
کہ محفل سی مری جو لوگ ہین دور | رہی مجبور وہ ہوکر کی معذور | نہووی گر کسی مین اتنی طاقت
کہ لا دی مجھہ تلک وہ اپنی حاجت | تو ہی لازم یہان جو شخص آوین | مجھی حاجات غائب سی خبر دین
سنو یہان اور بھی تحقیق کی بات | کہ گر ہووی کوئی حاجت کی سات | غرض ہووی وہ حاجتمند ایسا
کہ سلطان تک نہو اوسکا گذارا | تو اوس بندہ کی حاجت کوئی لاکر | سناوی خدمت سلطان مین جاکر
یہہ اوسکا مرتبہ نزد خدا ہی | کہ وہ ثابت قدم روز جزا ہے | قیامت مین خداوند تعالے
رکھی ثابت قدم حاجت رسا کا | نہوتا ذکر کچھہ نزدیک حضرت | بجز ذکر و بیان اہل حاجت
غرض جو حاجتون کا مبتلا تھا | قبول خاطر خیر الوریٰ تھا | حضور پاک مین ہوتی تھی داخل
تمامی طالبان علم و فاضل | نہوتی تھی جدا محبوب رب سی | مگر وہ کہانی پینی کی سبب سی
نکلتی وہان سی وہ اہل سعادت | تو ہوتی ہادی راہ ہدایت | کیا حسنین نے بھی ذکر ایسا
کہ اپنی باپ سی پہر مینے پوچھا | کہ جب آتی تھی حضرت گہر سی باہر | لیا کرتی تھی کیا باہر نکل کر
کیا میری پدر نی تب یہہ کو ر | کہ تھا یہہ آپکا معمول و دستور | زبان پاک کو وہ بی ضرورت
تکلم کی کبھی دیتی نہ رخصت | کیا کرتی تھی وہ یارون کو باہم | کہ الفت سی رہین باہم فراہم
نہ تھی یہہ بات حضرت کو گوارا | کہ انمین صورت نفرت ہو پیدا | شریف قوم جو ہوتی تھی اشخاص
باکرام رسول اللہ تھی خاص | شریف قوم کو کرتی تھی وہ ... | بانواع عنایات مواسے

سبھی لوگوں کو تھی حضرت ڈراتے
عذاب کبریا قہر خدا سے
وہ اپنی ذات پاک باصفا کے
نگہبان و امین و پاسبان تھے
نہوتی وہ کسی سی بی مروت
بحسن خلق فرماتی تھی شفقت
تفقد آپ کا اصحاب پر تھا
بہت لطف و کرم احباب پر تھا
کیا کرتی سبھوں کی پرسش حال
کبھی کسطرح یعنی حال و احوال
اگر سنتی کسی سے خیر کی بات
تو آتی پیش و تحسین کے ساتھ
کلام احسن و بہتر کو حضرت
بتایید سخن دیتے تھی قوت
ہوا کرتی قبیح و زشت جو بات
نہوتی ملتفت اوس بات کے ساتھ
کلام زشت کی ختم رسالت
کیا کرتی تھی سنتی ہی حقارت
طریق وسط و امر میانہ
وہ رکھتی تھے پسند جاودانہ
مخالف تھا نہ اونکا طور دستور
امور اختلافی سی رہی دور
نہوتی تھی کبھی امت سی غافل
لگا رہتا بہت اوسکی طرف دل
اگر ڈر تھا اونہیں اس بات کا تھا
کہ یہہ غافل نہو جاوین مبادا
امور دین سے یعنی بغفلت
نہ اپنی دلمین لاوین یہہ ملالت
رسول اللہ رہتی تھے بہر حال
امور لابدی سے فارغ البال
غرض اسباب جو جسکام کا تھا
وہان رہتا تھا موجود و مہیا
نہ وہ تقصیر امر دین مین کرتے
حد حق سے قدم باہر نہ دہرتے
بہ نزدیک شفیع روز محشر
وہی اشخاص تھے بہتر سراسر
کہ جو لوگوں کو کرتی تھی نصیحت
نہ رکھتی تھے امور دین سی غفلت
بزرگ و نامور وہ شخص تھا وہان
کہ جو لوگوں سے ہو مصروف احسان
مواسات و کرم سی پیش آوے
بظل رحمت و امداد لاوے
کہا پہر یون حسین ابن علی نے
کہ مین نے پہر یہہ پوچھا تھا پدر سے
کہ تھا کیا مجلس حضرت کا دستور
کہ وہ ان ذکر سی بہی مجکو مسرور
جواب ایسا پدر سی مین نے پایا
کہ بزم پاک کا دستور یہہ تھا
کیا کرتی تھی وہ اللہ کا نام
بآغاز و بانجام و باتمام
اگر حضرت کسی محفل مین آتے
جہان پاتے جگہہ وہان بیٹہہ جاتے
صف آخر مین وہ لیتی تھی آرام
نشست صدر محفل سی تھا کام
کیا کرتی تھی امت کو بہی ارشاد
کہ یعنی تم رکھو اس بات کو یاد
کسیکی تم اگر محفل مین آو
جہان پاؤ جگہہ وہان بیٹہہ جاؤ
جسی مجلس مین حضرت کی گذر تھا
نصیب اپنی سی ہوتا بہرہ ور تھا
سنو یہہ اور بہی اعجاز کی بات
اونہیں تھا یہہ کرم ہر شخص کی ساتھ
کہ کرتا ہر بشر ایسا گمان تھا

کہ جسپر خاص ہی اکرام اونکا — بہ نزدیک فہیم حوض اکثر — گرامی کون ہی سیرتی برابر

جناب سرور دنیا و دین کا — جلیس و ہمنشین جو شخص ہوتا — وہ ایسا شخص حاجتمند آتا

کہ لیکر آپ کو ہمراہ جاتا — تو ہنگام حضور اہل حاجت — یہان تک صبر فرماتی تہی حضرت

کہ وہ اہل غرض اہل تمنا — وہان سی آپ بہی پہر کی آتا — سوال اونسی کیا جس شخص نی جو

نکالا پہیر لی تہی آپ اوسکو — دیا اوس سائل حاجت نی حضرت — کیا کرتی کلام مہر و شفقت

یہہ حسن خلق یہہ صافی بیان تہا — فصاحت جس سی لوگونمین ہیدا — سبہونکی سماعت تہی کہین بیان

کہ ہو بیٹہی جیسی ہر سبر یان باپ — بانعام شفیع روز محشر — سبہی آپسمین تہی یکسان برابر

کہون کیا مجلس خیر الوری تہی — مقام علم دین جانی جب تہی — بیان صبر و سکونت کا کرون کیا

بلند آواز وہان کوئی نکرتا — یہہ تہا بزم امانت کا تقاضا — کہ عیب کا یان ظاہر نہوتا

حرام و فحش سی نہار زنہار — نہ اوس مجلس مین کرتا کوئی گفتار — اگر اوس اہل بزم با صفا کی

کوئی تقصیر کرتا تہا خطا سی — تو اوس تقصیر کا چرچا زبان تک — نہ لاتا تہا کوئی باہر نکلکر

برابر تہی سبہی وہان پیش حضرت — مگر وہ شخص رکہتی تہی فضیلت — کہ جو پرہیز و تقوی مین تہی اعظم

وہ خاص امت خیر الامم تہی — وہ اہل بزم احباب تواضع — بہم رکہتی تہی یہہ تہا ب تواضع

کہ کرتا بزرگ و پیر صورت — کیا کرتی بہت توقیر و عزت — جو آتا کوئی طفل خرد و اصغر

وہ کرتی رحم و شفقت اوسکی اوپر — وہ اہل حاجت اہل غرض کی — تمنائی دلی کرتی تہی پوری

اگر ہوتا وہان وارد مسافر — کیا کرتی تہی اوسکی پاس خاطر

**۹ عن انس بن مالک**

**قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو اہدی الی کراع لقبلت ولو دعیت علیہ لاجبت**

انس ہی رہبر راہ ہدایت — بیان کرتا ہی ایسی یہ روایت — کہ فرمایا یہہ بیج کرم نی

جناب مصطفی عالی ہمم نی — کہ ہدیہ گر کوئی دی لاکی مجکو — وہ ہدیہ مختصر کیا ہی ہو جو

تو مین اوسکو یقین کرلونگا اجابت — نہ پہیرون یعنی ازراہ محبت — دیا وہ پایہ بزرگو ریکا وسی

کہ کہلانی کی لئی مجکو بلا دی — تو وہ دعوت بہی کرلونگا اجابت — چلا جاؤنگا یعنی ہمسری دعوت

ح عن جابر بن عبد الله قال جاءني رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس براكب بغل ولا برذون

یہہ عبد اللہ کا بیٹا ہی جابر
بیان کرتا ہی یہہ احوال اوسکا
کہ میری یہان رسول اللہ آئی
بعین مرحمت تشریف لائی
یہہ تہا حضرت نبی کا طور سادہ
کہ آئی بی تکلف پا پیادہ
نہ ترکی اسب اونکی زیر ران تہا
سوار ہونی سی ستر نہی ہان تہا

ح ۱۱ عن یوسف بن عبد الله بن سلام قال سماني رسول الله صلى الله عليه وسلم یوسف واقعدني في حجره ومسح على راسي

بیان کرتا ہی یوسف حال اپنا
کہ حضرت نی رکہا تہا نام میرا
کنار پاک مین مجکو بٹہا کر
پہرایا دست والا میری سر پر
غرض یہہ ہی کہ ایسی مصطفی شفقت
کیا کرتی تہی ہم لوگو نپہ حضرت

ح ۱۲ عن انس بن مالك ان رجلا خياطا دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرب له ثريدا عليه دباء وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياخذ الدباء وكان يحب الدباء قال ثابت فسمعت انسا يقول فما صنع لي طعام اقدر على ان يصنع فيه دباء الا صنع

انس کہتا ہی تہا وہ مرد درزی
کہ کی تہی جسنی دعوت مصطفی کی
رکہا لاکر ثرید اوسنی ہمین
نزدیک جناب سید المرسلین
ثرید اسطرح سی اوسنی کہا تہا
کہ اوسپر کچہہ کدو ہی چن دیا تہا
کدو سی بسکہ تہی حضرت کو رغبت
تو کرتی نوش جان خوش ہوکی حضرت
انس کہتا ہی اب اپنا فسانہ
پکاتا ہی مری گہر جو کہ کہانا
اگر ممکن ہی آمیزش کدو کی
تو اوسمین ڈال دیتا ہو سکا مین
مری اس بات پر یعنی نظر ہی
کہ حضرت کو کدو مرغوب ہی

ح ۱۳ عن عمرة قالت قيل لعائشة ماذا كان يعمل رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيته قالت كان بشرا من البشر يفلي ثوبه ويحلب شاته ويخدم نفسه

کسی مشتاق حال مصطفی نی
کہا تہا یہہ جناب عائشہ سی
کہ گہر مین آپ اپنی تہی جب اوقات
رہا کرتی تہی وہان کس شغل کی سات
کہا صدیقہ صادق زبان نی
کہ اوس سائل کہون کیا حال تجہسی
جناب مصطفی اک ہی بشر سی
بعادات بشر طرح پہ تہی
چنا کرتی تہی جامہ سی شپش کو

نہ ... تھی ہو ... نخوت بالکل | وہ اکثر شیر بز کاٹ کر کھینچتے تھی | غرض ہر کام کو انجام دیتے

بیان جو واقف حال خبر ہے | رہ تحقیق کو کرتا ہے یون منضبط | کہ پوشاک تن حضرت مین صلا

سیتے تھے ... پیدا ہویدا | ولیکن عادت محبوب باری | کہ تھی عین نیاز و خاکساری

تو فرط عجز سی سلطان معراج | لباس اہلبیت و ثوب ازواج | بدست پاک لیکر صاف کرتے

گزند خار و آسیب سپش سے

## باب ما جاء في خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم

ح عن خارجة بن زيد بن ثابت قال دخل نفر على زيد بن ثابت فقالوا له حدثنا احاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ماذا احدثكم كنت جاره فكان اذا نزل عليه الوحي بعث الي فكتبته له فكنا اذا ذكرنا الدنيا ذكرها معنا واذا ذكرنا الآخرة ذكرها معنا واذا ذكرنا الطعام ذكره معنا فكل هذا احدثكم عن النبي صلى الله عليه وسلم

### جناب مستطاب پیشوای مرسلان کا | بیان عظمت اشفاق و حسن خلق آیا ہے

کہا ہی زید کی سب عاشقی نی ایسا | کہ فرمایا تھا مجھسی باپ میرا | کہ کچھ اشخاص میری پاس آئے

کہ دی ہمکو خبر حال نبی سے | کہی مین نی یہہ بات اوس قوم کی سی [?] | بھلا تمکو سناؤن کون سی بات

کہ مین ہمسایۂ خیر البشر مین | رہا کرتا تھا یعنی اپنی گھر مین | ہوا کرتا نزول وحی جسدم

تو بلواتی مجھی سردار عالم | لکھا کرتا تھا مین آیات قرآن | رسول اللہ فرماتی جو تھی وہان

کہون کیا حسن خلق مصطفائی | کہ تھا کیا حوصلہ کیسی سمائی | اگر ہم لوگ کرتی ذکر دنیا

تو کرتی آپ بھی ایسا ہی چرچا | اگر ہم ذکر کرتی آخرت سی | تو وہ بھی آخرت کا ذکر کرتی

اگر کھانی کا کرتی تھی بیان ہم | یہی مذکور کرتی وہ بھی باہم | اسی صورت غرض ہر حال کی ساتھ

ہماری ساتھ تھی مصروف اوقات [?] | نہایت لطف و عین رحمت سے | ہماری ساتھ تھی مشغول رہتے

۲ ح عن عمرو بن العاص قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل بوجهه وحديثه على
اشر القوم يتألفهم بذلك فكان يقبل بوجهه وحديثه علي حتى ظننت اني خير القوم فقلت
يا رسول الله انا خير او ابو بكر فقال ابو بكر فقلت يا رسول الله انا خير ام عمر فقال عمر فقلت يا رسول الله انا خير
ام عثمان فقال عثمان فلما سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فصدقني فلوددت اني لم اكن سألته

بیان کرتا ہی ایسا عمرو بن عاص — کہ تہا یہہ آپ کا انداز اخلاص
غرض تالیف تہی اونکی بہی منظور — شریر قوم تہی جو لوگ مشہور
وہ میرے ساتھ باشیرین زبانی — کیا کرتی تہی یہان تک مہربانی
کہ مجکو یہہ گمان رہتا تہا اکثر — کہ ہون مین قوم کی لوگون سی بہتر
یہان تک اس گمان نی مجکو گہیرا — کہ مین اکدن حضرت سے پوچہا
بتاؤ آپ مجہے یعنے بہ تحقیق — کہ مین بہتر ہون یا بوبکر صدیق
کہا مجہسی جناب شاہ دین نی — کہ ہان بوبکر ہی بہتر ہی تجہسی
کہا یہہ مین نی پہر خیر البشر سی — کہ مین بہتر ہون درجہ مین عمر سی
کیا ارشاد تب حضرت نے ایسا — کہ ہی تجہسی بڑا درجہ عمر کا
کہا بار سوم پہر اوسی مین نی — کہ مین بہتر ہون یا عثمان سے مجہسے
ترے درجہ سی او سائل سراسر — کہا حضرت نے ہی عثمان بہتر
عمرو بن عاص کہتا ہی کہ جسدم — یہہ مجہسی کہہ چکے سردار عالم
یقین آیا مجہی باصدق ایمان — ہوا پر قول سی اپنی پشیمان
کہ یعنی کس لیے پوچہی تہی یہہ بات — نہ اوسنی پوچہتا ای کاش ہیہات

۳ ح عن انس بن مالك قال خدمت رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر سنين فما قال لي اف قط
وما قال لشيء صنعته لم صنعته ولا لشيء تركته لم تركته وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم من
احسن الناس خلقا ولا مسست خزا قط ولا حريرا قط ولا شيئا كان الين من كف رسول الله صلى الله
عليه وسلم ولا شممت مسكا قط ولا عطرا كان اطيب من عرق رسول الله صلى الله عليه وسلم

انس کہتا ہی مین تو دس برس تک — رہا ہون خدمت حضرت مین بیشک
مجہی اف تک نہین فرمایا اصلا — وہان جس چیز کو مینے بنایا — ہون مین خلق کیا حضرت نے کا
جو مجہسی ترک ہوتا تہا کوئی کام — نفرمایا کہ تونی یہہ کیا کیا
نہ لیتی آپ نے اوسکا دکہ نام — کہون کیا حسن خلق سرور دین

ثنا ای حمد ہی شایان تحسین | وہ حسن خلق مین کیا ہی حسین تہی | کہ فخر اولین و آخرین تہے

ملائم جو ہتیلی تہی نبی کے | خز و دیبا مین وہ نرمی نتہی | کف دست جناب مصطفی کو

کہو نسبت بہلا کس چیز سی ہو | پسینی کا یہہ تہا حضرت کی عالم | کہ بو ہی عطر تہی اوس سی بہت کم

نہ بو ہی مشک وہان کہتی ہی نسبت | نہ بو ہی گلستان کہتی ہی نسبت

ح عن انس بن مالك

عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انه كان عنده رجل به اثر صفرة قال وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يكاد يواجه احدا بشيء يكرهه فلما قام قال للقوم لو قلتم له يدع هذه

انس کہتا ہی ایسا ماجرا تہا | کہ حضرت پاس کوئی شخص آیا | ہوا جسدم جلیس بزم والا

تو حضرت نی یہہ اوسکا حال دیکہا | کہ وہ آیا ہی جو کپڑا پہن کر | اثر زردی کا ہی کچہہ اوسکی اوپر

تقاضا تہا یہہ خلق احمدی کا | کہ جو معیوب کوئی شخص ہوتا | نکہتی اوسکی آگی عیب کی بات

نکرتی اوسکو شرمندہ اوس اوقات | غرض جب وہ اوٹہہ گیا وہ شخص تہا سی | کیا ارشاد حضرت نی زبان سی

کہ ای لوگو اگر تم مین سی کوئی | بیان کرتا یہہ احوال اوسکی | تو یہہ جواب یہان سی اوٹہہ گیا وہ

پہنتا پہر نہ شاید جامۂ زرد

ح عن عائشة انها قالت لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحشا ولا متفحشا ولا صخابا في الاسواق ولا يجزي بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويصفح

جناب عائشہ شایان توصیف | بیان کرتی ہین یہہ حضرت کی تعریف | کہ وہ معروف حسن سیرتی تہی

کلام فحش سی صافی بری تہی | کہو کیا مین تکلف سی نہ تہا | وہ بدگوئی کی کرتی تہی نہ تہا

اگر بازار مین تشریف لاتی | بلند آواز وہان کب تہی اوٹہاتی | بدی کوئی جو اونکی سات کرتا

نہ دیتی تہی بدی کی سات بدلا | وہ کیا ہی عفو و بخشش مین عالم تہی | سراپا رحمت و عین کرم تہی

ح عن عائشة قالت ما ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده شيئا قط الا ان يجاهد في سبيل الله ولا ضرب خادما ولا امرأة

کلام عائشہ یہہ دوسرا ہی | مناقب صاحب معراج کا ہی | کہ تہی ناخدا کیا آپکی خو

نمارا اپنی ہاتھون سی کسیکو | اگر مارا تو مارا امر رب سے
کسی خادم کو خدمت سی نمارا | بہ ہنگام غزا تھا غضب سی
کسی عورت کو عبرت پر نمارا

ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْتَصِرًا مِنْ مَظْلِمَةٍ ظُلِمَهَا قَطُّ مَا لَمْ يُنْتَهَكْ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالَى شَيْءٌ فَإِذَا انْتُهِكَ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالَى شَيْءٌ كَانَ مِنْ أَشَدِّهِمْ فِي ذٰلِكَ غَضَبًا وَمَا خُيِّرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ مَأْثَمًا

روایت عائشہ سی تیسری ہے | بیان حسن خلق احمدی ہے | وہ کہتی ہین نہ دیکھا مین نے اصلا
کہ لیتی ہون کسی سی آپ بدلا | کوئی کیسا ہی ظلم و جور کرتا | عوض لیتی نہ حضرت اوس جفا کا
مگر جسدم کوئی فجار بدخو | روا رکھتا حرام و ناروا کو | تو ہوتی آپ پر شدت غضب کی
کیا کرتی تبعیت امر رب کی | اگر حضرت بحکم رب غفار | کئی جاتی تھی دو چیزون مین مختار
تو یہہ تھی آپ کی فرخندہ عادت | پسند اوس چیز کو کرتی تھی حضرت | کہ جو دونون مین آسان بیشتر ہو
گناہ و جرم سی خالی مگر ہو

ح ۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ وَأَخُو الْعَشِيرَةِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُ فَأَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ [illegible]

بنزدیک جناب سرور دین | جناب عائشہ بیٹھی ہوئی تھین | کہ دروازہ پہ کوئی شخص آ کے
طلبگار اجازت تھا نبی سے | کہا حضرت نے یہہ کیا مرد بد ہے | بدی کی بیچ یعنی مستند ہے
پھر اسکی بعد فرمائی اجازت | ہوا وہ مرد داخل پیش حضرت | مخاطب ہو گئے اوس سی شاہ ابرار
لگی کرنی بحسن خلق گفتار | وہ اوٹھکے جب گیا وہ مرد | کہا حضرت سے تب عائشہ نے
کہ تھا یہہ مرد جبتک یہان آیا | غرض تمنے کہا جو کچھ کہا تھا | جو یہہ آیا تو حضرت پیش آئی
ملائم گفتگو خلق حسن سے | کہا حضرت نے ہان ای عائشہ | تجھے بھی یاد رکھنا ایسی اسکو
کہ دنیا مین وہ شخص بدترین ہے | ملائم گفتگو جس مین نہین ہے | سبھی لوگون نے جس سی ہو وہ شخص بدتر

اگر جسکو بہو ردین بہ خو سمجہ کر کلام فحش ہو جسکے زبان پر کرین پرہیز اوس سی لوگ اکثر

۹ عن الحسین قال الحسین بن علی سالت ابی عن سیرة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی
جلسائه فقال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم دائم البشر سهل الخلق لین الجانب لیس بفظ
ولا غلیظ ولا صخاب ولا فحاش ولا عیاب ولا مشاح یتغافل عما لا یشتهی ولا یؤیس منه
ولا یخیب فیه قد ترک نفسه من ثلث المراء والاکبار وما لا یعنیه وترک الناس من ثلث
کان لا یذم احدا ولا یعیبه ولا یطلب عورته ولا یتکلم الا فیما رجا ثوابه واذا تکلم
اطرق جلساؤه کانما علی رؤسهم الطیر فاذا سکت تکلموا لا یتنازعون عنده
الحدیث ومن تکلم عنده انصتوا له حتی یفرغ حدیثهم عنده حدیث اولهم یضحک مما
یضحکون منه ویتعجب مما یتعجبون منه ویصبر للغریب علی الجفوة فی منطقه ومسألته حتی
ان کان اصحابه لیستجلبونهم ویقول اذا رأیتم طالب حاجة یطلبها فارفدوه ولا یقبل
الثناء الا من مکافئ ولا یقطع علی احد حدیثه حتی یجوز فیقطعه بنهی او قیام

روایت ہے شہید کربلا کی | حسین ابن علی مرتضائی | کہ مین سیرت خیر البشر سے
کیا تہا یہہ سوال اپنی پدر سی | کہ یعنی جو کوئی مجلس مین آتا | نبی کا حال وسکے ساتہہ کیا تہا
کہا مجہسی علی نے یہ پدر نی | ندیم محفل خیر البشر نے | کہ تہی باز مرہ احباب حضرت
کشادہ رو ملائم خو تہا بہت | درشت و زشت خو حضرت نہین تہے | بحسن خلق ختم المرسلین تہی
نکرتی تہی بلند آواز حضرت | رہا کرتی تہی با صبر و سکوت | نہ تہی جس چیز کی جانب کو رغبت
کیا کرتی تہی وہ اس سی اغماض | طبیعت تہی سخاوت پہ [illegible] | کہ ہوتا تہا نہ اونسی کوئی مایوس
وہان جس چیز کا آتا تہا سائل | ہنوتی ناامیدی اوسکو حاصل | ریا و کبر و لایعنی سخن سے
بہت کرتی تہی ایسی چلن سے | نکرتی تہی مذمت عیب گوئی | نکی ہر گز کسیکے عیب جوئی
سخن جو کچہہ زبان سی تہا نکلتا | بامید ثواب آخرت تہا | کلام پاک فرماتی تہی جسدم
تو ہوتا ہمنشینونکا یہہ عالم | کہ گویا جانورین اونکی سر پر | ہلاتی ہی نہین جو مطلقاً سر

یہہ اونکا حال تہا وقت سماعت | کہ ہو جاتی غریق بحر حیرت | مگر خاموش ہوتی آپ جس دم
تو باتین سب کیا کرتی تہی باہم | ولیکن زمرۂ اصحاب زنہار | نکرتی سامنی حضرت کی تکرار
کوئی جواب نہی کچہہ عرض کرتا | تو اوس ہنگام کا دستور یہہ تہا | کہ جبتک وہ بیان کرتا تہا احوال
تو ہنی سننی والی ساکت و لال | غرض خرد و کلان کا تہا جو مذکور | بعین لطف وہان ہوتا تہا منظور
رسول اللہ ہنستی تہی بفرحت | ہنسا کرتی تہی جب اصحاب حضرت | اگر کوئی عجائب حال ہوتا
تعجب جانتی اصحاب جسکا | تو حضرت بہی تعجب جانتی تہی | عجائب چیز وہ پہچانتے تہی
اگر آتا وہان ایسا مسافر | کہ کرتا وہ کلام زشت ظاہر | غریب اہل حاجت بی محابا
بگفتار درشتی پیش آتا | تو اوسپہ صبر فرماتی تہی حضرت | مگر اصحاب حضرت اوس مکانسی
مسافر کی تئین باہر کو لاتے | کہ ہین معذور یعنی اہل حاجت | کیا کرتی نبی ارشاد یہہ بہی
کہ تم گر دیکہہ پاؤ اہل حاجت | بحسن خلق عادت آپکی تہی | اگر ہوتا کوئی مرد مسلمان
رسول اللہ کا اوسپہ ثناخوان | کہ حاجت روائی پر اعانت | ہوا کرتی بہر صورت اجابت
جو کوئی شخص اونسی بات کرتا | تو وہ حمد مسلمان پیش حضرت | اگر وہ بات ہوتی دور حق سی
کلام اوسکا نکرتی قطع اصلا | تو ایسی بات کو وہ کاٹ دیتی | بہ نہی امر منکر قطع کرتے
و یا حکم قیام امر حق سے

۱۰ ح عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا

یہہ ہی تقریر جابر کی زبان کے | کہ جو سائل نی اونسی چیز مانگی | لب والا بہ حرف لا نہ آیا | دیا اوس چیز کو بار وہی زیبا

۱۱ ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ فَيَأْتِيهِ جِبْرِيلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

ہوا مروی بقول ابن عباس | کہ تہی ختم رسالت اجود الناس | بہ نیکی بہترین خردمان سے
بجود و فضل فیاض جہان تہی | ہمیشہ تہی با بذل سخاوت | مگر ماہ مبارک مین بکثرت

یعنی رمضان

وہ وصوم میں آغاز و انجام  کیا کرتے نہایت خیر و انعام  اسی ایام میں جبریل آتے
کلام اللہ کو حضرت سناتے  غرض جس وقت با خیر و کرامات  نبی جبریل سے کرتے ملاقات
تو اون روز و ن عطا جود و سخاوت  رسول اللہ کرتے تھے نہایت  بشکل آندھی باد بہاری
فیوض احمدی ہوتے تھے جاری

۱۲ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ

یہ کہتا ہے احوال توکل  کہ تھا یہ آپ کا حالِ توکل  خیالِ جمع تھا نہ فکر اتنا
رہا دینے دلانے سے سروکار  رسول اللہ کوئی چیز اصلا  نہ رکھتے تھے برائے روز فردا

۱۳ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ اَنْ يُعْطِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَيَّ فَاِذَا جَاءَنِيْ شَيْءٌ قَضَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَعْطَيْتَهُ فَمَا كَلَّفَكَ اللّٰهُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُرِفَ الْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهِ لِقَوْلِ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا

کہا حضرت عمر نے حال ایسا  کہ حضرت پاس کوئی شخص آیا  کیا یون عرض اوس بحر عطا سے
کہ کچھ دلوائیے عین سخا سے  کہا سائل سے حضرت نے یہ ظاہر  نہیں اسوقت کوئی چیز حاضر
ولیکن ہے تجھے جو کچھ تمنا  قرض اوس چیز کو تو مول لے آ  روا اسوقت تو کرلے غرض کو
کرونگا میں ادا تیرے قرض کو  عمر نے تب کیا حضرت سے معروض  کہ تم کس واسطے ہوتے ہو مقروض
اوٹھاتے آپ کیون ہین زیر بار  نہیں جس چیز پر قدرت تمہارے  نہیں تکلیف دیتا رب عزت
کہ تم ایسی کرو جود و سخاوت  سنا جب نبی کہنا عمر کا  تو ایسی بات کو مکروہ جانا
وہان حاضر تھا کوئی شخص انصار  لگا کہنے کہ اے سلطان ابرار  دئے جاؤ کئے جاؤ سخاوت
نہ چھوڑو یا نبی بخشش کے عادت  نہیں کچھ خوف خطرہ مفلسی کا  کہ رب عرش ہے مالک تمہارا
رسول اللہ سنکے مسکرائے  کچھ آثار خوشی چہرہ پہ لائے  کہا اوس انصار سے ایسا  کہ میں مامور ہون ایسے عمل کا

۱۴ عن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل الهدية ويثيب عليها

ہوا ہی عائشہ سی قول منقول | کہ ہدیہ آپ کرلیتی تہی مقبول | مگر یہ حال بہی تہا آپ کا تہا
کہ اوس ہدیہ کا وہ دیتی تہی بدلا

# باب ما جاء في حياء رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱ عن ابي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اشد حياء من العذراء في خدرها وكان اذا كره شيئا عرفناه في وجهه

حیا و شرم سنکر امتحان افرینش کی | حیا مندان عالم کا کلیجا کانپ جاتا ہی

بیان ہی بوسعید متقی کا | کہ یہ انداز تہا شرم نبی کا | کہ جیسی دختر نا کتخدا ہو
بعین شرمگینی باحیا ہو | زیادہ اوس سے بہی خیر الوریٰ تہی | کمال شرم سی عین حیا تہے
اگر ناخوش کوئی شی جانتی تہی | تو ہم اسطرح سی پہچانتی تہی | کہ ہوجاتا تہا روی مصطفیٰ پر
تغیر کا اثر ظاہر سراسر | مگر شرم وحیا کی اقتضا سی | وہ حرف ناخوشی لب تک نہ لاتی

۲ عن عائشة قالت ما نظرت الى فرج رسول الله صلى الله عليه وسلم او قالت ما رأيت فرج رسول الله صلى الله عليه وسلم قط

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات | کہ تہی حضرت نبی کس شرم کے سات | یہ بس عین حیا کا تہا تقاضا
کہ میں نی بہی ستر اونکا نہ دیکہا

# باب ما جاء في حجامة رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱ عن انس سئل انس بن مالك عن كسب الحجام فقال انس احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم حجمه ابو طيبة فامر له بصاعين من طعام وكلم اهله فوضعوا عنه من خراجه وقال ان افضل ما تداويتم به الحجامة او ان من امثل دوائكم الحجامة

ہوا معلوم ہی مسنون لینا خون فاسد کا | کہ اکثر یہ عمل امراض جسمی سی بچاتا ہی

انس سی اک سائل نے پوچھا کہ ہان کسب حجامت ہی یہہ کیسا انس بولا باظہار حقیقت

کہ سن او سائل حال حجامت جناب سرور دنیا و دین کی ابو طیبہ نے تھی پچھنی لگائی

دیا دو صاع بہر غلہ باجرت وسی حضرت نی ازراہ عنایت سفارش اوسکی مالک سی بھی اوسکی

کہ تو لیتا جو ہی محصول اس سے تو اوس معمول سی اب کم لیا کر یہہ اس مملوک پر احسان کیا کر

پہر اسکی بعد فرمانی لگی یون کہ ہی اچہی دوا لیتی رہو خون حجامت کر کی خون لینا بجا ہے

تمہاری واسطی اچہی دوا ہے

۲ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَاَمَرَنِیْ فَاَعْطَیْتُ الْحَجَّامَ اَجْرَہٗ

ہوا منقول حیدر کی زبان سی کہ تہی حضرت نی جب پچھنی لگائی تو مجکو حکم فرمایا اوس ہنگام

کہ دی حجام کو اب حق حجام سنی جب بات یہہ حضرت نبی کے تو مین نے اجرت حجام دی دی

۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِی الْاَخْدَعَیْنِ وَبَیْنَ الْکَتِفَیْنِ وَاَعْطَی الْحَجَّامَ اَجْرَہٗ وَلَوْ کَانَ حَرَامًا لَمْ یُعْطِہٖ

یہہ عبد اللہ ابن عم حضرت بیان کرتی ہین یون حال حجامت کہ تہی جب اپنی پچھنی لگائی

لیا تہا خون فاسد دو جگہہ سی رگ گردن کا حضرت نی لیا خون میانہ شانہ سی بہی لی لیا خون

ہوئی جب خون لینی سی فراغت عطا حجام کو کی اوسکی اجرت اگر ہوتا حرام و ناروا کام

نہ دیتی آپ ہرگز مزد حجام

۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا حَجَّامًا فَحَجَمَہٗ وَسَاَلَہٗ کَمْ خَرَاجُکَ فَقَالَ ثَلٰثَۃُ اٰصُعٍ [illegible]

[illegible]

کیا ابن عمر سی ذکر اسکا کہ ایک حجام حضرت نی بلایا حجامت کر چکا جس وقت حجام

تو حضرت نی یہہ فرمایا اوس ہنگام کہ تیری واسطی ازروی معمول مقرر کسقدر ٹہرا ہی محصول

کہا اوسنی کہ مجہسی میرا مولا خراج تین صاع ہی روز لیتا کہا حجام سی حضرت نی ہان تو

دیا کر آج سی دو صاع اوسکو پہر اسکی بعد ازروی عنایت عطا کی پاس سی اپنے بہی اجرت

۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْتَجِمُ فِی الْاَخْدَعَیْنِ

وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشَرَةَ وَتِسْعَ عَشَرَةَ وَاحِدَى وَعِشْرِيْنَ

انس کہتا ہی تھے حضرت کی عادت
کہ کرتی دو نو شانو میں حجامت
جناب مصطفی محبوب رب کے
رگ گردن سے بھی لیتی ہو تھے
وہ ستر ودین یا او نیسوین ہے
کیا کرتی شفیع روز محشر
حجامت تین تاریخو نکی اندر
پھر اسکی بعد یا اکیسوین ہے

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِمَلَلٍ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ

انس ہے اور کہتا ہی حقیقت
کہ تھی در حالت احرام حضرت
کہ پشت پا سی اپنی خون لیا تھا
ملل ہی او سجکھہ کا نام مشہور
غرض کچھ عارضہ لاحق ہوا تھا
کہ اوس منزل مین جب آئے تھے حضرت
وہان کانین سنا تا ہے مذکور
ہوئی تھی آپ مصروف حجامت

# بَابُ مَا جَاءَ فِي اَسْمَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِيْ اَسْمَاءَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ

درود و رحمت و صلوات رب نا آپ پہ ہے
کہ اسمای مبارک کا شمار و وصف آتا ہے

جبیر ابن مطعم نی کہا ہے
زبان پاک سی جو کچھہ سنا ہے
کہ میری اسطی ہین نام اکثر
کہ کہتی تھی قسیم حوض کوثر
محمد نام میرا اور احمد
کہ ہین میری لئی اوصاف بیحد
ہوا موسوم مین باسم ماحی
کہ یعنی کفر کی تھی جو سیاہی
مٹائی حقتعالی نی جہان سے
تو وہ ظلمت سبھی کی یا ہی آتے
مرا جو نام ہی حاشر مقرر
اوٹھین کی لوگ سب میرے قدم پر
مرا یہہ نام عاقب اس لئی ہے
کہ اب دور رسالت ہو چکا سب طے
مری پیچھی نبی کوئی نہین ہے
یہہ منصب ہان تلک میرے تئین ہی

ح عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لَقِيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ

وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَاَنَا الْمُقَفِّي وَاَنَا الْحَاشِرُ وَنَبِيُّ الْمَلَاحِمِ

حذیفہ بن یمان کہتا ہے یہہ بات ۔ کہ حضرت سے ہوئی میری ملاقات ۔ تہہ کامی کہ در راہِ مدینہ

چلی جاتی تہی وہ شاہِ مدینہ ۔ کہا یہہ آپ نے مجہسے وہ ہنگام ۔ محمد ہون احمد ہے میرا نام

نبی رحمت کونین ہون مین ۔ نبی توبۂ ثقلین ہون مین ۔ کہ ہے توبہ مری امت کی مقبول

بدرگاہِ خدای پاک موصول ۔ مقفی اسلیے ہے نام میرا ۔ کہ مجہسے بعد پیغمبر نہ ہوگا

نبی حاشر روز جزا ہون ۔ سبہون کا حشر کی دن میرے پیچہے ہوگا ۔ نبی ملحمہ توصیف آئی

کہ کفارون سے کرتا ہون لڑائی ۔ بوقتِ جنگ با اہلِ شقاوت ۔ اوٹہاتا ہون بہت سختی و شدت

## بَابُ مَا جَاءَ فِي عَيْشِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا اٰلَ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ اِنْ هُوَ اِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ

| بیان عیش خیر المرسلین اب کافی مسکین | | ہوس عیش دنیا کی اپنی خاطر سے مٹاتا ہے |
|---|---|---|

جناب عائشہ کہتی ہین یہہ بات ۔ یہی کیا عسرت اوقات وتنگی ۔ کہ ہم تہے خود اہلبیت مصطفی ہم

نہ ہمپر تہے یہ بات تنگی کا عالم ۔ مہینے بہر تلک ہوتا تہا یہ حال ۔ کہ رہتے آگ سے ہم فارغ البال

نہ اپنی گہر مین کچہ کہانا پکاتی ۔ کہ جسکی واسطے آتش جلاتی ۔ یہہ ہمپر شدت وعسرت گزرتی

چہوہارون اور پانی پر گذرتی

۲ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُونِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهِ عَنْ حَجَرَيْنِ

ابی طلحہ بیان کرتا ہے ایسا ۔ کہ ہمنے آپ سے شکوہ کیا تہا ۔ کہ مارے بہوک کی ہمنے شکم پر

رکہا ہے باندہ کر ایک ایک پتہر ۔ شکم سے ہمنے جو ہی اوٹہایا ۔ رسول اللہ کو پتہر دکہایا

جنابِ سید کون و مکان نے ۔ شفیق و دستگیر بیکسان نے ۔ وہین اپنا شکم ہمکو دکہایا

بندہا واہان ہمنے دو پتہر کو پایا

ح عن ابي هريرة قال خرج النبي صلى الله عليه وآله وسلم في ساعة لا يخرج فيها ولا يلقاه فيه
احد فاتاه ابو بكر فقال ما جاء بك يا ابا بكر فقال خرجت القى رسول الله صلى الله عليه وسلم
وانظر في وجهه والتسليم عليه فلم يلبث ان جاء عمر فقال ما جاء بك يا عمر قال الجوع
يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا قد وجدت بعض ذلك فانطلقوا
الى منزل ابي الهيثم بن التيهان الانصاري وكان رجلا كثير النخل والشاء ولم يكن له خدم
فلم يجدوه فقالوا لامرأته اين صاحبك فقالت انطلق يستعذب لنا الماء فلم يلبثوا
ان جاء ابو الهيثم بقربة يزعبها فوضعها ثم جاء يلتزم النبي صلى الله عليه وسلم ويفديه
بابيه وامه ثم انطلق بهم الى حديقته فبسط لهم بساطا ثم انطلق الى نخلة فجاء بقنو
فوضعه فقال النبي صلى الله عليه وسلم افلا تنقيت لنا من رطبه فقال يا رسول الله اني
اردت ان تختاروا او تخيروا من رطبه وبسره فاكلوا وشربوا من ذلك الماء فقال النبي
صلى الله عليه وسلم هذا والذي نفسي بيده من النعيم الذي تسئلون عنه يوم القيمة ظل
بارد ورطب طيب وماء بارد فانطلق ابو الهيثم ليصنع لهم طعاما فقال النبي صلى الله
عليه وسلم لا تذبحن لنا ذات در فذبح لهم عناقا او جديا فاتاهم بها فاكلوا فقال النبي
صلى الله عليه وسلم هل لك خادم قال لا قال فاذا اتانا سبي فأتنا فاتي النبي صلى الله عليه
وسلم براسين ليس معهما ثالث فاتاه ابو الهيثم فقال النبي صلى الله عليه وسلم اختر منهما
قال يا نبي الله اختر لي فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان المستشار مؤتمن خذ هذا فاني
رايته يصلي واستوص به معروفا فانطلق ابو الهيثم الى امرأته فاخبرها بقول
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت امرأته ما انت ببالغ ما قال فيه النبي
صلى الله عليه وسلم الا ان تعتقه قال فهو عتيق فقال النبي صلى الله عليه
وسلم ان الله تعالى لم يبعث نبيا ولا خليفة الا وله بطانتان بطانة تامره
بالمعروف وتنهاه عن المنكر وبطانة لا تألوه خبالا ومن يوق بطانة السوء فقد وقي

تہا اسی عہد مین پیرہ دنی بہا جوئل
نہ تہا وہ وقت آپکا عمر سے
غرض باہر وہ جب تشریف لائے
کہ اسدم کیون ہوا آنا تمہارا
مجہی منظور تہا تسلیم کرنا
کہ وہان آنا ہوا حضرت عمر کا
عمر بولی مجہی ای فخر عالم
گئی باہم ابی ہیثم کی گہر کو
وہ تہا یکر یون کا اوسکی یہان تہا
نہ تہا خادم ولیکن اوسکی گہر مین
کہی یہہ بات اوسکی اہلیہ سے
کہ وہ پانیکی لینے کو گیا ہی
وہ لایا اسطرح سی مشک پر آب
تو یون کہنی لگا خیر البشر سے
غرض از راہ تعظیم و مدارا
بسوئی باغ وہ فرخندہ اختر
گیا پہر وہ بسوئی نخل خرما
حضور شافع روز جزا مین
مناسب تہا مجہی اسطرح لانا
پہری خاطر مین ایسی بات آئی
ہماری واسطی مین توڑ لایا

کہ ختم المرسلین فرخندہ فعال
کیون لیا مین کہ اونکی تہا مقام اوقات
تو اونکی سامنی ابوبکر آئی
کہا اوسنی مین اب آگیا ہون
فقط اسواسطی حاضر ہوا تہا
عمر سی بہی کہی حضرت نی یہہ بات
تمہاری پاس لائی ہی علیہ السلام
ابی ہیثم وہ مرد بہرہ ور تہا
کہ عین مالدار یکانشان تہا
سخن کوتاہ وہان آکر جو دیکہا
کہان خاوندی تیرا اتبا دے
نگذری تہی انہین کچہہ دیر وہان پر
کہ اوسکی بوجہہ سے تہا سخت بیتاب
فدا ہون آپ پر سب ہی ماں باپ
ملایا اوسنی اونکی ہاتہہ سی ہات
وہ نخلستان مین جسوقت آیا
وہان سی خوشہ تر لیکی آیا
کیا ارشاد حضرت نے اوسکا نام
کہ کر لیتا جدا اسکی سی پکا
کہ یہہ خرما کی ہین جو خوشہ تر
کہ ہو جسطرح کا مرغوب خرما

نکل آئے یکا یک گہر سی باہر
کوئی اونسی نکر سکتا ملاقات
کہا ابوبکر سی حضرت نی ایسا
کہ روئی اطہر و اقدس کو دیکہون
پہر اسکی بعد کچہہ عرصہ نگذرا
کہ تم آئی ہوا اب کس کام کی بات
غرض یہہ گفتگو جب ہو چکی تو
نجوبی صاحب باغ و شجر تہا
اگرچہ وہ غنی تہا مال و زر مین
ابی ہیثم کو اوسکی گہر نہ پایا
کہا اوسنی کہ ایسا ماجرا ہے
کہ آیا اوٹہا کر مشک لیکر
رکہی جب مشک اوسنی دوش پر سے
بڑی قسمت کہ یعنی آئی ہین یہان آپ
چلا پہر بعد اسکی اونکو لیکر
بچہونا واسطی آنکی بچہایا
رکہا اونکو حضور مصطفی مین
کہ لایا توڑ کر تو پختہ و خام
کہا اوسنی کہ محبوب الہی
کچہہ اک پختہ ہوئی کچہہ کچی ہین گذر
تو ان خوشون سے جن جن کو آپ کہا دین

مذاق دل سی کیفیت اوٹھاوین    غرض کہائی اونہون نی خوشتر    پیا وہ آب شیرین اونکی اوپر
پسند آئی جو یہہ نعمت نہایت    تو فرمانی لگی اوسوقت حضرت    کہ مین کہتا قسم ہون اوس خدا کے
ید قدرت مین جسکی جان ہی میری    کہ تمنی آج یہہ نعمت جو کہائے    عزیزی سی اسکی کیفیت اوٹہائے
سوال اوسکا بروز حشر ہوگا    یہان جو کچھ مزا تمنی اوٹھایا    یہہ سایہ سرد بیٹھی جسکی نیچی
یہہ پانی خوش ہوئے تم جسکو پیکی    یہہ شیرین اور پاکیزہ جو پایا ہی    کہ آئی آج کہانی مین تمہارے
غرض تو چہین کے تمسی حشر کی دن    سبہی اس نعمت الوان کو گن گن
کرتا انکی لیے پکوائی کہانا    کیا اوسوقت حضرت نے یہہ ارشاد    ابو ہیثم ہوا وہان سے روانا
نہ ہرگز ذبح اوس بکری کو کیجو    تری کہر مین جو بکری دودھ کی ہو    کہ رکہنا چاہئی اس بات کو یاد
نہین معلوم وہ مادہ تہی یا نر    بچا کر سامنی حضرت کی لایا    کیا بس ذبح بزغالہ تو لیکر
ابو ہیثم سی پہر حضرت نی پوچہا    کہ خادم بہی ترے کہر کوئی ہیگا    اونہون نی اونکی خاطر وہ بچا کہایا
کہا حضرت نے اب ہنا خبردار    کہ تو جسوقت یہہ احوال سن لے    کہا اوسنی نہین کوئی پرستار
تو اوس ہنگام میری پاس آنا    تجہی مین ایک خادم بخش دونگا    کہ آئی میری یہان قیدی کہین سی
گروہ بردہ جانب سی آئے    نہ اونکی سات بردہ تیسرا تہا    پہر اسکی بعد تہوڑے روز گذری
کہا حضرت نی یہہ ارشاد اوسکو    کہ ان دو مین سی لیجا ایک کو تو    ابو ہیثم یہہ خبر جا سنکی آیا
کہ جو بہتر ہوا نمین سی وہ دیجے    پسند خاطر والا جو آوی    ابو ہیثم نی کی یہہ عرض اون سی
کہا پہر آپ نے اوس سی بخوبی    کہ مجہسی اب جو تو نی مشورت کی    ابو ہیثم اوسیکو لیکی جاوے
تو مین کہتا ہون اس بردہ کو لیجا    کہ جسکو دہ کا دیکہا مین نے حال    امین و موتمن جو مجکو سمجہا
ولیکن تجہسی کرتا ہون نصیحت    کہ رہنا اسسے مصروف رعایت    کہ پڑہتا تہا نماز رب متعال
یہہ سارا حال بی بی کو سنایا    ابو ہیثم سی بولی اوسکی عورت    ابو ہیثم پہر اپنی کہر کو آیا
نہین ممکن بجا لاوی اوسی تو    یہہ بہتر ہی کہ کر آزاد اسکو    کہ جو کچھ آپ نی کی ہی نصیحت
وہ بردہ تو کیا حضرت نے ارشاد    کہ یہان حق نی نبی ایسا نہ بہیجا    کیا فی الفور ہیثم نی آزاد
خلیفہ بہی کوئی ایسا نہ آیا

کہ جسکی واسطے وہ صاحب راز　بڑا ہی مشورت ہو دین و دنیا　تو اون دو مین سے ہی یہہ ایک کامل

سکہاتا ہی اوسی نیکی کی افعال　وہ ہیگا دوسرا جو صاحب راز　بتاتا ہی اوسی اطوار ناساز

غرض جس شخص کو اوسکی خدا نے　بچایا اوس شریر ناسزا سے　رہا محفوظ وہ بندہ جہان مین

نبی کا مونس اینہو کی امانین　رسول اللہ کا مقصود ارشاد　دلاتا ہی یہان اثبات کو یاد

کہ تہی وہ جو ابوالہیثم کی لالی　وہ تہی اوسکی مشیر راہ نیکی　کہی کیا بات لی بی نی میان سے

کہ بد ذکر دیا آزاد اوسنے

٤ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ اِنِّي لَاَوَّلُ رَجُلٍ اَهْرَاقَ دَمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاِنِّي لَاَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُنِي اَغْزُو فِي الْعِصَابَةِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَاْكُلُ اِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيرُ وَاَصْبَحَتْ بَنُو اَسَدٍ يُعَزِّرُونَنِي فِي الدِّينِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِي

ابی وقاص کا بیٹا جو ہی سعد　بیان کرتا ہی یہہ احوال و روداد　کہ مین اسلام مین ایسا بشاد

کیا اول خدا کی راہ مین خون　غزا مین جسنی اول تیر پہینکا　وہ تیرانداز پہلی سب سی مین تہا

بیان کرتا ہون مین اوسوقت کا حال　کہ جب تہوڑی سی اصحاب جو تہی فعال　بحکم شاہ دین کرتی غزا تہی

مگر عسرت مین ایسی مبتلا تہی　ہمین کہانا میسر تہا نہ کچہہ وہان　مگر کہاتی رہی برگ درختان

وہ یا حبلہ ہمین کہانی کو ملتا　کہ وہ میوہ درخت خار کا تہا　یہان تک پات ہی کی خور تہی ہما

کہ ہم سبکی یہہ حالت ہوگئی تہی　کہ وقت دفع حاجات ضروری　بشکل پشک بکری یا پشک شتر نکلتی

ہوا کرتا تہا بس فضلہ اجابت　رہی اسطرح کی لاحق صعوبت　باخر اب یہہ کیسا ماجرا ہی

مجہی قوم اسد کہتی برا ہی　گئی جو مین نے راہ دین مین افعال　گئی برباد کیا میری وہ افعال

٥ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَشُوَيْسًا اَبَا الرُّقَادِ قَالَا بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ فَقَالَ انْطَلِقْ اَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ حَتّٰى اِذَا كُنْتُمْ فِي اَقْصٰى اَرْضِ الْعَرَبِ وَاَدْنٰى بِلَادِ اَرْضِ الْعَجَمِ فَاَقْبَلُوا حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِالْمِرْبَدِ وَجَدُوا هٰذَا الْكَذَّانَ فَقَالُوا مَا هٰذِهِ هٰذِهِ الْبَصْرَةُ

فساروا حتى اذا بلغوا جبال الجسر الصغير فقالوا ههنا امرتم فنزلوا فذكروا الحديث بطوله
قال فقال عتبة بن غزوان لقد رأيتني وانى لسابع سبعة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما لنا طعام الا ورق الشجر حتى تقرحت اشداقنا فالتقطت بردة فقسمتها بينى وبين سعد
فما منا من اولئك السبعة احد الا وهو امير مصر من الامصار وستجربون الامراء بعدنا

شیوں و خالد بن عمیر راوی ہے — ہوئی گویا یہ تقریر مساوی ہے — کہ عتبہ وہ جو تھا غزوان کا میاں
عمرؓ نے اوسکو نائب کر کے بھیجا — کہا ہنگام رخصت اوس نے یہ بات — کہ جا ہمراہیوں کو لیکے تو سات
کہ سرعت چلے جاؤ وہاں تک — عرب کی حد کنتو ہے جہاں تک — عجم کے شہر جب نزدیک پاؤ
وہاں سے پھر کہی تم آگے نجاؤ — غرض عتبہ ہوا واں سے روانہ — لیے وہ سات سارا کارخانہ
کیا مزید تلاش لوگوں نے اینک — نظر آیا وہیں ایک تودہ سنگ — بہم کہنے لگے یہ چیز ہے کیا
کوئی اوس میں سے بولا ہے یہ بصرہ — پھر آگے کو چلے واں سے بڑھ کر — ہوئی ہوا ور غرض جیسی پیدا
وہاں کرنے لگے اسمیں مدد کر — ہوئے تھے ہم سے اس کی ماسور — اونھوں نے کی غرض اوسجا اقامت
وہاں کا حال کہتا ہے طوالت — کیا اوس نے یہاں تھوڑا سا آرام — کہ تھا اوسکی بتیں اس نے کام
کہ عتبہ نے وہاں اکل حقیقت — بیان اسطرح کی اپنی حقیقت — کہ تھا کیسا وہ عسرت کا زمانہ
بہت تنگی و قلت کا زمانہ — کہ میں جسوقت ہمراہ نبیؐ تھا — کہوں کیا کسطرح کا حال کیا تھا
ہمراہ نبی ہم آدمی سات — بس اس طرح سے کرتے تھے اوقات — کوئی کھانا وہاں اپنے لیے تھا
میسر تھا مگر پتونکا کھانا — یہاں تک ہمنے کھائے برگ اشجار — کہ باچھیں ہوگئیں تھیں ریش و افگار
وہیں پھر میں نے پائی ایک چادر — کیا تقسیم اوس چادر کو لیکر — رکھی آدھی میں نے آدھی وہ سعد کو دے
شریک اسمیں ہوئے ہم دونوں ساجھے — یہہ تھا عتبہ کا مقصود حکایت — کہ اون دونوں میں تھی عسرت نہایت
پھر آیا جو کشایش کا زمانہ — تو دیکھا اسطرح کا کارخانہ — کہ تھے جو اوس گھڑی وہ سات شخص
تو اون ساتوں میں اب ایک ایک ہی خاص — امیر شہر ہے صاحب حشم ہے — بسامان امارت محتشم ہے
رہے ہیں اور جو اشخاص باقی — ہماری بعد دیکھو گے کہ وہ بھی — ریاست میں امیر شہر ہونگے

ما رث بین ربیس

۶ عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد اخفت في الله وما يخاف احد ولقد اوذيت في الله وما يؤذى احد ولقد اتت علي ثلثون من بين ليلة ويوم وما لي ولبلال طعام ياكله ذو كبد الا شيء يواريه ابط بلال

انس کہتا ہی حضرت نی کہا ہی کہ میرا تو کچھ ایسا ماجرا ہے خدا کی راہ میں جو میں نے سختے
اوٹھائی ہیں اوٹھا ویگا نہ کوئی ملی اس راہ میں جو مجھکو ایذا نہ پاوے گا کوئی یہہ رنج اصلا
گئی ہیں میری او تیس دن رات کہ کہانیکو نہ آیا اسقدر ہات کہ وہ کہاتا کوئی جاندار کہاکر
خیال بھوک کو جیسی بھولاوے بلال اوسوقت تھا ہمراہ میرے یہی تکلیف تہی اوسکو بھی کہ میری
اگر تھوڑا سا کہانا بات آتا بلال اپنی بغل میں تہا چہپاتا وہ ایسی چیز ہوتی مختصر تہی

۷ عن انس بن مالك بغل میں اوسکی چہپ جاتی بجولی ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يجتمع عنده غداء ولا عشاء من خبز ولحم الا على ضفف

انس اظہار کرتا ہی حقیقت کہ تھا یہہ انکا حال معیشت کہ اونکی پاس کہانا رات دن کا
مہیا کرتا نہ تہا ہرگز اکٹھا نہ نان و لحم کو اتنا وہ پاتے کہ دونو وقت بھر کی پیٹ کہاتے
ولیکن شافع روز قیامت یہہ صورت دیکھتے وقت ضیافت

۸ عن نوفل بن اياس الهذلي قال كان عبد الرحمن بن عوف لنا جليسا وكان نعم الجليس وانه انقلب بنا ذات يوم حتى اذا دخلنا بيته ودخل فاغتسل ثم خرج واتينا بصحفة فيها خبز ولحم فلما وضعت بكى عبد الرحمن فقلت له يا ابا محمد ما يبكيك قال هلك رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يشبع هو واهل بيته من خبز الشعير فلا ارانا اخرنا لما هو خير لنا

ہوئی منقول یہہ گفتار نوفل کہ تہا جو عبد رحمن یار نوفل وہ کیسا یار یار ہمنشین تہا
وہ کیسا ہمنشین ہمسر ہمدین تہا بیان کرتا ہون قصہ ایکدن کا کہ اپنی گھر ہمکو وہ لیکے آیا
کیا اندر ہمین باہر بٹھا کے پھر آیا گھر سے وہ باہر نہا کے پھر کہانا اوسنی کاسہ ایک لاکر

لگانان دلم تھا کاسے کی اندر | غرض جب رکھ چکا لاکر یہہ کہا | تو وہ بارہی کیا پھر خوب سے دیا
سوال اوسکے کیا ہمنی اوس اوقات | کہ مجکو بھی رولاتی کونسی بات | کہا اوسنی کہی اس ترکا غم الیعم
کہ دنیا سی گئی سیدعالم | ولیکن آپنی تا وقت رحلت | اوٹھائی آہ کیا سختی قسمت
کہ کھائی نان جو بھی سیر ہوکر | اونہون نی اپنی اہل بیت کے سات | کہان اسکا نہین مجکو کبھی ہی
کہ دنیا مین جو یہہ مہلت ملی ہی | بھلا میرے لئی ہی کونسا کام | جو مجھ ہی کونسا بہتر بھلا کام

## باب ماجاء فی سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ح عن ابن عباس قال مکث النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکة ثلاث عشرة الیہ و بالمدینة عشرا وتوفی وھو ابن ثلث وستین

سنین عمر کی تعداد محبوب الٰہی کی | | باضداد روایت اب یہان راوی بتاتا ہے
کہا عباس کی بیٹی نی یہہ حال | رہی مکہ مین حضرت سیزدہ سال | غرض تیرہ برس تک اونکی اوپر
نزول وحی تھا مکہ کی اندر | گئی فردوس کو جب اس جہان سے | تریسٹھ سال کی حضرت نبی تھی

ح ۲ عن جریر عن معاویة انہ سمعہ یخطب قال مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن ثلث وستین سنة وابو بکر وعمر وانا ابن ثلث وستین

جریر راوی احوال حضرت | بیان کرتا ہی ایسا حال حضرت | کہ بوسفیان کی بیٹی سی سنا ہی
بوقت خطبہ اوسنی کہا ہی | کہ جب دنیا سی فرمائی تھی رحلت | تریسٹھ سال کی تھی عمر حضرت
تریسٹھ سال کی بوبکر تھی تھے | تریسٹھ سال کی عمر عمر تھے | تریسٹھ سال کا مین اب ہوا ہون
امید موت یعنی کر رہا ہون

ح ۳ عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مات وھو ابن ثلث وستین سنة

روایت ہی یہہ حضرت عائشہ سی | کہ جسدن آپ دنیا سی سدہاری | تریسٹھ سال کی عمر نبی تھے
کہ جس ہنگام مین رحلت ہوئی تھی

ح ۴ عن ابن عباس یقول توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن خمس وستین

کہا عباس کی دانا پسر نے | | کہ تھی حضرت نبی پینسٹھ برس کے

۳ عن دغفل بن حنظلة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبض وهو ابن خمس وستین سنة

ایسا ہی دغفل نی بھی کہا ہی کہ تھی پینسٹھہ برس کی عمر والا

## باب ما جاء فی وفاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱ عن انس بن مالك قال اخر نظرة نظرتها الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشف الستارة یوم الاثنین فنظرت الی وجهه کانه ورقة مصحف والناس خلف ابی بکر فاشار الی الناس ان اثبتوا وابو بکر یؤمهم والقی السجف وتوفی من اخر ذلك الیوم

| قیامت سی نہین کم انتقال سرور عالم | کہ جسکا یاد کرنا آج تک ہمکو رلاتا ہے |
|---|---|

جہان کا باغ تاراج خزان ہی — ادھر آہ صغیر و گلستان ہی — جناب سرور عالم کی رحلت

قیامت ہی قیامت ہی قیامت — رسول اللہ گر مانع نہوتے — سر اپنا پیٹ کر ہم جان کہوتے

نہین کیا بندگی بیچارگی ہی — فقط رونی ہی کی رخصت ملی ہی — مجبو آپ کی ماتم مین رو لو

مژہ مین اشک کی موتی پرو لو — اگر کچھہ الفت خیر الوریٰ ہی — مقام گریہ ہی رونی کی جا ہی

انس نی یہہ خبر کیسی سنائی — کہ فوج غم نی کی ہمپر چڑہائی — نظر مین چہا گیا سامان غم کا

مژہ پر آ گیا دامان الم کا — انس کرتا ہی یہہ تقریر پر غم — کہ مین نی کی نظر حضرت پہ اوسدم

کہ جس دم در کا پردہ اوٹہہ گیا تہا — جو اکثر سامنی لٹکا ہوا تھا — ولیکن آخری میری نظر تھی

بسوی عارض خیر البشر تہی — کہڑا تہا آہ مین در کی مقابل — نبی کی روی اطہر کی مقابل

کہون کیا مصحف رخسار کا حال — بشکل صفحہ مصحف ہوا حال — عجب اک نور روی پاک پر تہا

ہدایت کا نمونہ سر بسر تہا — رقم کرتا ہی راوی اور یہہ بات — کہ اکثر لوگ تہی بوبکر کے ساتھہ

سمجھہ کر اونکو سر خیل صحابہ — ہوا تہا جمع ہر خیل صحابہ — کیا پہر سبکو حضرت نی اشارا

کہ جائی خویش تم ثابت ہی رہنا — پہر اسکی بعد بھی بوبکر صدیق — امامت اونکی کرتی تہی بتحقیق

اب آگی کیا کہون ہی جا بی رقت — کہ جب نزدیک آیا وقت رحلت — مقابل در کی اوس پردہ کو چہوڑا

ترجمہ جسکو پیشتر او ٹھوا دیا تھا — یہہ ہی روز دوشنبہ کی حقیقت — اوسی دن آپ نے فرمائی رحلت

**٢** عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ مُسْنِدَةً النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى صَدْرِيْ اَوْ قَالَتْ اِلَى حِجْرِيْ فَدَعَا بِطَسْتٍ لِيَبُوْلَ فِيْهِ ثُمَّ بَالَ فَمَاتَ

جناب عائشہ با جان غمگین — بیان کرتی ہیں یہہ حال شہ دین
ترجمہ جب ہنگام رحلت سر پہ آیا — میری سینہ کا تہا تکیہ لگایا
ترجمہ میری گود کا تکیہ کیا تہا — دیا اوسوقت کا یہہ ماجرا تہا
منگا کر طشت پہر خیر الوری نی — فراغت بول سی کی مصطفا نی
پہر اسکی بعد چہوڑا اس جہان کو — لی گلگشت گلزار جنان کو

**٣** عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ قَالَ عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

جناب عائشہ کہتی ہیں یہہ بات — نہایت حسرت و اندوہ کی سات
ترجمہ دیکہا میں نی فخر انبیا کو — بحال قرب رحلت مصطفا کو
دہرا تہا پاس اونکی کاسۂ آب — ترجمہ ہوتی جب وہ تاب تپ سی بیتاب
تو اوس پانی سی کرکی ہاتہ کو تر — پہراتی تہی رسول اوسکو منہہ پر
غرض اب وقت ہی تیری مدد کا — پہر اسکی بعد کہتی تہی خدایا
مدد کر منکرات موت پر تو — شدائد میں آسان کر تو
وہا حضرت تہی فرمائی اوس اوقات — بجای منکرات موت سکرات
یہان راوی جو دو تو لفظ لایا — سماعت میں اوسی شک ہو گیا تہا

**٤** عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ جناب عائشہ با دیدۂ نم — بیان کرتی ہیں یہہ احوال پر غم
شعر جو ہر کسی کی جان تہی — نہیں لی موت کی شدت جو دیکہی
ترجمہ جسکا دم آسانی ہو نکلا — تو مجکو رشک پہر اوسپر نہ آیا

**٥** عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهُ

قال ما قبض الله نبيا الا في الموضع الذي يحب ان يدفن فيه ادفنوه في موضع فراشه

جناب عائشہ نے آپ سے یہ سمجھ | او تھا لی دل سے کیا کیا صدمہ | سنیں تھی کا عجب احوال دیکھا
بعین درد کیا کیا حال دیکھا | وہ کہتی ہیں کہ محبوب الٰہی | ہوئی عمر دوسرے کو جس وقت آئے
رہی بکر یہ خرد و کلاں میں | کہ کیجے دفن او نکو کس مکان میں | کہا بو بکر نے پیر و جوان سے
سنا ہے میں نے حضرت کی زبان سے | کہ جو کوئی نبی یہاں سے گیا ہے | تو اوس جانی کا ایسا ماجرا ہے
بوقت انتقال دار جنت | وہ اوس مسکن سے رکھتا ہے محبت | کہ جس میں جا سے ہے دفن ہونا
قیامت تک بعیش و عشرت سونا | غرض یہ ہے جناب نیک فرجام | جہاں کرتے ہیں اس جا کا آرام
وہیں پر چاہیے مدفن بنانا | وہیں ختم رسالت کو سلانا

عن ابن عباس و عائشة رضي الله عنهم ان ابا بكر قبل النبي صلى الله عليه وسلم بعد موته

کہا عباس کی بیٹی نے ایسا | کہا ہے عائشہ نے بھی یہ چرچا | کہ جس دن آپ نے فرمائی رحلت
تو بس بو بکر نے با عین الفت | لیا بوسہ جبین مصطفا کا | جبین افتخار انبیا کا

عن عائشة ان ابا بكر رضي الله عنهما دخل على النبي صلى الله عليه وسلم بعد وفاته فوضع فمه بين عينيه ووضع يديه على ساعديه وقال وانبياه واصفياه واخليلاه

عجب پر درد قول عائشہ ہے | اگر پوچھو تو سمجھا مرثیہ ہے | کہ جب رحلت ہوئی حضرت کی تحقیق
تو او سدم آئے وہاں بو بکر صدیق | میاں چشم حضرت رکھا منہ کو | رکھی ساعد پہ او نکی ہاتھ دونو
کہا پھر وا نبیا و اصفیا | کہا پھر بعد اسکے وا خلیلا | برای سید سردار ثقلین
لکھی صدیق نے اسطرح کی بین

عن انس قال لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة اضاء منها كل شيء فلما كان اليوم الذي مات فيه اظلم منها كل شيء وما نفضنا ايدينا عن التراب وانا لفي دفنه صلى الله عليه وسلم حتى انكرنا قلوبنا

کہا راوی انس نے آپ جس روز | مدینہ میں ہوئے تھے رونق افروز | عجائب شہر وہ زینت فزا تھا

مدینہ مطلع نور ضیا تھا — بیان کیا کبھی اوسدن کی حالت — کہ جسدن آپ نی فرمائے رحلت
شب غم کا اندھیرا ہو گیا تھا — کہ تخت مدینہ سو گیا تھا — اور ایسی تیرگی کا تھا یہ عالم
دلوں پر چھا گئی تھی ظلمت غم — ابھی ہم تھے بدفن شاہ لولاک — ابھی چھٹنی نپائی ہاتھہ سی خاک
کہ ایس میں تغیری آگئی تھے — دلوں پر تیرگی سی چھا گئی تھی

۹ ح عن عائشة قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين

یہ قول عائشہ ہی کیا جگر سوز — کہ وہ یہاں سی سدھارے پیر روز

۱۰ ح عن جعفر بن محمد عن ابيه قال قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين فمكث ذلك اليوم وليلة الثلثاء يوم الثلثاء ودفن من الليل وقال سفيان وقال غيره يسمع صوت المساحي

امام باقر ہادی دین ہیں — کہ یہ فرزند زین العابدین ہیں — رسول اللہ کی رحلت کا احوال
بیان کرتی ہیں اس تفصیل کے سات — کہ وہ دن تو مقرر پیر کا تھا — کہ جسدن آپنی دنیا کو چھوڑا
توقف دفن میں اوسدن ہوا تھا — سہ شنبہ کی بھی شب وقفہ کیا تھا — نہ مرقد میں کہا مشکل کی وہ تھے
ولیکن چار شنبہ کی جو شب تھی — تو اوس شب میں ہوئی تھی دفن حضرت — جناب شافع روز قیامت
کہی سفیان نی یہاں اسطرح کی بات — کہ جسدن چارشنبہ کی ڈھلی رات — تو اوسدم کان میں آنی لگی تھی
صدا آواز کسی پہاوڑی کی — کہ یعنی لحد وہاں ہوتی تھی طیار — برای خوابگاہ شاہ ابرار

۱۱ ح عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف قال توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين ودفن يوم الثلثاء

ابی سلمہ سی یوں آئی روایت — ہوئی روز دوشنبہ فوت حضرت — ولیکن جب ہوا روز سہ شنبہ
ہوئی تھی دفن سلطان مدینہ

۱۲ ح عن سالم بن عبيد وكانت له صحبة قال اغمي على رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه فافاق فقال حضرت الصلوة فقالوا نعم فقال مروا بلالا فليؤذن ومروا ابا بكر فليصل للناس وقال بالناس ثم اغمي عليه فافاق فقال مروا بلالا فليؤذن ومروا ابا بكر

يصلي بالناس فقالت عائشة ان ابي رجل اسيف اذا قام ذلك المقام يبكي فلا يستطيع
فلو امرت غيره قال ثم اغمي عليه فافاق فقال مروا بلالا فليؤذن ومروا ابا بكر فليصل
بالناس فانكن صواحب او صواحبات يوسف قال فامر بلال فاذن واقام وامر ابو بكر فصلى
بالناس ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وجد خفة فقال انظروا لي من اتكئ
عليه فجاءت بريرة ورجل آخر فاتكأ عليهما فلما رآه ابو بكر ذهب لينكص فاومأ اليه ان
يثبت مكانه حتى قضى ابو بكر صلاته ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض فقال
عمر والله لا اسمع احدا يذكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض الا ضربته بسيفي هذا
قال وكان الناس اميين لم يكن فيهم نبي قبله فامسك الناس فقالوا يا سالم انطلق
الى صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فادعه فاتيت ابا بكر وهو في المسجد
فاتيته ابكي دهشا فلما رآني قال لي أقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت ان
عمر يقول لا اسمع احدا يذكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض الا ضربته بسيفي هذا
فقال لي انطلق فانطلقت معه فجاء هو والناس قد دخلوا على رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال يا ايها الناس افرجوا لي فافرجوا له فجاء حتى اكب عليه ومسه فقال انك ميت وانهم
ميتون ثم قالوا يا صاحب رسول الله أقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم فعلموا ان
قد صدق قالوا يا صاحب رسول الله أنصلي على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قالوا
وكيف قال يدخل قوم فيكبرون ويدعون ويصلون ثم يخرجون ثم يدخل قوم فيكبرون
ويصلون ويدعون ثم يخرجون حتى يدخل الناس قالوا يا صاحب رسول الله أيدفن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قالوا اين قال في المكان الذي قبض الله فيه روحه
فان الله لم يقبض روحه الا في مكان طيب فعلموا ان قد صدق ثم امرهم ان يغسله بنو
ابيه واجتمع المهاجرون يتشاورون فقالوا انطلق بنا الى اخواننا من الانصار
ندخلهم معنا في هذا الامر فقالت الانصار منا امير ومنكم امير فقال عمر بن الخطاب

مَنْ لَهُ مِثْلُ هٰذِهِ الثَّلٰثِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا مَنْ هُمَا قَالَ ثُمَّ بَسَطَ يَدَهٗ فَبَايَعَهٗ وَبَايَعَهُ النَّاسُ بَيْعَةً حَسَنَةً جَمِيلَةً

ہوا منقول سالم کی زبان سے کہ ہی حضرت نبی کا وہ صحابی کہ جب آپ کی مرض کی اوپر شدت
ہوئی بیہوش کچہہ اسوقت حضرت افاقت جبکہ بیہوشی سی پائی تو پوچہی بات یہہ اونکو سنا کی
کہ اب وقت نماز آیا ہی سنکر جواب اوسکو دیا حضرت نی سنکر کہ ہان کہدو بلال اسدم اذان دے
نماز ابوبکر اب پڑہا دے کرے ہی بوبکر لوگون کی امامت رہی یعنی بجا قید جماعت
پہر اسکی بعد آئی کچہہ غشی سے ہوئی پہر اونکو لاحق بیہوشی کی ہوئی جب آپ اوس حالت سے ہوشیار
کیا ارشاد دیا ہی بتکرار سنا جب عائشہ نی حکم اونکا کہا بس نرم دل ہی باپ میرا
نہ ہوگا جب کہڑا پہر امامت نہ دیکہی کا غرض وہان تمکو حضرت نہوگا اوسکی دل پر یہہ گوارا
نہایت روسی وہ لگی کہنے اگر یہہ حکم کرتی اور کو آپ تو بہتر تہا کہ ہی محزون میرا باپ
غشی کی ہی پہر اسکی بعد حالت ہوئی لاحق بحال پاک حضرت ہوئی پہر جو افاقت تیسری بار
ہوئی پہر آپ نی ویسی ہی گفتار کہ یعنی جا کہو بوبکر آوے نماز اکر وہ لوگون کو پڑہا دے
بسوئی عائشہ کر کی اشارا کیا ارشاد یہہ سب ہے آشکارا کہ یہہ باتین جو تم اب کر رہی ہو
مثال صاحبات یوسفی ہو کہ یعنی دل مین ہی وہ بات مخفی بظاہر جسکو کہتی ہو نہین خوب
غرض پہونچا موذن کو جو ارشاد اذان اوسنی کہی با جان ناشاد سنا صدیق نی جو حکم حضرت
بپاس امر حضرت کی امامت پہر اسکی بعد ایسا ماجرا تہا مرض مین کچہہ ہوئی تخفیف پیدا
تو فرمایا کہ دیکہو اوس بشر کو کہ تکیہ آج میری واسطی ہو سنا یہہ آپکا جو قول ظاہر
بریرہ وہان ہوئی نی الفور حاضر وہین پہر دوسرا بہی شخص آیا کہ تکیہ آپ لی اونپر لگایا
ہوئی اسطور سی باہر بر آمد جناب شاہ دین حضرت محمد ہوئی صدیق جب آگاہ اونسے
ارادہ یہہ کیا پیچہی کو پہرلی کہ پیچہی کی آنے کا ارادہ کیا بس آپ نی اونکو اشارہ
غرض صدیق غمگین نی اوس ہنگام نماز اپنی کو پہنچایا باتمام پہر اسکی بعد یہہ کہتا ہی آکے

ہوئی رحلت جناب مصطفیٰ کے ۔ کہون کیا ماجرا حضرت عمر کا ۔ کہ تہی وہ آپ پر کس درجہ شیدا
یہہ اونکو جوشش الفت تہی آئے ۔ کہ سوگند خدائی پاک کہا ئی ۔ کہ گر کوئی کہی کا یہہ زبان سی
کہ کی رحلت نبی نی اس جہان سی ۔ تو مین کہینچی ہوئی ہون آج تلوار ۔ کرونگا مار کر اوسکو نگونسار
وہان تہی اور جو اشخاص حاضر ۔ ہوئی تہی شر بسر حیران و مضطر ۔ کہ حضرت کی سوا کوئی پیمبر
نہ دیکہا تہا نہ آیا تہا وہان پر ۔ تو وہ اس واسطی فوت نہی سی ۔ عجب ششدر کے عالم مین کہڑی تہی
کہا سالم سی پہر لوگون نی ایسے ۔ کہ تو یار نبی کو جا بلا لا ۔ بیان کرتا ہی سالم اب حقیقت
کہ مین آیا بنزدیک حضرت ۔ تو وہ بوبکر جو یار نبی تہی ۔ وہ اوس ہنگام تہی مسجد مین بیٹہے
کیا مین پاس اونکی زار و گریان ۔ نہایت مضطرب حیران پریشان ۔ مجہی صدیق نی جسوقت دیکہا
کہا حضرت سوی جنت گئی کیا ۔ کہا مین نی کہ ایسا ماجرا ہی ۔ عمر تلوار کہینچی کہدر رہی ہے
کہ گر کوئی کریگا یہہ حکایت ۔ کہ دنیا سی ہوئی حضرت کی رحلت ۔ تو مین فی الفور اس تلوار کی سات
کرونگا قتل اوسکو مار کی ہات ۔ اوٹہی صدیق سنکر حال ناگاہ ۔ چلا سالم بہی اونکی ہو کی ہمراہ
وہان آ کی تو یہہ احوال دیکہا ۔ ہجوم و ازدحام مردمان تہا ۔ کہا صدیق نی سنتی ہو لوگو
ذرا آنی کا مجکو راستہ دو ۔ ملا رستہ تو وہ یار پیمبر ۔ گیا نزد شفیع روز محشر
گیا مسجد جناب شاہ دین کا ۔ پریشان حال حیران چشم گریان ۔ بہین بیقراری کر بڑا وہان
لیا بوسہ جبین نازنین کا ۔ سنبہل کر پہر یہی تسکین امت ۔ سنائی پڑہ کی یہہ مصحف کے آیت

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ

کہا لوگون نی تب او یار حضرت ۔ ہوئی کیا اپکی تحقیق رحلت ۔ کہا صدیق نی لوگون سی سن لو
سدہاری آپ جنات عدن کو ۔ یہہ سنکر صاف سب لوگون نے جانا ۔ کہ جنت کو ہوئی حضرت روانا
یقین اس بات کا جب اونکو آیا ۔ تو یہہ صدیق سی احوال پوچہا ۔ کہ ہم یعنی نماز میت اسدم
پڑہین بس آپ پر با دیدہ نم ۔ کہا صدیق نی لوگون سی پڑہو ۔ نماز میت ختم رسل کو
کہا لوگون نی کیفیت بتا دو ۔ پڑہین کسطرح سی اسکا پتا دو ۔ کیا صدیق نی اون سبکا ارشاد

کہ اس طرز و طریقہ کو نہ کہو یاد    کہ تم سب میں سے اک اک تم وہ ادا    نماز اسطرح وہ پڑھی جاوے
شروع و ابتدا تکبیر سے ہو    پڑھیں پھر وہ درود باصفا کو    دعا سے جب کہ ہو جاوے فراغت
تو باہر کو نکل آوے وہ امت    غرض پھر دوسرے جو لوگ آویں    اسی صورت سے وہ بھی پڑھ ہٹی جاویں
کہا صدیق سے یوں بار دیگر    کہ ہوگی دفن بھی حضرت پیمبر    کہا بوبکر نے خیر الوریٰ کو
کریں گی دفن دین کی پیشوا کو    کہا لوگوں نے ہاں یہہ بھی بتادو    کریں گے کس مکان میں دفن اونکو
کہا صدیق نے جو مکان ہے    کہ جائی فوت ختم مرسلاں ہے    خدا نے روح اطہر کو بدن سے
نکالا ہے جہاں پاکیزہ تن سے    بجنسہ ہے وہ جائی طیب و پاک    وہیں ہوگا مزار شاہ لولاک
غرض بوبکر کا یہہ جو بیان تھا    بصدق دل یقین سبکو آیا    ہوئی موقوف جب تکرار و گفتار
ہوئے مشغول غسل شاہ ابرار    غرض مصروف غسل مصطفیٰ ہیں    چچا حضرت کے اور بیٹے چچا کے
لکھا ہے شارح غسل نبی نے    دیا تھا غسل عباس و علی نے    ہوا تھا فضل نہلانے میں شامل
قثم بھی تھا بکار غسل داخل    کہ یہہ دونوں ہیں فرزندان عباس    قرابت میں قریب اشرف الناس
اسامہ اور صالح بھی وہاں پر    معاون تھے بغسل ذات اطہر    یہاں احوال تھا اوس کو منظور
کہ آب کرنے لگا چھڑکا اور مذکور    کہ تھی وہ وجہ مہاجر لوگ حیران    ہوئے آپس میں گرم مشورت وہاں
کہا صدیق نے بہتر ہے یہہ بات    چلو انصار کی یہاں تم اس اوقات    کہ تا انصار کو ہم مشورت میں
کریں اپنا شریک اس مصلحت میں    کہ ہو قائم مگر امر خلافت    سبھی اشخاص آویں زیر بیعت
غرض انصار سے جب مشورت کے    تو اون لوگوں نے ایسی مصلحت دے    کہ ہم میں سے ہمارا ہو خلیفہ
مگر تم میں تمہارا ہو خلیفہ    جواب اونکو دیا حضرت عمر نے    نبی کے یار مخلص باخبر نے
کہ ہے کسکے لئے یہہ بات حاصل    کہ ہو اس تین خصلت میں وہ کامل    خدا نے اسطرح کسکو کہا ہے
کہ ہمراہ نبی وہ دوسرا ہے    کہ تھے جا غار میں حضرت جس اوقات    بجز بوبکر تھا کب دوسرا ساتھ
فضیلت دوسری یہہ برملا ہے    کہ اوسکو امر لاتحزن کیا ہے    کہا تھا غار میں اے یار ہمدم
نہ کر اسوقت میں تنہا تو غم    فضیلت تیسری ہے یہہ ہویدا    کہا بوبکر سے حضرت نے اوسجا

یعنی ختم نکہا ہر کراوس اوقات    پس بعد ہم دونوکی ہی سلامت    ہوئی جب اوسکی ثابت یہہ فضیلت

تو ہی صدیق شایان خلافت    عمر نی پہر تو ہات اپنا بڑہایا    کہ صدیق پر بیعت کو لایا

ہوئی صدیق سی تقدیم بیعت    پہر اسکی بعد تہی تعمیم بیعت    کہ جو اشخاص تہی حاضر وہان

سبہی اوس ہوئی بیعت کی اندر    کہ کی صدیق سی اون سب نی بیعت    باخلاص دل و حسن عقیدت

۱۳ عن انس بن مالك قال لما وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم من كرب الموت ما وجد فقالت فاطمة واكرباه فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا كرب على ابيك بعد اليوم انه قد حضر من ابيك ما ليس بتارك منه احدا الوفاة يوم القيمة

انس کہتا ہی یہہ با دیدہ نم    کہ یعنی شدت و سختی کا عالم    رسول اللہ پر دروا دریغا

بیان کیا کیجیی گذرا سو گذرا    جناب فاطمہ بنت شہ دین    نہایت مضطرب محزون و غمگین

یہہ کہتی تہین کہ کیا ہی کرب و محنت    ہوئی لاحق بجان پاک حضرت    یہہ سنکر اونسی بولی شاہ معراج

کہ ہی سختی جو تیری باپ پر آج    پہر اسکی بعد یہہ شدت نہوگی    یہہ کرب و سختی و محنت نہوگی

وہ ہی لاحق تری بابا ہی کو    نہین جس چیز سی چارہ کسیکو    قیامت تک کوئی بندہ نہین ہی

کہ جسیر موت کا صدمہ نہین ہی

۱۴ عن ابن عباس يحدث انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان له فرطان من امتي ادخله الله بهما الجنة فقالت له عائشة فمن كان له فرط من امتك قال ومن كان له فرط يا موفقة قالت فمن لم يكن له فرط من امتك قال فانا فرط لامتي لن يصابوا بمثلي

کہا فرزند عباس کی حال    کہ حضرت سی سنا مین یہہ اقوال    زبان اطہر واقدس نبی کی

بابن گفتار یعنی درفشان تہی    کہ امت مین سی میری جس کسیکی    گئی ہون دو فرط آگی پدر کی

خدا مادر پدر کو اونکی جنت    کریگا اونکی باعث سی عنایت    کہا تب عائشہ نی یہہ بہی کہد

کہ جسکا ایک ہی بچہ موا ہو    فرط اسکیہ بہی ہوویگا کیون جی    کہا حضرت نی او توفیق والی

| | | |
|---|---|---|
| وہ بچہ ایک جسکا مر گیا ہی | غرض ماں باپ کا وہ پیشوا ہی | جناب عائشہ نی پھر یہہ پوچھا |
| نہ ہو جو امتی ایسا تمہارا | کہ جسکی ایک بہی فرزند کا غم | نہ دیکہا ہو بہلا سردار عالم |
| تو اوسکا حال کیا ہوگا وہان | وسیلہ کونسا ہی روز محشر | کہا حضرت نی مین اوسکا فرط ہون |
| دل امت میری غم سی ہو لہو خون | اوٹہانی میری فرقت کی مصیبت | کہاں ہی دہر کی ایسی مصیبت |

| جہان مین شور محشر کہر بگہر ہی | غزل | قیامت رحلت خیر البشر ہی |
|---|---|---|

| | | |
|---|---|---|
| ملک جن بشر مین زار و نالان | زمین و آسمان ہی نوحہ گر ہی | رسول اللہ کا نظرون سی چہپنا |
| کہ سمجہو بڑا واقع جگر ہی | وفات سید کون و مکان ہی | سر شوریدہ عین درد سر ہی |
| اندہیرا کیون نہو سارے جہان مین | چہپا پردہ مین وہ رشک قمر ہی | نہین کہ سامنی وہ رشک گلشن |
| رگ گل چشم تر مین نیشتر ہی | کسیکی روہی اطہر کا تصور | ہمین تو رات دن آٹہون پہر ہی |
| کہان تک صدمہ فرقت اوٹہانا | کدہر او جذبہ آہ سحر ہی | تڑپتا ہی تپ فرقت مین کافی |
| | کوئی وہان تک نہین کرتا خبر ہی الم | |

## باب ما جاء فی میراث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ح ۱ عن عمرو بن الحارث اخي جويرية له صحبة قال ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم الا سلاحه وبغلته وارضا جعلها صدقة

| رسول اللہ کی میراث مین ترک دنیا ہی | | محبون کو یہہ حسرت جا جب دنیا سی چہوڑ جاتا ہی |
|---|---|---|

| | | |
|---|---|---|
| بیان کرتا ہی عمرو ایسا ہوا تہا | کہ حضرت نی کچہہ اسباب چہوڑا | مگر وہ تہی جو اونکی پاس ہتیار |
| کہ ہوتی تہی بوقت جنگ درکار | دیا بغلہ کہ ہنگام سوارے | کہ جاتا تہا بعین راہوارے |
| دیا کچہہ وہ جو مزروعہ زمین تہی | | کہ وہ صدقہ بحکم شاہ دین تہی |

ح ۲ عن ابي هريرة قال جاءت فاطمة الى ابي بكر رضي الله عنهما فقالت من يرثك فقال اهلي وولدي فقالت ما لي لا ارث ابي فقال ابو بكر سمعت

رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا نورث ولکنی اعول من کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم یعوله وانفق علی من کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ینفق علیه

بیان بوہریرہ سے ہے بتحقیق — کہ آئیں فاطمہ نزدیک صدیق — کہا اوس نائب خیر الورا سے
جناب فاطمہ خیر النسا نے — کہ ہو دنیا سے جب جانا تمہارا — بہلا ترکہ کا وارث کون ہوگا
کہا صدیق نے بنت نبی سے — مری فرزند و زن وارث بنیں گے — کہا یہ بات سنکی فاطمہ نے
جناب نور چشم مصطفا نے — کہ ای صدیق ہے کس سبب کیا — کہ لون ترکہ نہ میں اپنی پدر کا
کہا صدیق نے خیر النسا سے — کہ میں نے یون سنا ہے مصطفا سے — کہ ہمسے جو رہی باقی کوئی شی
تو ہرگز حق وارث وہ نہیں ہے — وہ ہے یعنی فقط صدقہ و خیرات — نہیں ہے اسمین کچھ تشکیک کی بات
ولیکن میں جو ہون نائب نبی کا — خبر گیران رہونگا اوس کسی کا — کہ وہ کرتی تھی جسکی غمگساری
کرونگا اوسکی میں تیمار داری — دیا کرتی تھی جسکو نفقہ و نان — کرونگا میں بہی جانسر اوسکا سامان

۳ ح عن ابی البختری ان العباس وعلیا جاءا الی عمر یختصمان یقول کل واحد
منهما لصاحبه انت کذا فقال عمر لطلحة والزبیر و
عبد الرحمن بن عوف وسعد نشدتکم بالله اسمعتم رسول الله صلی
الله علیه وسلم یقول کل مال نبی صدقة الا ما اطعمه انا لا نورث وفی الحدیث قصة

یہان راوی بیان ہی بختری کا — کہ اس قصہ کو ہی مذکور کرتا — کہ یعنی ایکدن عباس و حیدر
ہوئی حاضر عمر کی پاس آکر — ہوا تھا اس لئی وہان انکا آنا — کہ قصہ تھا بھتیجی سی چچا کا
بہم انمین کچھ ایسی گفتگو تھی — کہ آئی رنجش خاطر کی بو تھی — جو آئی مرتضی ہمراہ عباس
تو اوس ہنگام میں حضرت عمر پاس — زبیر و طلحہ و سعد عبد رحمان — یہ چارون جنتی اصحاب تھی انہ
عمر نی اونسی ایسی التجا کی — کہ ہے تمکو قسم اپنی خدا کی — کہ تمنی یہ سنا ہی مصطفا سی
کہ رہتا ہی جو ترکہ انبیا سی — وہ ترکہ صدقہ راہ خدا ہی — وہ ترکہ وارثون کو ناروا ہی
مگر اوس مال سی جو کچھ کہ کھلائی — میری ازواج کو جائز ہی تمکو — دیا جو کچھ کہ حق عاملان ہی

روا اس آل سی دینا نہان ہی | ہماری مال مین لیکن وراثت | کری کوئی نہ ہرگز بعد رحلت
غرض یہان ہی جو راوی تروایت | بیان کرتا ہی وہ ایسی حقیقت | نہ ہی مذکور کچھہ آگی کو قصہ
نئی تقریر بیان لیکن زیادہ

۴ح عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ

زبان عائشہ سی ہی یہہ مذکور | کہ حضرت کہا ٹہراہی دستور | کہ ہمسی جو کہ رہجاتا ہی ترکہ
نسمجہو اوسکو ورثہ ہی وہ صدقہ

۵ح عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ

بیان ہی بوہریرہ متقی کا | کہا کرتا تہا وہ خادم نبی کا | کہ فرماتی تہی یون سرور عالم
کہ مجہسی جو رہی دنیا رو درہم | مری وارث اوسی مال وراثت | نہ ٹہرا دین کرین ہرگز نہ قسمت
مگر نفقہ مری ازواج کو دینا | حقوق اپنی مری عامل ہی لینا | جو ان خرچون سی بچا دی زیادہ
بہر صورت وہ ہی خیرات صدقہ

۶ح عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةُ وَسَعْدٌ وَجَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ اَنْشُدُكُمْ بِالَّذِيْ بِاِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

یہہ ہی جو مالک ابن اوس راوی | روایت اونسی یہان ایسی آئی | کہ مین آیا عمر کی پاس جسدم
تو سعد و عبد رحمن طلحہ باہم | وہین حضرت عمر کی پاس آئی | علی عباس بہی تشریف لائی
کہ اوس ہنگام عباس علی مین | بہم تکرار تہی مال نبی مین | ہوئی دار و جو وان عباس و حیدر
عمر اس بات کو لائی زبان پر | کہ سن اوطلحہ سعد و عبد رحمان | قسم اوسکی دلاتا ہون تمہین یہان
کہ جسکی حکم سی قائم سما ہی | زمین بہی امر سی اوسکی بجا ہی | کہ تم تینونکو ہی یہہ بات معلوم

کہ تھی تھی رسول پاک معصوم | کہ ہم چھوڑی ہوئی جاتی ہیں جو شی | وہ صدقہ ہی مگر ورثہ نہیں ہی

لیا تھون نی نام ایزد پاک | کہ جسکی حکم میں ہی دور افلاک | کہ یعنی تو عمر کتنا بجا سے

رسول اللہ نی یہہ ہی کہا ہی | حدیثون کی کتابون مین یہہ کہو | طوالت سی ہوا مرقوم و مسطور

عن عائشة قالت ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم دينارا ولا درهما ولا شاة ولا بعيرا قال واشك في العبد والامة

زبان عائشہ سی ہی یہہ اخبار | کہ چھوڑا آپ نی درہم نہ دینار | کوئی بکری نہ کوئی اونٹ چھوڑا

کئی ایسی مجرد پیش مولا | لیا راوی نی حضرت عائشہ سی | مجھی شک سا سنا تھا میں نی یہہ بھی

کہ حضرت نی بوقت ترک دنیا | [illegible] | غلام و چھوکری تک بھی نہ چھوڑا

## باب ما جاء في رؤية رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من رآني في المنام فقد رآني فان الشيطان لا يتمثل بي

مدد کرتا ہی جسکی طالع بیدار ای کافی | رسول اللہ کا وہ خواب مین دیدار پاتا ہی

بیان رویت حضرت نبی ہی | یہہ حالت طالب دیدار کی ہی | ہوا جاتا ہی دل غم سی دوپارہ

کہ تھا ممکن کسیکا یہان نظارہ | ولیکن بخت ایسا سو گیا ہی | ہمی دیدار مشکل ہو گیا ہی

کہون کیا آہ مایوسی کی بات | گئی یہہ عمر یون برباد ہیہات | کہ اونکی روی اقدس کو نہ دیکھا

اوس ہر دو نی مقدس کو نہ دیکھا | یہہ خوبی طالع ناساز کی تھی | نہ دیکھا روی اطہر خواب مین بھی

تسلی بھی کوئی کرتا نہین ہی | کہ یہہ جو بیکلی تیری [illegible] ہی | خدائی معطی وہاب و جواد

عجب کیا ہی اگر تجکو کری شاد | کہ اوس روی مبارک کو دیکھاوی | غم حرمان و ہجران سی چھوڑاوی

بس اب ہی کافی کم کردہ مقصود | کہ لکھتی ہی حدیث ابن مسعود | بیان کرتا ہی راوی سی استاد

کہ یون حضرت نی فرمایا ہی ارشاد | کہ دیکھی جس کسی نی میری صورت | مجھی گویا دیکھا با لضرورت

لہ یعنی خواب میں ابلیس مردود — نہیں ہوتا مری صورت میں موجود

۲ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتصورا وقال لا یتشبہ بی

کلام بوہریرہ معتمد ہی — زبان پاک سی اوسکو سنا ہی — وہ کہتا ہی کہ حضرت نی کہا ہا
لہ جسنی خواب میں ہو مجکو دیکھا — مجہی کو اوسنی دیکھا ہی بتحقیق — لہ شیطان کو نہیں حاصل یہ توفیق
لہ میری شکل کی تصویر لاوی — دیا تشبیہ میری سی بناوے

۳ وعن کلیب انہ سمع ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثلنی قال ابی فحدثت بہ ابن عباس فقلت قد رایتہ فذکرت الحسن بن علی فقلت شبھتہ بہ فقال ابن عباس انہ کان یشبہہ

کلیب باخبر کہتا ہی ایسا — لہ بیں بوہریرہ سی سنا تہا — وہ کہتا تہا سنا میں نبی سی
لہ کہتی تہی مجہی دیکھا ہو جسنی — وہ اوسکا خواب سچا ہی بتصدیق — بیان کرتا ہی وہ تحقیق تحقیق
لہ شیطان کو نہیں ہی یہ طاقت — لہ دیکھلاوی وہ بنکر میری صورت — کلیب ایسا بیان کرتا ہی ظاہر
لہ عبداللہ سی کی میں نے گفتار — لہ میں نے خواب میں حضرت کو دیکھا — حسن ابن علی کی شکل میں تہا
یہہ سنکر مجہسی عبداللہ بولی — لہ یقینی سچا دیکھا ہی تو نی — لہ تہی حضرت حسن کو بہ کمال

رسول اللہ سی تشبیہ کامل

۴ عن یزید الفارسی وکان یکتب المصاحف قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام زمن ابن عباس رضی اللہ عنہما فقلت لابن عباس انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فقال ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول ان الشیطان لا یستطیع ان یتشبہ بی فمن رانی فی النوم فقد رانی هل تستطیع ان تنعت هذا الرجل الذی رایتہ فی النوم قال نعم نعت لک رجلا بین الرجلین جسمہ ولحمہ اسمر الی البیاض اکحل العینین حسن الضحک جمیل دوائر

الوجه قد ملأت لحيته ما بين هذه الى هذه قد ملأت نحره قال عوف ولا ادري ما كان مع هذا النعت فقال ابن عباس لو رأيته في اليقظة ما استطعت ان تنعته فوق هذا

یزید فارسی راوی کا ہی نام — کہ تہا وہ کاتب مصحف وہ امام — کہا اوسنی کہ میں نے خواب میں تہا
جناب سرور عالم کو دیکہا — ہوا حاضر نزد ابن عباس — کہا یہہ خواب اوسنی انکو دکہا
کہا عباس کی بیٹی نی اوسدم — کہ فرماتی تہی یون سرور عالم — کہ شیطان میں نہیں ہرگز یہہ طاقت
کہ بن آوی وہ میری شکل و صورت — غرض سوتی میں جسنی مجکو دیکہا — مجہی کو اوسنی دیکہا ہی بجا با
ہوئی پہر مجہسی عبد اللہ خاطب — کہ ہان سنتا ہی او مصحف کے کاتب — کہ تونی خواب میں جو شخص دیکہا
بیان کچہہ وصف کرسکتا ہی اوکا — کہا میں نے کہ تہا وہ مرد ایسا — خوش اندامی میں اوسط جسم والا
نہ فربہ جسم تہا نی لاغر اندام — رکہی تہا اعتدال جال سی کام — وہ تہی جو گندمی رنگت بدن کی
ولیکن اوسمین تہا نور سپیدی — سیہ چشمی کا عالم انکہہ پر تہا — لبون پر کچہہ تبسم کا اثر تہا
عیان چہرہ پہ تہا تدویر کا حال — مگر تدویر سی تہا فارغ البال — عریض و خوشنما ریش مبارک
کہ تہی اس گوش سی گوش دگر تک — وہ سینہ تک تہا جو مصفا — بانبوہ محاسن چہپ رہا تہا
کہا ہی عوف راوی نی بیان پر — کہ اس توصیف سی کچہہ اور بہتر — غرض یہہ بہی نہیں میں جانتا ہون
کہ یعنی جو بیان کرکی سنائین — پہر عبد اللہ نی یہہ بات سنکی — کہا ایسا یزید فارسے سی
کہ تو یہہ وصف ہی جسکا سناتا — جو بیداری میں بہی تک دیکہہ پاتا — زیادہ اس سی کرسکتا نہ تعریف
بیان کی جسقدر تعریف و توصیف

ح ۵ عن ابی قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رآني في النوم فقد رأى الحق

بیان بوقتادہ بہی بجا ہی — کہ اوسنی آپ سی ایسا سنا ہی — کہ یعنی جس کسینی مجکو دیکہا
تو یہہ جانو کہ اوسنی حق کو دیکہا — میان خواب بہی حضرت کی صورت — ہوا ثابت کہ رکہتی ہی حقیقت

ح ۶ عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من رآني في المنام فقد رآني فان الشيطان لا يتخيل بي قال ورؤيا المؤمن جزء من ستة واربعين جزءا

انس نے بھی کیا مذکور ایسا | کہ ہے تحقیق یہ حضرت کا کہنا | کہ جسنے خواب میں دیکھا ہے مجھکو
بلاشک مجھکو دیکھا ہے یقین کو | سبب یہ ہے کہ شیطان بد افعال | نہیں سکتا کہ باندھے میری تمثال
کیا ارشاد یہ بھی آپ نے ہے | کہ مومن خواب میں دیکھے جو کچھ شے | حقیقت میں وہ ہے جزو نبوت
نبوت سے اوسے حاصل ہے نسبت | نبوت کی چھہ حصے اور چالیس ہیں | اگر کیجے تو ہوتے ہیں چھیالیس ۴۶
تو اوس سے ایک حصہ وہ بچا ہے | کہ مومن خواب میں جو دیکھتا ہے | خدا نے ہمکو دکھلائے یہ ایام
کہ نظم ترمذی پہونچا بانجام | رہے ہیں اور جو دو قول باقی | او نہیں بھی کیجیے اتمام کافی

۷ ح عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اِذَا ابْتُلِیْتَ بِالْقَضَاءِ فَعَلَیْكَ بِالْاَثَرِ

یہاں ابن مبارک نے کہا ہے | کہ یہ درد مصیبت کی دوا ہے | جو تو امر قضا میں مبتلا ہو
تلاوت کر حدیث مصطفیٰ کو | عجب یہ شافی دکانی دوا ہے | مریضان مصیبت کی شفا ہے

۸ ح عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ هٰذَا الْحَدِیْثُ دِیْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِیْنَكُمْ

بیان کرتا ہے ایسا ابن سیرین | کہ ہے یہ جو حدیث سرور دین | یہ عین دین ہے دیکھو عزیزو
تم اپنے دین کو مضبوط پکڑو | کرو ایسے کسی سے دین حاصل | کہ ہو یعنی وہ دیندار دین کامل

## غزل

بس اب کافی یہ ہنگام دعا ہے | کہ تو نظم شمائل لکھ چکا ہے
لکھا ہے وصف محبوب خدا کا | خدا کا فضل ہے تیرا صلا ہے | عطا کر فضل و رحمت سے الٰہی
دل مشتاق کا جو مدعا ہے | در دولت سے تیرے رب متعال | کوئی سائل نہیں خالی گیا ہے
مجھے بھی تو نکر محروم و مایوس | غنی ہیں آپ یہ بندہ گدا ہے | کیا جو نظم میں نظم احادیث
تو اب یہ بھی خدا سے التجا ہے | کہ اوس تقصیر کو بھی بخش دیوے | کہ جو بھولے سے کافی لکھ گیا ہے
نہ پکڑے وہ خطا میری زبان کے | کہ بندہ کی زبان عین خطا ہے

## قطعہ تاریخ

ہوئی اتمام جو نظم شمائل | بہار خلد اسکا نام رکھا | کہی کافی نے حسب حال تاریخ
تمام | بیان ہے عادت و خوئے نبی کا | یافت

# صحتنامہ مصباح خلد

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ٥ | ٦ | بآ | بیان | ٣٠ | ٦ | زِذْ | زِذٌ | ٤٢ | ١ | یفقر | یفقش |
| ٩ | ١٦ | الفقط | القنط | ٣١ | ٥ | صُنِعُ | صُنِعَ | // | ١٠ | ٹُنی | تنی |
| ١٠ | ٨ | پیسے | جیسے | // | ١٤ | الخبرۃ | الجبرۃ | // | ١٤ | ذهبُ | ذهبِ |
| // | ١٨ | عام | عالم | // | ١٩ | النبی | النبی | ٤٤ | ٧ | بیر | زبیر |
| ١١ | ٧ | عرقً | عرق | // | // | حمراء | حمرآء | ٤٥ | ٢٠ | نرعه | نزعه |
| // | ١٥ | تکفّا | تکفّأ | ٣٢ | ١٠ | زہی | رہی | ٤٨ | ٢١ | ابیب | ابیت |
| ١٢ | ٧ | بکہرکی | بکہرے | // | ١٨ | نقضتہ | نقضتہ | ٥٢ | ١ | بہم | بیشُم |
| ١٣ | ١٤ | طویل الزند | طویل الزند | // | ١٩ | رویت | روایت | // | ٨ | تکرابش | تکرابش |
| ١٤ | ٢٠ | آیا | آتا | ٣٣ | ٨ | اللهَ | اللهِ | ٥٣ | ١٣ | سکی | اسکی |
| ١٦ | ٢١ | کیفیہ | کَیفیہ | // | ١٥ | المغیرۃ | المغیرۃ | // | ١٥ | آوی | راوی |
| ١٩ | ٢١ | اللهِ | اللهُ | ٣٤ | ٢ | الجوع | الجُوعِ | ٥٤ | ١٩ | لبشار | لبشار |
| | | | | // | ٣٠ | بہار کہاہی | بہار کہاہی | | | | |
| ٢١ | ٣ | نصف | نصف | ٣٦ | ١٢ | مُتنے | مُتنی | ٥٥ | ٢١ | نکہالی | نکہالی |
| // | ١٦ | عایشہ | عائشۃ | ٣٧ | ٣ | یلبس | یلبس | ٥٦ | ١٢ | الحواری | الحواری |
| ٢٢ | ٦ | شجسۃ | شحمۃ | ٣٨ | ٢١ | تخنم | تخم | ٥٨ | ٥ | خنز | خبز |
| // | ٨ | آنکی بال | آنکی بال | ٣٩ | ١٠ | شاید | شاہد | // | ٩ | [illegible] | [illegible] |
| // | ١٨ | موافقۃ | موافقۃ | // | ١٤ | کر خط لکہی | کرخط لکہی | ٥٩ | ١ | دُجاج | دجاج |
| ٢٣ | ١٦ | دهن | دهن | // | ٢١ | [illegible] لکہا تہا | [illegible] لکہا تہا | | | | |
| ٢٤ | ١٣ | شیب | شدب | ٤٠ | ٥ | نجانے | تجانے | // | ٢ | شیئا | شیئاً |
| ٢٦ | ٨ | [illegible] | [illegible] | // | ١٤ | بیر | بیز | // | ١٩ | لکل | اکل |
| ٢٧ | ١٢ | باب | بات | // | ١٩ | یہاں تک | یہاں تک | // | // | فقذرتہ | فقدرتہ |
| // | ٢١ | جہتکی | جہکتی | ٤١ | ١ | رسول صلی الله | رسول الله صلی | ٦٠ | ١٣ | یحب | یحبه |
| ٢٨ | ١٠ | وثلثۃ | وثلثۃ | // | ٧ | بن | بُنُ | // | ٢١ | لاتعرف | ولاتعرف |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۶۰ | ۲۱ | الوجه نسبة | الوجه الحلية | ۷۷ | ۱۲ | بلستے | باسے | ۹۰ | ۱۷ | تو تربستے | تو ترلستے |
| ۶۱ | ۹ | قال انس | قال انس | 〃 | ۱۷ | پہر | پہر | ۹۱ | ۱۱ | کروو عمر ابن | کروو ابن عمر |
| 〃 | ۱۰ | دُبَّاءَ | دُبَّاءُ | 〃 | ۲۱ | نہی | نہی | | ۷ | اسماء من | اشیاء من |
| 〃 | ۱۸ | کرتی بیان | کرتی بیانین | ۷۸ | ۴ | رسول الله | رسول الله | 〃 | ۱۵ | عن الشرید فال کنت ردف | عن الشرید قال کنت ردف |
| ۶۴ | ۸ | مشی | مشی | | | | | 〃 | ۱۸ | بسرید | بشرید |
| 〃 | | بہا | ھا | ۷۹ | ۵ | ابی هُریرة | ابی هُریرة | ۹۴ | ۳ | الحُران | الحُسان |
| 〃 | ۱۹ | باطمینان | باطمینان | 〃 | ۱۱ | عثمان | عثمان | ۹۵ | ۱۳ | چھپاسے | چھپاسے |
| ۶۳ | ۹ | بکریکا | بکرکا | | | | | ۹۶ | ۸ | خیرُ | خیرٌ |
| 〃 | ۲۰ | خوسنے | خولی | ۸۰ | ۱ | کہا یہ توم | کہا یہ قوم | ۹۷ | ۷ | مری قانونکو | مری کانونکو |
| ۶۵ | ۲ | علی النساء | علی النساء | ۸۱ | ۲ | حضرت کا | حال نبی کا | ۹۹ | ۱ | مجاو | محبکو |
| 〃 | ۸ | وضو بہی بعد | وضو بہی | ۸۳ | ۴ | واخرَ | واخرُ | ۱۰۱ | ۱۲ | خرج | فخرج |
| ۶۶ | ۴ | سمجہے | سمجہتے | ۸۵ | ۸ | فما استوی | فما استوی | 〃 | ۱۹ | خالتہ | خالتہ |
| 〃 | ۵ | طباز | طباء | 〃 | ۹ | اکبرُ | اکبرُ | ۱۰۲ | ۷ | الوذن | المؤذن |
| ۶۹ | ۱۴ | قبل | قیل | 〃 | ۱۱ | ضحکت یا امیر المومنین | ضحکت قال | 〃 | ۱۳ | اثر بیہ خواب | اثر جو خواب |
| ۷۰ | ۹ | فنسی | فلسی | ۸۶ | ۹ | بیعنطی | بیغظی | ۱۰۳ | ۲ | ذٰلِكَ | ذٰلِكَ |
| | | | | 〃 | ۱۹ | دوبار | دوبارہ | 〃 | ۱۰ | بی هریرة | ابی هریرة |
| ۷۲ | ۳ | قائما وق | قائما وقد | ۸۷ | ۱۲ | بجہ | بجہ | 〃 | ۱۴ | انہ یصلی | انہ یصلی |
| 〃 | ۵ | بہیہ عمر | بہیہ عمر | ۸۸ | ۱۰ | باردار | بار دار | ۱۰۵ / ۱۰۶ | ۱ / ۱۸ | سوء قبل | سوء |
| 〃 | ۱۵ | پہر گیا | بہر گیا | 〃 | ۴ | ابن | بن | ۱۰۷ | ۲۰ | مہ سماسے | بہہ سمائی |
| ۷۷ | ۲ | تین پہرتی | مین کہبرے | 〃 | ۷ | الحبہ | بجسبہ | ۱۰۸ | ۱۴ | خفصہ | حفصہ |
| 〃 | ۱۱ | دہن | ذہین | ۸۹ | ۱۹ | وسلم | وسلم واشعر | ۱۱۰ | ۱۴ | پڑہکی | پڑہینگے |
| 〃 | ۱۵ | بہہ | یہیہ | ۹۰ | ۹ | کُل | کُلُّ | ۱۱۰ | ۱۶ | ھذہ رابع | ھذہ الا رابع |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۱۰ | ۱۸ | قرا. ة | قراءة | ۱۳۳ | ۵ | سبش | شیش | ۱۴۸ | ۱۰ | رقاص | وقاص |
| ۱۱۲ | ۱۱ | یزید | یُزید | 〃 | ۸ | [illegible] | خادم رسول صلی اللہ علیہ [illegible] | 〃 | ۱۵ | دو یا | دیا |
| ۱۱۳ | ۹ | وقل | وقُل | ۱۳۳ | ۱۰ | کہ یعنی | کہ میں نے | 〃 | ۱۹ | شوتیا ابا | شوتیس ابی |
| 〃 | ۱۶ | فاحبّ | فاُحِبّ | 〃 | ۱۹ | کہون | کہون | ۱۴۹ | ۷ | الیه | یوحی الیه |
| 〃 | | تعرض | یُعرض | | | | | | | | |
| ۱۱۴ | ۲ | الآخر | الآخر | 〃 | ۲ | کیا کیا | کہا کیا | 〃 | ۱۰ | ترجمہ | [illegible] |
| 〃 | ۱۹ | رمضان | رمضانهم | ۱۳۴ | ۱۵ | بیان کرنی ہیں | بیان کرتے ہیں | ۱۵۰ | ۶ | لقی | والقی |
| ۱۱۸ | ۹ | فقراء | فقرآ | ۱۳۵ | ۲ | خدمت نارا | خدمت کے نارا | ۱۵۱ | ۹ | هو | وهو |
| ۱۱۹ | ۱۳ | کہلان | کہلان | 〃 | | اشدهم | اشدُّهم | 〃 | ۲۱ | بما | سا |
| ۱۲۰ | ۷ | الشمر | الشمس | 〃 | ۱۳ | اواخو | واخو | ۱۵۲ | ۱۰ | سے | سے |
| 〃 | ۲ | ابنة | ابنة | 〃 | ۱۴ | قلتَ | قلتُ | 〃 | ۱۴ | مرتیه | مرثیه |
| 〃 | | بعمرخود | بعمرخو | 〃 | ۱۷ | اوس | اوسی | 〃 | ۱۸ | الله | اللهُ |
| 〃 | ۱۸ | تفرقان | تفرقان | ۱۳۶ | ۳ | الخلق | الخلیق | 〃 | ۱۹ | منها | منها |
| ۱۲۲ | ۲ | اولئك / قال رحوه | وطالك / ردوه | 〃 | ۱۳ | ولایوس | لایوس | ۱۵۳ | ۸ | یوم | ویوم |
| 〃 | ۵ | کما سال | کہ سائل | 〃 | ۵ | ثلث | تلث | 〃 | ۲ | مرضه | مرضه |
| 〃 | ۱۸ | عمر | عمرٍ | ۱۳۷ | ۱۴ | عن ابن | عن بن | ۱۵۸ | ۷ | یوم | الیوم |
| ۱۲۴ | ۶ | الیك | الیكَ | ۱۳۸ | ۱۷ | چیزیر | چنزیر | 〃 | ۱۶ | امتك | امتك وقال |
| 〃 | ۱۹ | النس | ابس | ۱۳۹ | ۱۲ | صلی اللہ | صلی اللہ | ۱۶۰ | ۲ | یعوله | یعوله |
| ۱۲۶ | ۱۲ | یعنیه | یعنیه | 〃 | ۱۷ | کسب | کسب | ۱۶۱ | ۳ | رسول | رسولُ |
| 〃 | ۱۵ | القبیح | القبیح | ۱۴۱ | ۱۱ | الماحی | الماحی | ۱۶۳ | ۱۹ | یتشبه | یتشبه |
| ۱۲۸ | ۵ | زرولی | زروعی | 〃 | ۱۳ | یحشر | یُحشر | ۱۶۴ | ۱۷ | ابو | لسنی |
| ۱۳۲ | ۱ | [illegible] | [illegible] | ۱۴۴ | ۸ | کی | کرے | ۱۶۵ | ۵ | وکیا | دیکھتا |
| 〃 | ۳ | سبش | شبش | 〃 | ۱۱ | حاوی | حاوری | | | تمت | |